کتابی سلسلہ

عقائد اہلسنت کا پاسبان

دو ماہی مجلہ

کلمہ حق

شمارہ نمبر 6

مارچ، اپریل 2011ء

تاریخ اشاعت

22 جون 2011ء

بفیضان نظر

فرید الدہر، وحید العصر، بقیۃ السلف، حجۃ الخلف، تاج المحققین، سراج المدققین
شیخ الاسلام والمسلمین، خاتمۃ الفقہاء والمحدثین، سلطان العلماء المتبحرین
برھان الفضلاء والمصدرین، بحر العلوم، کاشف السر المکتوم، زین العرب والعجم
ومفیض الکمالات الربانیہ علی العالم اعلیٰ حضرت امام اہلسنت، مجدد دین وملت مفتی

امام الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی

رحمۃ اللہ علیہ

ایڈیٹر

عبد المصطفیٰ رضوی

نائب ایڈیٹر

غلام صدیق نقشبندی مجددی

بذریعہ خط و کتابت رابطہ کے لیے پتہ P.O. BOX 7786 صدر کراچی

کلمہ حق حاصل کرنے کے لیے رابطہ نمبر 0324-2311741

قیمت فی شمارہ 25 روپے

پاسبان اہل سنت وجماعت

(پاکستان)

درس قرآن

بارگاہ رسالت میں حاضری کے آداب

علامہ ارشد القادری رحمۃ اللہ علیہ (انڈیا)

اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ ۝ وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَیْهِمْ لَكَانَ خَیْرًا لَّهُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝

محبوب! جو لوگ کمروں کے باہر کھڑے ہو کر آپ کو آواز دے رہے ہیں ان میں زیادہ تر ایسے ہیں جو (منصب نبوت کے آداب سے) نابلد[1] ہیں اگر وہ صبر کے ساتھ آپ کی تشریف آوری کا انتظار کرتے تو یہ ان کے حق میں کہیں بہتر ہوتا۔ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ الحجرات

شان نزول: کہتے ہیں۔ کہ عین دوپہر کے وقت بے تاب شیدائیوں کا ایک وفد مسجد نبوی کے دروازے پر پہنچا۔ وہ بہت دور دراز سے ایک قبیلے سے آیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست حق پرست پر مشرف با اسلام ہونے کا اضطراب شوق یہاں تک کھینچ لایا تھا۔ جن اونٹوں پر وہ سوار تھے انہیں بٹھا بھی نہ پائے تھے کہ وہیں سے کھڑے کھڑے دریافت کیا۔ "نبی آخر الزمان اس وقت کہاں ملیں گے؟" لوگوں نے جواب دیا۔ وہ اپنے کاشانہ رحمت میں آرام فرمارہے ہوں گے۔ بس اتنا سننا تھا کہ بے تابی شوق میں وہیں سے نیچے کود پڑے اور سرکار کے دولت سرائے عزت میں کھڑے ہو کر آواز دینا شروع کیا۔ ان کی آواز پر حضور بھی نیند اٹھ گئے۔ باہر تشریف لائے اور انہیں دولت ایمان سے فیض یاب کیا۔

---

[1] ان کو بے عقل اس لئے فرمایا کہ انہوں نے منصب نبوت کے شایان شان حسن ادب کا مظاہرہ نہ کیا کہ عقل حسن ادب کی مقتضی ہے۔ جیسا کہ بیضاوی میں ہے:

اذ العقل یقتضی حسن الادب (تفسیر بیضاوی ج ۴ ص ۱۵۷)

قرآن کی اس آیت سے معلوم ہوا کہ بے ادب بے عقل ہوتا ہے۔ لہذا علماء دیوبند نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں اور شیعوں نے صحابہ کرام کی شان میں بے ادبی کا مظاہرہ کر کے اپنی بے عقلی پر مہر ثبت کر دی ہے۔ لہذا دیوبندیوں اور شیعوں کو اپنا پیشوا ماننے والا بھی بڑا ہی بے عقل انسان ہے۔ (فقیر قادری رضوی)

ابھی اس محفل نور سے اُٹھے بھی نہ تھے کہ حضرت جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام خدائے ذوالجلال کی طرف سے آیت کریمہ لے کر نازل ہوئے۔

آیت کا مضمون پڑھنے کے بعد بالکل ایسا محسوس ہوتا ہے کہ سلطان کائنات نے اپنے نائب السلطنت کے دربار میں حاضری کے آداب سکھانے کیلئے اپنی رعایا کے نام ایک فرمان جاری کیا ہے۔

تشریح۔ رشتہ محبت کی ذرا نزاکت ملاحظہ فرمایئے۔ نبی کا منصبی فریضہ ہے کہ وہ لوگوں کو خدائے واحد کا پرستار بنائے۔ ظاہر ہے کہ لوگ کلمہ توحید کا اشتیاق لے کر پیغمبر کی چوکھٹ تک آئے ان کی بے قراری قطعاً ایک ایسے فرض کے لیے ہے کہ جس کا تعلق منصب نبوت سے بھی ہے۔ اس کے لیے آج وہ خود آواز دے رہے ہیں۔ آواز کے پیچھے مقصد کی ہم آہنگی سے کون انکار کرسکتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود خدائے کردگار کے تئیں یہ کام محبوب کے خواب ناز سے زیادہ اہم نہیں ہوسکتا۔ دونوں جہاں کا چین جس کی راحت جاں سے وابستہ ہے۔ اس کے آرام میں خلل ڈالنے کے معنی سوا اس کے اور کیا ہیں۔ کہ پوری کائنات کی آسائش کو چھیڑ دیا جائے۔

پھر وارفتگی شوق کا یہ مطلب بھی ہرگز نہیں ہے۔ کہ آداب عشق کی اُن حدود سے کوئی تجاوز کر جائے جہاں تنقیص شان کا شبہ ہونے لگے۔

عرب کا ذرہ نواز تمھیں اپنے پہلو میں بٹھالیتا ہے تو اس احسان بے پایاں کا شکر ادا کرو کہ ایک پیکر نور سے خاکساروں کا رشتہ ہی کیا؟ اور ایک لمحے کیلئے بھی اسے نہ بھولو کہ وہ روئے زمین کا پیغمبر ہی نہیں ہے۔ خدائے ذوالجلال کا محبوب بھی ہے۔

ان کی بارگاہ کے حاضر باش شیوۂ ادب سیکھیں۔

پیکر بشری سے دھوکہ نہ کھائیں۔ اپنے وقت کا سب سے بڑا زاہد (شیطان) اسی تقصیر پر عالم قدس سے نکالا گیا تھا۔ فرزندانِ آدم کو غفلت سے چونکانے کیلئے تعزیرات الٰہی کی یہ پہلی مثال کافی ہوگی کہ محبوب کے دامن سے مربوط ہوئے بغیر خدا کے ساتھ سجدہ بندگی کا بھی کوئی رشتہ قابل اعتنا نہیں ہوسکتا۔

درس حدیث

معجزہ علم غیب کی وجہ سے یہودیوں کا اسلام قبول کرنا

حضرت مفسر اعظم ہند مولانا ابراہیم رضا خاں رضی اللہ عنہ

وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ يَهُوْدِيٌّ لِصَاحِبِهٖ اِذْهَبْ بِنَا اِلٰى هٰذَا النَّبِيِّ فَقَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ لَا تَقُلْ نَبِيٌّ اِنَّهٗ لَوْ سَمِعَكَ لَكَانَ لَهٗ اَرْبَعُ اَعْيُنٍ فَاَتَيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَاهُ عَنْ تِسْعِ اٰيَاتٍ بَيِّنَاتٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا۔ وَلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ۔ وَلَا تَمْشُوْا بِبَرِيْءٍ اِلٰى ذِيْ سُلْطَانٍ لِيَقْتُلَهٗ وَلَا تَسْحَرُوْا وَلَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوا وَلَا تَقْذِفُوْا مُحْصَنَةً۔ وَلَا تَوَلَّوْا لِلْفِرَارِ يَوْمَ الزَّحْفِ وَعَلَيْكُمْ خَاصَّةً اَنْ لَا تَعْتَدُوْا فِي السَّبْتِ۔ قَالَ فَقَبَّلَا يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ۔ وَقَالَا نَشْهَدُ اَنَّكَ نَبِيٌّ قَالَ فَمَا يَمْنَعُكُمْ اَنْ تَتَّبِعُوْنِيْ۔ قَالَا اِنَّ دَاؤُدَ دَعَا رَبَّهٗ اَنْ لَا يَزَالَ مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ نَبِيٌّ وَّاِنَّا نَخَافُ اَنْ تَقْتُلَنَا الْيَهُوْدُ۔

''صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک یہودی نے اپنے ہمراہی (یہودی) سے کہا کہ ہم کو پہنچاؤ اس نبی کی طرف (خدمت میں) تو کہا اس کے ہمراہی نے کہ نبی مت کہو کہ وہ سن لیں گے کہ یہود مجھے نبی کہتے ہیں تو ان کی چار آنکھیں ہوجائیں گی غایت سرور وشادمانی سے۔ پس آئے ہر دو رسول اللہ ﷺ کی خدمت مبارک میں تو پوچھا نو باتوں کو (نو آیات بینات کو) تو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ (1) اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، (2) نہ چوری کرو (3) نہ زنا کرو۔ (4) ناحق مت کرو اور (5) بے گناہ کو کسی حاکم کے پاس نہ لے جاؤ تا کہ وہ اسے قتل کرے (6) اور جادو نہ کرو، (7) سود مت کھاؤ (8) اور عورت پارسا پر تہمت نہ رکھو (9) اور روز جنگ پیٹھ نہ دکھاؤ۔ اور (10) ہفتہ کے دن حد سے تجاوز نہ کرو اس دن شکار نہ کھیلو۔ یہ تمہارے لیے خاص ہے اے یہود۔

تو یہودیوں نے نو (9) باتیں پوچھیں جواب دیا گیا اس کا۔ جیسا ہم نے نمبر لگا کر بتلا دیا ہے تو

حضرت شیخ عبدالحق دہلوی نے اشعۃ اللمعات میں لکھا ہے کہ

"سائلان نہ حکم برائے سوال جیسا ساختہ و دھم را کہ مخصوص بایشاں است در دل مضمر داشتہ آمدندو از نہ حکم بصریح سوال کردند. پس آنحضرت ﷺ آں نہ را ذکر دو دھم را کہ مضمر داشتہ بودند باین عبارت جدا کشف فرمود ازیں جہت بوسہ بر دست و پائے شریف دادند۔"

ترجمہ: "یہودیوں نے نو باتوں کو دریافت کیا۔ ایک بات دل میں پوشیدہ رکھی (کہ اگر نبی ہیں تو غیب جانتے ہوں گے اس کا جواب بھی دیں) تو حضور سرکار دو عالم ﷺ نے ان نو (9) باتوں کا جواب بھی دیا اور جو ان کے دلوں میں پوشیدہ تھی اس کا بھی جواب دے دیا" ازیں جہت بوسہ بر دست و پائے شریف دادند، (ترجمہ) "اس وجہ سے ان یہود نے بوسہ لیا حضور ﷺ کے ہاتھوں کا اور قدم شریف کا۔"

قال فقبلا یدیہ ورجلیہ

ترجمہ: تو کہا (صفوان رضی اللہ عنہ نے) پس یہودیوں نے بوسہ لیا ہر دو ہاتھ کا اور ہر دو پائے شریف کا۔

قالا نشھد انک نبی۔

کہا (ان دونوں نے) ہم گواہی دیتے ہیں کہ نبی ہیں۔ (دانائے غیوب ہیں) یعنی دانستیم و شناختیم تراینہ پیغمبری۔ یعنی ہم نے جان لیا اور پہچان لیا کہ آپ نبی ہیں (کیونکہ دلوں کا حال جانتے ہیں)

تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم کو میری اتباع سے کیا چیز روکتی ہے۔ ان یہود نے کہا۔ حضرت داؤد نے یہ دعا کی تھی کہ میری ذریت میں ہمیشہ پیغمبری رہے اور ہم ڈرتے ہیں کہ یہودی ہمیں قتل نہ کر دیں۔

اس حدیث میں یہ باتیں غور طلب ہیں کہ یہود نے ایک سوال دل میں چھپایا۔ کسی طرح ظاہر نہ کیا تو بھی حضور نے اس کا جواب دے دیا۔ معلوم ہوا کہ حضور علیہ السلام نبی ہیں۔ یعنی دانائے ہمہ غیوب ہیں کیونکہ نبی کے معنی یہی ہیں۔ نباء خبیر

یعنی نبی بمعنی خبیر۔ اسی وجہ سے یہودیوں نے پاؤ مبارک کو اور دست ہائے مبارک کو بوسہ دیا۔ اور

کہا، ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نبی ہیں۔

اس حدیث سے جہاں علم غیب کا ثبوت ہے وہاں یہ بات بھی ہے کہ بوسہ دینا دست و پائے شریف کو مستحب ہے مندوب ہے مستحسن ہے۔ تو وہی ایسی تعظیم کو جھکتا بھی ہے جو دل سے معتقد ہوتا ہے نبی کے فضل و کمال کا تو ان کے اس فضل و کمال کا یہاں یوں اظہار ہوا کہ جو دل میں پوشیدہ ہے اسے بھی جان لیتے ہیں۔ اسے جان کر تو پیروں گر پڑے اور ہاتھوں کو چوم لیا۔

تو نکتہ یہ ہے جو علم غیب نبی کا منکر ہے۔ وہی ایسی تعظیم کو شرک کہہ رہا ہے کیونکہ ان کے دل میں نبی کی عظمت تو نہیں وہ ہوتی جب کہ نبیؐ کے فضل و کمال کا معتقد ہوتا۔ علم غیب نبی پر ایمان ہوتا۔ جب یہ نہیں تو وہ کیوں قدم نبی چومے کیوں دست بوسی کرے۔ ہم الحمد للہ چونکہ ایمان لاتے ہیں فضل نبی پر یوں قدم بوسی کو ترس رہے ہیں۔ تو انشاء اللہ ان کی قدم بوسی دست بوسی کا شرف حاصل کریں گے قبر میں، حشر میں۔

الحمد للہ، الحمد للہ، ماشاء اللہ (ماہنامہ اعلیٰ حضرت بریلی، جنوری 1964ء)

❖❖❖
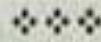
دیوبندیوں کے شیخ الاسلام مولوی حسین احمد مدنی کے نزدیک ہندوؤں کی جماعت کانگریس میں شرکت فرض ہے

مولوی عبدالماجد دریا آبادی نے اپنی مرتب کردہ کتاب "حکیم الامت" میں مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی کے بارے میں لکھا ہے کہ

"متواتر اور معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حضرت مولانا حسین احمد صاحب کانگریس کی شرکت کو فرض فرماتے ہیں۔"

(حکیم الامت صفحہ 149، مطبوعہ مکتبہ مدینہ، اردو بازار لاہور)

خصائص مصطفیٰ ﷺ پر کیے گئے مخالفین کے سوالات کے دندان شکن جوابات

اَلْقِلَادَةُ الطَّيِّبَةُ الْمُرَصَّعَةُ

عَلٰى

نُحُوْرِ الْأَسْئِلَةِ السَّبْعَةِ

مؤلفه

مولانا ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خان صاحب قادری رضوی لکھنوی علیہ الرحمہ

(ولادت ۱۳۲۰ھ/۱۹۰۱ء......وفات ۱۳۸۰ھ/۱۹۶۰ء)

تخریج و حواشی

حضرت علامہ مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی

(رئیس دار الافتاء جمعیۃ اشاعت أھل السنۃ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ایک اشتہار بعنوان "مسائل سبعہ ہفت ہزاری کا اشتہار ضروری الاظہار" بمبئی سے شائع ہوا۔ اس کا شائع کرنے والا عبد المالک زمیندار اعظم گڑھی مقیم مکان یوسف میاں پہلا مالا مسجد کے بازو میں مسجد گلی کھیت باڑی پوسٹ نمبر 4 بمبئی ہے، وہ اشتہار علمائے دین کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے کہ ان مسائل سبعہ (یعنی سات سائل) کے جواب عطا فرمائیں، خدا سے اجر پائیں، وہ اشتہار یہ ہے:

"اسلام بھائیو! دینی دوستو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ سبحانہ وبرکاتہ

متعدد امام مقتضی ہوئے ہیں کہ میں نے علم غیب کا مسئلہ خواجہ صاحب سے دریافت کیا تھا تو آپ نے جوابا حضرت سید جید غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب فیض انتساب کے حوالہ سے فرمایا:

وَ مَنْ يَعْتَقِدُ (۱) أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْلَمُ الْغَيْبَ فَهُوَ كَافِرٌ لِأَنَّ عِلْمَ (۲) الْغَيْبِ صِفَةٌ من صِفَةِ اللّٰهِ سُبْحَانَه (۳)

خلاصہ مطلب کہ جناب ابو القاسم سیدنا محمد رسول اللہ صلعم (۴) کے عالم الغیب جاننے والے مسلمان کو حضرت پیر صاحب "بھی کافر فرما گئے ہیں اور علۃ غائی یہ ہے کہ خاصہ شے اسے ہی کہا کرتے ہیں کہ اسی مخصوص ہی میں پایا جائے نہ غیر میں۔ پس رسول اللہ ﷺ کا عالم الغیب ہونا شرعی اور عقلی بھی محال ہے یعنی مخصوص صفۃ خالق اور پھر مخلوق میں جلوہ گر۔ حافظ صاحب" شعر صلاح کجا و من خراب کجا ببین تفاوت کجا رہ از مجاست تا بہ کجا۔ ع ما للتُراب و ربّ الارباب۔ چہ نسبت (۵) خاک را با عالم پاک فی الجملہ نہ تو اللہ صاحب ہی نے

۱۔ اشہار میں اسی طرح ہے۔

۲۔ اشتہار میں رفع کے ساتھ ہے۔

۳۔ مرآۃ الحقیقہ، ص ۱۸، س ۷، مطبوعہ مصری

۴۔ مشتہر کی عادت ہے کہ "صلعم" لکھتا ہے اور رضی اللہ عنہ کی جگہ "رحمۃ اللہ علیہ" کی جگہ ۱۲

۵۔ اشتہار میں یونہی ہے ۱۲

اپنے قرآن مجید ہی میں بھی کہیں فرمایا کہ میں نے محمد رسول اللہ کو علم غیب دیا ہے (البتہ دینی
علوم تو وقتاً فوقتاً (۶) بذریعہ وحی بالضرور بکمل تعلیم دیتے ہیں جملہ امور مغیبات کی بھی آپ کو
اطلاع اسی قبیل سے ہے وبدیں وجہ مخصوص حنفی بزرگوںؒ نے ایسے عقیدے والے مسلمان کو تو
خصوصاً کافر ہی کہا ہے (حنفی کتب فقہ ملاحظہ ہوں) وخود بدولت نے بھی تو بست (۷) وسہ
سالہ عرصہ طویلہ میں (جو نبویؐ عمر معدود ہے) نہ مردوں میں نہ عورتوں میں نہ عوام نہ خواص
میں نہ روز و شب میں، ایک دفعہ بھی تو اقرار نہیں فرمایا ہے کہ اللہ صاحب نے مجھے علم غیب
بھی عطا فرمایا ہے اور نہ ہی خلفائے راشدینؓ نے نہ اہل بیتؓ نے نہ اصحابؓ نہ تابعینؒ نے
نہ تبع تابعین نے باوجود ایسے صحیح وصریح دلائل پھر بھی رسول اللہ ﷺ کو صفاتی، جزئی، مجازی،
محدودی عالم الغیب جاننے والا تو البتہ کافر ہی ہے اور اللہ و رسول اللہ دونوں ہی پر بہتان
عظیم ثابت کرنے والا نہیں تو آپ ہی بتائیں پھر وہ کون ہے (یا بے ایمانی تیرا ہی آسرا)
اللہ صاحب تو قرآن شریف میں متعدد مواقع پر رسول اللہؐ کو یہی حکم فرماتے تھے کہ آپ
کہہ دیجئے مجھے تو اللہ صاحب نے علم غیب نہیں دیا) (میں عرض کرتا ہوں اور آج کل کے نام
کے مسلمان تو بڑے زور و شور سے بآواز ڈھل للکارتے پھرتے ہیں، بمبئی بولی بوم مارتے
رہتے ہیں کہ رسول اللہ تو عالم الغیب ہیں تو آپ ہی انصاف فرمایئے گا۔

معاذ اللہ ایسی اللہ صاحب کو کیا کٹھن مشکل، سخت مصیبت آخر بھی ایسی کیا حاجت کہ
خواہ مخواہ اللہ تعالیٰ رسول اللہ سے جھوٹ بلوائیں مع ذلک، دونوں سے ایک تو کاذب و کافر
ہوا، الٰہی توبہ الٰہی توبہ وَ لَهُمُ الْوَيْلُ مِمَّا يَصِفُوْنَ۔

المختصر سائل راقم کے مجموعۂ سوالات کے ادلۂ قاطعہ سے حضرات خواجہ صاحب نے
ایسے ایسے دندان شکن جوابات دیئے ہیں کہ بھائیو میں باللہ العظیم حواس باختہ ہی ہو گیا
ہوں، لہٰذا اس تمام رام کہانی کے بعد تو سائل مستفتی کی جانب بھی اہل اسلام ذوی الکرام و

۶۔ اشتہار میں یونہی ہے ۱۲
۷۔ اشتہار میں یونہی ہے ۱۲

الاحترام اللہ توجہ فیض موجہ مبذول فرمائیں۔ دہلوی، دیوبندی، سہارنپوری، میرٹھی، لکھنوی،
بریلوی، بدایونی، بمبئی عموماً خصوصاً خواجہ صاحب مجددیؒ بھی مکرر توجہ فرمائیں عنداللہ ماجور و
عندالناس مشکور ہوں۔ (۱) علم غیب، (۲) ندائے غائبانہ غیر اللہ، مثل یارسول اللہ یا ولی
اللہ یا خواجہ وغیرہا (۳) نذر غیر اللہ، (۴) محفل میلاد، (۵) قیام، (۶) تقبیل ابہامین
(انگوٹھے چومنا)، (۷) تعمیر قبر، پختہ قبر بنانا۔

قرآن شریف، احادیث مبارکہ، کتب ائمہ اربعہ، چاروں بزرگوں کی تصانیف
(بہاؤ الدین، محی الدین، شہاب الدین، معین الدین، شعر مرشدین اولین وآخرین، رحمۃ
اللہ علیہم اجمعین) سے بھی جو کوئی مولوی صاحب مستفسرۂ اسولہ کے اجوبہ سند مذکورہ عطا
فرمائیں گے تو حق الحجۃ فی مسئلۃ انشاء اللہ سبحانہ ہزار روپیہ پیش کروں گا، وبتوفیقہ کیا بڑی
بات ہے، جو صاحب بھی نجدیہ، غیر مقلدیہ، وہابیہ، نیچریہ، القاب وخطاب سے اخبار
سازی، اشتہار بازی سے اس مذہبی آزادی حکومت کے اندر بے علم مسلمانوں میں حیلہ
بازی وفتنہ پردازی کریں گے تو اولاً یہ ان کی ہرزہ درآئی زٹل قافیہ بمبئی محاورہ ٹھنڈے بھگت
کی بات سمجھائی جائے گی، ثانیاً دفع فتانی فتنہ کما قال رسول اللہ صلعم

يَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ يَأْتُوْنَكُمْ مِنَ
الْاَحَادِيْثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَ لَا اٰبَاؤُكُمْ فَاِيَّاكُمْ وَ اِيَّاهُمْ لَا
يُضِلُّوْنَكُمْ وَ لَا يَفْتِنُوْنَكُمْ (۸)

الغرض آخر زمانہ میں جہلا مولویوں کی صورتوں میں اپنی پھکڑی و بزرگی کے سبب بے
علم مسلمانو تمہیں ایسی جھوٹی بناوٹی حدیثیں سنائیں گے کہ جو نہ تو تم ہی نے نہ ہی تمہاری
بزرگوں نے بھی کہیں نہیں سنی ہیں، اسی لئے اگر تمہیں دینداری منظور ہے تو ایسے رنگین
مولویوں وشوقین صوفیوں سے بھی مت ملو۔ ایسوں کا مرید بھی ہرگز نہ ہونا چاہئے، کما قال
اللہ تعالیٰ:

۸۔ ابوہریرہؓ، مسلم

اَلَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ لا مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ

مولانا رومیؒ ؎

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست
پس بہر دستے نباید داد دست

ورنہ تمہیں گمراہ کر کے مشرک ہی بنا دیں گے۔ پس دینداروں سے ملتے رہو اور بدعتیوں سے بچتے ہی رہو، ملخصاً۔ بقاعدۂ برطانوی دولۃ ججی کورٹ میں مشتہر صاحب سے مجبوراً عاجز سائل کو بھی مقدمہ بازی کر کے کیا (سونے کا گھر مٹی ہی کا ہو جائے) مگر ایسے ضال مُضل۔ شہر آشوب۔ فتان مُشتہر کو (انشاء اللہ سبحانہٗ) حتی المقدور بغیر سخت قید و سزا زینہار ورگز نہیں کر سکتا اور جو مولوی صاحب سائل کے سوالات کا حسب مشروط شروط ثبوت بھی دیں تو خداواسطہ مجھے ایک ہفتہ قبل ہی ذریعہ پبلک اشتہار ہذا کی مانند آگاہی بخش دیں تاکہ سرکاری قانون کے مطابق حسب ارشاد مجیب صاحب کسی سرکاری بینک میں انعامی ہفت ہزاری روپیہ موعودہ امانۃً رکھ دیا جائے، تاکہ معینہ وقت پر بحضوری علمائے اہل اسلام بعوض مشروطی ثبوت پولیس کمشنر صاحب بہادر کی معرفت مولوی صاحب موصوف کی خدمت بابرکتہ میں ہدیہ منذورہ حاضر کر دوں۔

(الف) تحقیق مسائل ضروریہ کو بھی جو مسلمان فساد مجھتے خراب کہتے برا جانتے ہیں یا تو وہ مسلمان ہی نہیں ورنہ منافق تو بالضرور ہے (ج) اور یہ بھی غیر ضروری ہے کہ ساتوں مسئلوں ہی کا جواب دیا جائے بلکہ اگر ممکن ہو تو ایک ہی مسئولہ مسئلہ کا جواب عنایت ہو، مگر جوابی ادلہ مشروط مسئلہ طمانیۃً ضرور درج اشتہار ہوں، (د) اور یہ تو ہر مُجیب صاحب کے نصب العین رہے، غیر مشروطی جواب بالکل مردود و قابل ماخوذ مجیب مُشتہر ہے، (س) اَلسَّعِیْدُ مَنْ وُعِظَ بِغَیْرِہٖ الحدیث

وَ مَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْنُ وَ السَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی

الجواب

و باللہ اصابة الحق و الصّواب

جواب مسئلہ اولیٰ: بے شک اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس سید عالم ﷺ کو علم غیب عطا فرمایا، ملکوت السمٰوٰت والارض کا انہیں شاہد بنایا، دریاؤں کا کوئی قطرہ ریگستانوں کا کوئی ذرہ پہاڑوں کا کوئی ریزہ سبزہ زاروں کا کوئی پتا ایسا نہیں جو حضور عالِمِ مَا کَانَ وَ مَا یَکُوْن ﷺ کے علم میں نہ آیا، قرآن و حدیث وائمہ قدیم و حدیث کے ارشادات جلیلہ اس مسئلہ میں اس قدر ہیں کہ ان کا احصاء (یعنی شمار) یقیناً دُشوار جسے ان میں کثیر پر اطلاع منظور ہو حضور پر نور مُرشدِ برحق امام اہلسنّت مُجدِّدِ دین وملت سیدنا اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصانیف قدسیہ ''انباء المصطفیٰ بحال سر و أخفی'' (۱) و "خالص الإعتقاد" (۲)، و "الدولةالمکیة بالمادة الغیبة"، و "الفیوض الملکیة لمحب الدولة المکیة" (۳) کی طرف رجوع لائے یا ''العذاب البئس علی الخس خلائل إبلیس" و "ادخال السنان إلی حنک الحلقی بسط البنان" (۴) وغیرہ تصانیف مبارکہ قدسی اصحاب واحباب حضور پر نور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مطالعہ کرے کہ بعونہٖ تعالیٰ تحقیقات کے باغ پائے گا لہکتے اُلفتِ نبوی ﷺ کے گلشن، مہکتے عشق محمدی ﷺ کے غنچے، چمکتے عظمتِ مصطفیٰ ﷺ کے چاند، چمکتے فضائل محمد رسول اللہ ﷺ کے سورج، دہکتے بادۂ عشق نبی ﷺ کے ساغر، چھلکتے شراب مصطفیٰ ﷺ کے جام چھلکتے

۱۔ یہ رسالہ فتاویٰ رضویہ، ۲۹/۳۸۵ میں موجود ہے۔
۲۔ یہ رسالہ ''فتاویٰ رضویہ'' ۲۹/۳۳۳ میں موجود ہے۔
۳۔ الدولة المکیة امام اہلسنّت امام احمد رضا کی تصنیف ہے جو آپ نے ۱۳۲۳ھ میں تحریر فرمایا اور اس پر ۱۳۲۶ھ میں ''الفیوض المکیه'' کے نام سے تعلیقات رقم فرمائیں اور ''الدولة المکیه'' مع التعلیقات عرصہ دراز سے طبع ہو رہا ہے۔ الحمد للہ
۴۔ یہ رسالہ حضور مفتی اعظم ہند مصطفیٰ رضا خان علیہ الرحمہ کی تصنیف ہے۔

دیو کے بندے، زیرِ خنجر بلکتے وہابیت کے بوم مذبوح، پھڑکتے نجدیت کے زاغ جاں بلب سسکتے و الحمد للّٰہ رب العالمین، یہاں فیضِ حضورِ پُرنور رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مستعین ومتوسّل ہوکر دو حرف مختصر لکھنا مناسب اللہ عزّ وجلّ فرماتا ہے:

﴿عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًاO اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ﴾ الآیۃ (۵)

یعنی، اللہ غیب کا جاننے والا ہے تو اپنے غیب (۶) پر کسی کو مسلّط نہیں فرماتا (۷) سوا اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔ (۸)

اور فرماتا ہے عزّ وعلا:

﴿وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِیُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَیْبِ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ یَجْتَبِیْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ یَّشَآءُ﴾ الآیۃ (۹)

ترجمہ: اور اللہ اس لئے نہیں کہ اے عام لوگو تمہیں غیب بتا دے لیکن اس لئے کہ اپنے رسولوں میں سے جسے چاہتا ہے چُن لیتا ہے۔ (۱۰)

۵۔ الجن: ۷۲/۲۷، ۲۸

۶۔ یعنی اپنے غیبِ خاص پر جس کے ساتھ وہ منفرد ہے۔ بحوالہ خازن و بیضاوی وغیرہما (تفسیر خزائن العرفان)

۷۔ یعنی اطلاع کامل نہیں دیتا جس سے حقائق کا کشفِ تام اعلیٰ درجہ یقین کے ساتھ حاصل ہو۔ (تفسیر خزائن العرفان)

۸۔ تو انہیں غیب پر مسلّط کرتا ہے اور اطلاع کامل اور کشفِ تام عطا فرماتا ہے اور یہ علمِ غیب ان کے لئے معجزہ ہوتا ہے (تفسیر خزائن العرفان) اور علامہ اسماعیل حقی اس آیت کے تحت لکھتے ہیں ابن الشیخ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ اپنے غیبِ خاص پر جو اس کے ساتھ مختص ہے رسولِ مرتضیٰ کے سوا کسی کو مطلع نہیں فرماتا اور جو غیب اس کے ساتھ مختص نہیں اس پر غیرِ رسول کو بھی مطلع فرماتا ہے۔ (تفسیر روح البیان، ۱۰/۲۳۶)

۹۔ آل عمران: ۳/۱۷۹

۱۰۔ اس آیت کے تحت صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مراد آبادی لکھتے ہیں: تو ان برگزیدہ رسولوں کو غیب کا علم دیتا ہے اور سید انبیاء حبیبِ خدا ﷺ رسولوں میں سب سے افضل اور اعلیٰ ہیں، اس آیت سے اور اس کے سوا بکثرت آیات و احادیث سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور علیہ الصلاۃ والسلام کو غیوب کے علوم عطا فرمائے اور غیوب کے علم آپ کا معجزہ ہے۔ (تفسیر خزائن العرفان)

اور فرماتا ہے تبارک وتعالیٰ:

﴿وَ مَا هُوَ عَلَى الْغَیْبِ بِضَنِیْنٍO﴾ (۱۱)

ترجمہ: نہیں ہیں محمد (ﷺ) غیب کی بات بتانے پر بخیل۔

الحمد للہ حضور محبوبِ ربّ العالمین جلّ جلالہٗ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے علمِ غیب ثابت کرنے والے یہ نصوصِ قطعیہ قرآنیہ ہیں، منکرین سے جب جواب نہیں بنتا تو مجبور ہو کر وہ ان آیاتِ کریمہ کے مقابل وہی آیاتِ نفیِ احاطہ واستقلال پیش کر دیتے ہیں گویا چاہتے ہیں کہ قرآن عظیم کا قرآن ہی سے رد کریں۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ

﴿تَكَادُ السَّمٰوٰتُ یَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَ تَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَ تَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّاO﴾ (۱۲)

إن أرادوا من القرآن علی القرآن ردًّا و لا یمکن أن یروا القرآن الکریم علی آیاته الکریمة ردًّا۔ أقول و باللّٰه التوفیق، (۱۳) توضیحِ مقام وازاحتِ اوہام یہ ہے کہ ان آیاتِ کریمہ سے ایک قضیہ موجبہ جزئیہ ثابت ہوا کہ اللہ عزّ وجلّ کے بعض بندگانِ خدا محبوبانِ کبریا کو بھی علمِ غیب ہے بلکہ تھانوی جی کے اقرار سے تو ہر پاگل بلکہ ہر چوپائے کو بھی علمِ غیب حاصل ہے (۱۴) اور جو آیتِ نفی ہیں مثل:

﴿لَا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰهُ﴾ الآیۃ (۱۵)

ترجمہ: زمین وآسمان میں اللہ کے سوا کوئی شخص غیب نہیں جانتا۔

﴿وَ عِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُهَاۤ اِلَّا هُوَ﴾ (۱۶)

۱۱۔ التکویر: ۸۱/۲۴ ۔۱۲۔ مریم: ۱۹/۹۰ ترجمہ: قریب ہے کہ آسمان اس سے پھٹ پڑے اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ گر جائیں ڈھ کر۔

۱۳۔ یعنی اگر وہ قرآن کریم کا قرآن کریم سے رد کرنا چاہتے ہیں تو ممکن نہیں ہے کہ وہ دیکھیں کہ قرآن کریم کو آیاتِ کریمہ کا رد کرتے دیکھیں، میں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے کہتا ہوں۔

۱۴۔ دیکھئے تھانوی کی تصنیف ''حفظ الایمان'' ص ۱۳۔

۱۵۔ النمل: ۲۷/۶۴ ۔۱۶۔ الأنعام: ۶/۵۹

ترجمہ: اسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں انہیں اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

ان سے ایک قضیہ سالبہ کلیہ نکلتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی شخص غیب نہیں جانتا، اب منکرین کے لئے تین ہی احتمال ہیں یا ان آیات کی نفی پر ایمان لائیں اور اُن آیات اثبات سے کفر کریں تو قطعاً کافر کہ قرآن عظیم کی کسی آیت بلکہ کسی حرف کا بھی منکر قطعاً کافر، وہ فرماتا ہے عزّ جلالہٗ:

﴿اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَ تَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰۤى اَشَدِّ الْعَذَابِ﴾ (۱۷)

ترجمہ: تو کیا تم کتاب الٰہی کے بعض حصہ پر ایمان لاتے اور بعض سے کفر کرتے ہو تو جو تم میں سے ایسا کرے اس کی سزا کیا ہے سوا اس کے کہ دنیا میں رسوائی ہے اور قیامت کے روز سخت عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے۔

والعیاذ باللہ تعالیٰ یا معاذ اللہ! ان دونوں قسم کی آیات کریمہ میں تناقض مانیں گے کہ موجبہ جزئیہ سالبہ کلیہ کا نقیض ہے اگر ایسا کہیں گے تو معاذ اللہ قرآن عظیم کے کتاب الٰہی ماننے سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے کہ کتاب الٰہی تناقض محال اور جس کتاب میں تناقض ہو وہ ہرگز کتاب الٰہی نہیں، خود قرآن پاک فرماتا ہے:

﴿لَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا﴾ (۱۸)

ترجمہ: اور اگر یہ کتاب غیر خدا کی ہوتی تو ضرور اس میں بہت اختلاف پاتے۔

یا آیاتِ نفی و نصوصِ اثبات دونوں پر ایمان لائیں گے اور دونوں میں تطبیق دیں گے اب بحمد اللہ تعالیٰ ہمارا مقصود حاصل ہے کہ آیاتِ نفی میں اور علم مُراد ہے اور نصوصِ اثبات

۱۷۔ البقرۃ: ۲/ ۸۵ ۱۸۔ النساء: ٤/ ۸٤

میں دوسرا علم یعنی آیاتِ نفی کا یہ مفاد کہ اللہ کے سوا کسی کو ذاتی علم غیب نہیں اور الحمد للہ کہ اس پر ہمارا ایمان ہے، بے شک جو شخص کسی غیر خدا کو بالذات علم غیب مانے وہ یقیناً کافر ہے ہرگز مسلمان نہیں اور نصوصِ اثبات سے یہ مراد بلکہ ان میں بالتصریح ارشاد ہے کہ محبوبانِ خدا رُسُلِ کبریا علیٰ سیدہم و علیہم الصلاۃ والثنا کو خدا کے دیے سے اس کی عطا سے علم غیب ہے (۱۹) الحمد للہ کہ اس پر بھی ہمارا ایمان ہے بے شک جو شخص حضور مُحِبّ و محبوب، طالب و مطلوب دانائے غیوب ﷺ کے بالعطا مُطّلع علی الغیوب ہونے کا منکر ہو وہ ان نصوصِ اثبات کا منکر اور قطعاً کافر ہے ہرگز مومن نہیں۔ مسلمان کی شان تو قرآن عظیم نے ساری کتاب ایمان لانا فرمائی، صاف فرمادیا:

﴿تُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ﴾ (۲۰)

والحمد للہ رب العالمین یہ تو مطلق علم غیب کا مسئلہ تھا جو بحمد اللہ تعالیٰ قرآن عظیم نے روشن فرمادیا اب تفصیل علم اقدس حضور پر نور سید عالم ﷺ کا علم اجمالی حاصل کرنے کے لئے بھی اسی قرآن پاک کی طرف رجوع کیجئے، دیکھئے وہ کیا فرماتا ہے، فرماتا ہے:

﴿وَ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ﴾ (۲۱)

اور فرماتا ہے: (۲۲)

﴿مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ﴾ الآیۃ (۲۳)

۱۹۔ امام واحدی نے آیت وَ عِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ کے تحت یہی لکھا کہ "جسے وہ چاہے وہی غیب پر مطلع ہو سکتا ہے بغیر اس کے بتائے کوئی غیب نہیں جان سکتا۔ (تفسیر خزائن العرفان)

۲۰۔ آل عمران: ۳/ ۱۱۹، ترجمہ: تم سب کتابوں پر ایمان لاتے ہو۔ (کنز الایمان)

۲۱۔ النحل: ۱٦/ ۸۹، ترجمہ: اور ہم نے تم پر یہ قرآن اتارا کہ ہر چیز کا روشن بیان ہے۔ (کنز الایمان)

۲۲۔ ترجمہ: ہم نے اس کتاب میں کچھ نہ اٹھا رکھا (کنز الایمان) یعنی جملہ علوم اور تمام ما كان و ما يكون کا اس میں بیان ہے اور جمیع اشیاء کا علم اس میں ہے اس کتاب سے قرآن کریم مراد ہے یا لوح محفوظ بحوالہ جمل وغیرہ۔ (تفسیر خزائن العرفان)

۲۳۔ الانعام: ٦/ ۳۸، ترجمہ: ہم نے اس کتاب میں کچھ اٹھا نہ رکھا۔ (کنز الایمان)

اور فرماتا ہے:

﴿مَا کَانَ حَدِیۡثًا یُّفۡتَرٰی وَ لٰکِنۡ تَصۡدِیۡقَ الَّذِیۡ بَیۡنَ یَدَیۡهِ وَ تَفۡصِیۡلَ کُلِّ شَیۡءٍ﴾ الآیة (۲۴)

اے حبیب ہم نے تم پر یہ کتاب اُتاری کہ ہر شے کا روشن بیان ہے، ہم نے اس کتاب میں کوئی شے اٹھا نہ رکھی، یہ کتاب کوئی گڑھی ہوئی بات نہیں لیکن اگلی کُتُب الٰہیہ کی تصدیق اور ہر شے کی تفصیل ہے اور شے مذہب اہل سنت میں ہر موجود کو کہتے ہیں اور موجودات میں مکتوبات قلم ومکتوبات لوحِ محفوظ بھی داخل تو قرآن عظیم کا تبیان علوم لوح و قلم کو بھی شامل۔ اب لوحِ محفوظ میں لکھا ہے یہ بھی قرآن عظیم ہی سے پوچھئے، فرماتا ہے:

﴿وَ کُلُّ صَغِیۡرٍ وَّ کَبِیۡرٍ مُّسۡتَطَرٌ﴾ (۲۵)

ترجمہ: ہر چھوٹی اور بڑی چیز لوحِ محفوظ میں لکھی ہے۔

اور فرماتا ہے:

﴿وَ لَا رَطۡبٍ وَّ لَا یَابِسٍ اِلَّا فِیۡ کِتٰبٍ مُّبِیۡنٍ﴾ (۲۶)

ترجمہ: کوئی تر و خشک ایسا نہیں جو روشن کتاب لوحِ محفوظ میں نہ ہو۔ (۲۷)

اور فرماتا ہے:

﴿وَ لَاۤ اَصۡغَرَ مِنۡ ذٰلِکَ وَ لَاۤ اَکۡبَرَ اِلَّا فِیۡ کِتٰبٍ مُّبِیۡنٍ﴾ (۲۸)

ترجمہ: ذرہ سے کوئی چیز چھوٹی اور بڑی ایسی نہیں جو لوحِ محفوظ میں نہ ہو۔

۲۴۔ یوسف: ۱۱۱/۱۲، ترجمہ: یہ کوئی بناوٹ کی بات نہیں لیکن اپنوں سے اگلے کاموں کی تصدیق ہے اور ہر چیز کا مفصل بیان۔ (کنز الایمان)

۲۵۔ القمر: ۵۳/۵۴

۲۶۔ الأنعام: ۵۹/۶

۲۷۔ صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مراد آبادی اس کے تحت لکھتے ہے: "کتاب مبین سے لوحِ محفوظ مراد ہے اللہ تعالیٰ نے ما کان و ما یکون کے علوم اس میں مکتوب فرمائے۔" (تفسیر خزائن العرفان)

۲۸۔ یونس: ۶۱/۱۰

اور فرماتا ہے:

﴿وَ کُلَّ شَیۡءٍ اَحۡصَیۡنٰهُ فِیۡۤ اِمَامٍ مُّبِیۡنٍ﴾ (۲۹)

ترجمہ: ہم نے ہر شے کو لوح میں محفوظ کر رکھا ہے۔

اب اگر کوئی وہابی کہے کہ اگرچہ قرآن عظیم میں ہر شے کا روشن بیان ہے مگر یہ کیا ضرور ہے کہ حضور بھی تمام مطالب قرآن سے واقف ہوں، والعیاذ اللہ تعالیٰ، تو قرآن عظیم نے اس کے منہ میں بھی پیشگی پتھر دے دیا، فرماتا ہے:

﴿اِنَّ عَلَیۡنَا بَیَانَهٗ﴾ (۳۰)

ترجمہ: بے شک ہم پر ہے اس قرآن کا بیان فرمانا۔

اور اس سے قبل فرمایا:

﴿اِنَّ عَلَیۡنَا جَمۡعَهٗ وَ قُرۡاٰنَهٗ﴾ (۳۱)

ترجمہ: بے شک ہمارے ذمہ ہے (اے محبوب تمہارے سینے میں) اس کا جمع فرمانا اور اس کا پڑھانا۔

جب خود اللہ تعالیٰ ہی نے اپنے محبوب ﷺ کے قلب میں قرآن عظیم جمع فرمایا، خود ہی پڑھایا، خود ہی اپنے حبیب ﷺ سے اس کے مطالب کو بیان فرمایا تو اب کون بے ادب گستاخ کہہ سکتا ہے کہ قرآن پاک کے بعض معانی حضور مُہبط قرآن ﷺ پر مخفی رہے ہوں تو بحمد اللہ تعالیٰ کیسے روشن ارشادات قرآنیہ سے ثابت ہوا کہ روز اول سے روز آخر تک جو کچھ ہوا اور جو کچھ ہوگا تمام مَا کَانَ وَ مَا یَکُوۡنُ لوحِ محفوظ میں لکھا ہے اور جو کچھ لوحِ محفوظ میں لکھا ہے سب کا روشن تفصیلی بیان قرآن پاک میں ہے اور جو کچھ قرآن پاک میں ہے سب کا کامل علم اللہ عزوجل نے اپنے پیارے محبوب ﷺ کو عطا فرمایا تو بعونہ تعالیٰ آفتاب نصف النہار سے زائد روشن طور پر ثابت ہوا کہ روز اول سے روز آخر تک جو کچھ ہوا اور جو ہوگا

۲۹۔ یٰس: ۱۲/۳۶ ۳۰۔ القیامۃ: ۱۹/۷۵

۳۱۔ القیامۃ: ۱۷/۷۵

سارا مَا کَانَ وَ مَایَکُوْنَ اللہ تعالٰی نے اپنے پیارے ﷺ کو بتایا و الحمد للہ ربّ العالمین، ناظرِ منصِف کے لئے یہی دو حرف کافی اور مکابرِ متعسِّف کے لئے دفتر ناوافی واللہ تعالٰی اعلم۔

(۲) انبیاء و اولیاء و غیرہم محبوبانِ کبریا ﷺ علٰی سیدہم و علیہم و بارک وسلم کو وسیلہ واسطہ جان کر ندا کرنا بھی جائز و مستحسن و مستحب ہے، جو تفصیل چاہے رسالۂ مبارکہ ''انوار الإنتباہ فی حلّ نداء یا رسول اللہ'' (۳۲) تصنیف حضور پُرنور مُرشدِ برحق سیدنا اعلٰی حضرت قبلہ رضی اللہ تعالٰی عنہ ملاحظہ کرے، بالاجمال یہاں چند کلمے گزارش، اللہ عزّ وجلّ فرماتا ہے:

﴿وَ ابْتَغُوْٓا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ﴾ (۳۳)

ترجمہ: اللہ کی طرف وسیلہ ڈھونڈو۔

اور فرماتا ہے:

﴿اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ یَبْتَغُوْنَ اِلٰی رَبِّهِمُ الْوَسِیْلَةَ اَیُّهُمْ اَقْرَبُ﴾ (۳۴)

سیدنا عُزیر و سیدنا عیسٰی علیہما الصلاۃ والسلام کی مدح فرمائی جاتی ہے کہ وہ اللہ کی طرف وسیلہ لے جاتے ہیں، اُسے جو اللہ سے زیادہ قُرب رکھنے والا ہے۔ احادیث اس مسئلہ میں بکثرت و بے شمار ہیں۔ ڈھائی سو احادیث صحیحہ سے حضور پُرنور امام اہلسنّت مُرشدِ برحق سیدنا اعلٰی حضرت قبلہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے استدلال فرمایا، من شاء فلیراجع رسالته المبارکته ''الأمن و العُلٰی لناعتی المُصطفی بدافع البلاء'' (۳۵) یہاں کتاب مبارک ''الامن والعلٰی'' سے صرف چار حدیثیں نقل کی جاتی ہیں۔ اول حضور اقدس ﷺ نے نابینا کو دعا تعلیم فرمائی کہ بعد نماز کہے:

۳۲۔ یہ رسالہ ''فتاوی رضویہ'' ۲۹/۵۳۹ میں ہے۔

۳۳۔ المائدۃ: ۵/۳۵ ۳۴۔ بنی إسرائیل: ۱۷/۵۷

۳۵۔ یہ رسالہ ''فتاوی رضویہ'' ۳۰/۳۵۹ میں ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ وَ اَتَوَجَّهُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اَتَوَجَّهُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ هٰذِهٖ لِتُقْضٰی لِیْ، اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِیَّ رواه النسائی و الترمذی و ابن ماجة و ابن خزیمة و الطبرانی و الحاکم و البیهقی عن سیّدنا عثمان بن حنیف رضی الله تعالیٰ عنه (۳٦)

الٰہی میں تجھ سے مانگتا اور تیری طرف توجہ کرتا ہوں تیرے نبی محمد ﷺ کے وسیلہ سے جو مہربانی کے نبی ہیں یا رسول اللہ میں حضور ﷺ کے وسیلہ سے اپنے ربّ کی طرف اپنی اس حاجت میں توجہ کرتا ہوں (۳۷)

۳٦۔ سنن الترمذی، کتاب الدّعوات، باب (۱۱۹) بعد باب فی دعاء الضّیف، برقم: ۳۵۷۸، ۴۰۷/۴۔ أیضاً سُنن ابن ماجة، کتاب إقامة الصّلاة و السنّة فیها، باب ما جاء فی صلاة الحاجة، برقم: ۱۱۸۵، ۱۷۲/۱۔ أیضاً صحیح ابن خزیمة، کتاب الصّلاة، جماع أبواب التّطوّع غیر ما تقدم، باب صلاة الترغیب و الترهیب، برقم: ۱۲۱۹، ۶۰۳/۲۔ أیضاً السُّنن الکبری، للنّسائی، کتاب عمل الیوم و اللیلة، ذکر حدیث عثمان بن حنیف، برقم: ۱۰۴۹۴، ۱۰۴۹۵، ۱۰۴۹٦، ٦/۱٦۸، ۱٦۹۔ أیضاً عمل الیوم و اللیلة، للنسائی، ذکر حدیث عثمان بن حُنَیف، برقم: ٦٦۴، ص۲۰۴، ۲۰۵۔ أیضاً المسند للإمام أحمد، ۱۳۸/۴۔ أیضاً مشکاة المصابیح، کتاب الدّعوات، باب جامع الدّعاء، الفصل الثالث، برقم: ۲۴۹۵، ۱/۲-۴٦۴، ۴٦۵۔ أیضاً لواقح الأنوار القدسیة، للشعرانی، برقم: ۵۲، ۸۲

۳۷۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان حضور ﷺ کے وسیلہ سے دعائیں کرتے تھے جیسا کہ نبی ﷺ نے خود اپنے غلاموں کو اس کی تعلیم فرمائی اور حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالٰی عنہ کی عادت مبارکہ تھی جب قحط سالی ہوتی تو آپ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے ساتھ وسیلہ لے کر بارش طلب کرتے اور کہتے تھے: اَللّٰهُمَّ اِنَّا کُنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّنَا فَتَسْقِیْنَا وَ اِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَیْکَ بِعَمِّ نَبِیِّنَا فَاسْقِنَا فَیُسْقَوْا رواه البخاری (مشکاة المصابیح، کتاب الجنائز، باب فی سجود الشکر، الفصل الثالث، ص۱۳۲) یعنی، اے اللہ! بے شک ہم اپنے نبی کا وسیلہ لے کر دعا کرتے تھے، تو تو ہمیں بارش عطا فرماتا تھا اور

تاکہ میری حاجت روا ہو، الٰہی انہیں میرا شفیع کر ان کی شفاعت میرے حق میں قبول فرما۔

مُشتہر صاحب دیکھیں سیّد عالم ﷺ نے نابینا کو دُعا تعلیم فرمائی کہ بعد نماز یوں عرض کرو ہمارا نام پاک لے کر ندا کرو، ہم سے استمداد والتجاواستعانت کرو(۳۸) وَلِلّٰهِ الْحُجَّة

ہم تیرے نبی کے چچا کا وسیلہ لے کر دعا کرتے ہیں پس تو بارش برسا تو بارش برسائے جاتے۔ اور قاضی یوسف بن اسماعیل نبہانی لکھتے ہیں کہ امام طبرانی (المعجم الصغیر، ۱/۱۸۳، ۱۸۴) اور بیہقی نے روایت کیا ہے کہ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ کے بھتیجے ابوامامہ بن سہل بن حنیف اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص کو حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کوئی کام تھا وہ بار بار جاتا مگر آپ نہ اس کی طرف توجہ فرماتے اور نہ ان کی حاجت پوری کرتے تو وہ حضرت عثمان بن حنیف سے ملے اور اپنی پریشانی ذکر کی تو حضرت ابن حنیف نے فرمایا تم ایسا کرو کہ وضو کر کے مسجد جا کر دو رکعت نماز پڑھو پھر حضور ﷺ کا وسیلہ لے کر اس طرح دعا کرو اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ وَ أَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ إِنِّيْ أَتَوَجَّهُ بِكَ إِلٰى رَبِّيْ فِيْ حَاجَتِيْ هٰذِهٖ لِتُقْضٰى لِيْ، اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جاؤ اور میں بھی تیرے ساتھ چلوں گا چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دروازے پر پہنچ گیا جیسے ہی پہنچا دربان نے اس کا ہاتھ پکڑا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس لے گیا اور آپ نے اس شخص کو اپنے ساتھ بٹھایا اور کام پوچھا، اس نے کام بتایا آپ نے وہ کام کر دیا اور فرمایا جب بھی تیرا کوئی کام ہو تو مجھے بتانا، وہ شخص باہر نکلا تو حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ ملے، وہ شخص آپ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہنے لگا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تو میری بات سنتے ہی نہ تھے آپ نے ان سے میری سفارش کر دی تو حضرت عثمان بن حنیف نے فرمایا بخدا میں نے تیرے بارے میں ان سے کچھ بھی نہیں کہا۔ اصل بات یہ ہے کہ ایک نابینا حضور ﷺ کی بارگاہ میں آیا تھا تو حضور ﷺ نے فرمایا اگر تو صبر کرے تو اچھا ہے اس نے عرض کی یا رسول اللہ میرے ساتھ کوئی نہیں ہوتا اور مجھے نظر آتا نہیں اس لئے مجھے پریشانی ہوتی ہے تو آپ ﷺ نے اسے فرمایا تھا کہ وضو کر کے دو رکعت پڑھنے کے بعد یہ دعا مانگ (جو میں نے تجھے سکھائی) یعنی یہ اس دعا کی برکت ہے۔

شواهد الحق، الباب السادس، الفصل الثاني، ص ۲۲۴، ۲۲۵

۳۸۔ اور صحابہ کرام نے اپنی مشکل میں نبی ﷺ کو پکارا اور ان کی فریاد رسی ہو گئی چنانچہ امام طبرانی نے روایت کیا کہ ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان کی باری کی

الشامية أيضاً

دوم کہ فرماتے ہیں ﷺ:

إِذَا ضَلَّ أَحَدُكُمْ شَيْئًا وَ أَرَادَ عَوْنًا وَهُوَ بِأَرْضٍ لَيْسَ بِهَا أَنِيْسٌ فَلْيَقُلْ يَا عِبَادَ اللّٰهِ، أَعِيْنُوْنِيْ (۳۹) يَا عِبَادَ اللّٰهِ (۴۰)، أَعِيْنُوْنِيْ أَعِيْنُوْنِيْ يَا عِبَادَ اللّٰهِ، فَإِنَّ لِلّٰهِ عِبَادًا لَا يَرَاهُمْ رواه الطبراني عن عتبة بن غزوان رضي الله تعالى عنه (۴۱)

رات ان کے ہاں تشریف فرما تھے تو رات کو اٹھے نماز تہجد کے لئے وضو فرمانے لگے، میں نے سنا کہ آپ نے وضو کرتے وقت تین بار لبیک (یعنی میں تیرے پاس پہنچا) فرمایا اور تین بار نُصِرْتَ (یعنی تو مدد کیا گیا) فرمایا، (تو ام المؤمنین نے عرض کی) گویا کہ آپ کسی انسان سے کلام فرما رہے تھے تو کیا حضور کے پاس کوئی تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ راجز بنی کعب مجھ سے فریاد کر رہا تھا (المعجم الصغير للطبراني، باب الميم، من اسم محمد، ۲/۷۳) یہ راجز یعنی عمر بن سالم تھا جسے کفار قریش قتل کرنا چاہتے تھے تو وہ مکہ مکرمہ سے نکلا جب کسی مشکل میں گھر جاتا تو حضور ﷺ کو پکارتا اور اس کی مدد ہو جاتی ایک بار وہ دشمنوں کے گھیرے میں آ گئے تو حضور ﷺ کو پکارا کہ یا رسول اللہ! مجھے بچایئے ورنہ دشمن مجھے قتل کر دیں گے تو اس وقت حضور ﷺ اپنی زوجہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر تھے، اور جب وہ حضور ﷺ کی مدد سے مدینہ طیبہ پہنچے میں کامیاب ہو گئے تو حضور ﷺ کی بارگاہ میں چند اشعار ہدیہ کیے جن میں سے ایک شعر یہ ہے

فَانْصُرْ رَسُوْلَ اللّٰهِ عَتَدًا
وَ ادْعُ عِبَادَ اللّٰهِ يَأْتُوْا مَدَدًا

یعنی، پس رسول اللہ ﷺ سے مدد مانگ کیونکہ آپ کی مدد ہر وقت تیار ہے اور اللہ کے بندوں کو پکار وہ تیری مدد کو پہنچیں گے۔ یہ پورا واقعہ بمعہ اشعار "الاصابہ" لابن حجر (۲/۵۲۹) اور "الاستیعاب" للقرطبی (۲/۵۳۳) میں مذکور ہے۔ (فلاح کا راستہ شریعت کے آئینے میں، ص ۲۶، ۲۷)

۳۹۔ "المعجم الکبیر" المطبوع میں "اعینونی" کی جگہ "اغیثونی" ہے جبکہ علامہ ہیثمی نے المعجم الکبیر کے حوالے سے "اعینونی" نقل کیا ہے۔

۴۰۔ "المعجم الکبیر" اور "مجمع الزوائد" میں یہ کلمات صرف دوبارہ ذکر کئے گئے ہیں۔

۴۱۔ المعجم الكبير للطبراني برقم: ۲۹۰، ۱۷/۱۱۷، ۱۱۸۔ أيضاً التوسل للسندي ص ۵۷۔ أيضاً مجمع الزوائد كتاب الأذكار، باب ما يقول إذا انفلتت دابته الخ برقم: ۱۷۱۰۳، ۱۰/۱۳۸

جب تم میں سے کسی کی کوئی چیز گم ہو جائے اور مدد مانگنی چاہے اور ایسی جگہ ہو جہاں کوئی ہمدم نہیں تو اُسے چاہئے یوں پکارے، اے اللہ کے بندو میری مدد کرو، اے اللہ کے بندو میری مدد کرو، اے اللہ کے بندو میرے مدد کرو، کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ہیں جنھیں یہ نہیں دیکھتا وہ اس کی مدد کریں گے۔(۴۲)و الحمد للہ ربّ العالمین

سوم کہ فرماتے ہیں ﷺ جب جنگل میں جانور چھوٹ جائے:

فَلْيُنَادِ يَا عِبَادَ اللّٰهِ احْبِسُوْا رواه ابن السنی عن ابن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه (۴۳)

تو یوں ندا کرے اے اللہ کے بندو روک دو۔

عبادُ اللہ اُسے روک دیں گے۔

چہارم کہ فرماتے ہیں ﷺ یوں ندا کرے:

أَعِيْنُوْنِيْ يَا عِبَادَ اللّٰهِ رواه ابن أبی شیبة و البزار عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما (۴۴)

میری مدد کرو اے اللہ کے بندو۔

اور حضور پُر نور سیّد الاسیاد فرد الافراد قطب الارشاد سلطان بغداد سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اپنے نام مبارک باعثِ حلِّ مشکلات فرمایا ہے، امام اجل سیّدی

۴۲۔ المعجم الکبیر اور مجمع الزوائد میں آگے ہے کہ قال حرب ذلک یعنی یہ مجرب ہے۔

۴۳۔ عمل الیوم و اللیلة لابن السنی، برقم ۵۰۹۔ أیضا مسند أبی یعلی، مسند عبد الله بن مسعود، برقم:۵۲۶۶، ص ۹۵۹۔ أیضا مجمع الزوائد، کتاب الأذکار، باب ما یقول إذا انفلت دابته، برقم ۱۷۱۰۵، ۱۰/۱۳۹

۴۴۔ المصنف لابن أبی شیبة، کتاب الدعاء، باب ما یدعو به الرجل إذا ضلت منه الضالة، برقم:۳۳۹، ۳۴۵/۱، أیضاً التوسل للسندی ص ۵۷۔ أیضاً مجمع الزوائد، کتاب الأذکار، باب ما یقول إذا انفلت الخ برقم ۱۷۱۰۴، ۱۰/۱۳۸ و قال رواه الطبرانی و رجاله ثقات

ابوالحسن نور الملّة والدین علی بن یوسف بن جریر لخمی شطنوفی قُدِّسَ سرّہٗ العزیز جن کو امام فنِ رجال شمس الدین ذہبی نے طبقات القراء اور امام جلیل جلال الدین سیوطی نے ''حسن المحاضرہ'' میں الإمام الأوحد کہا یعنی بے نظیر امام، اپنی کتاب مستطاب ''بہجۃ الاسرار شریف'' میں بحمدٗ ثلاثہ اسانید صحیحہ معتبرہ سے روایت فرماتے ہیں کہ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

إِذَا سَأَلْتُمُ اللّٰهَ حَاجَةً فَاسْأَلُوْهُ بِيْ

جب اللہ تعالیٰ سے حاجت کے لئے دعا مانگو تو میرا وسیلہ لے کر دعا کرو۔(۴۵)

اور فرماتے ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

مَنِ اسْتَغَاثَ بِيْ فِيْ كُرْبَةٍ، كُشِفَتْ عَنْهُ، وَ مَنْ نَادَانِيْ بِاسْمِيْ فِيْ شِدَّةٍ فُرِجَتْ عَنْهُ (۴۶)

جو کسی بے چینی میں مجھ سے فریاد کرے اس کی بے چینی دُور ہو اور جو کسی سختی میں میرا نام لے کر پکارے وہ سختی زائل ہو۔

وللہ الحمد ، احسانِ خدا کہ پیر پایا اور پیر بھی دستگیر پایا۔ و الحمد للہ ربّ العالمین. واللہ تعالیٰ أعلم

(۳) غیر خدا کے لئے نذر فقہی کی ممانعت ہے اولیائے کرام کے لئے ان کے حیات ظاہری یا باطنی میں جو نذریں کہی جاتی ہیں یہ نذر فقہی نہیں عام محاورہ ہے کہ اکابر کے حضور جو ہدیہ پیش کریں اسے نذر کہتے ہیں، بادشاہ نے دربار کیا اسے نذریں گزریں۔ شاہ رفیع الدین صاحب برادر مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدّث دہلوی ''رسالۂ نذور'' میں لکھتے ہیں:

۴۵۔ دوسرے مقام پر لکھتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: مَنْ تَوَسَّلَ بِيْ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ حَاجَةٍ قُضِيَتْ لَهٗ (البهجة الاسرار، ذکر فضل أصحابه و بشراهم ص ۱۹۷) یعنی، جو شخص اپنی حاجت میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں میرا وسیلہ لے تو اس کی حاجت پوری ہو۔

۴۶۔ بهجة الأسرار و معدن الأنوار، ذکر فضل أصحابه و بشراهم ص ۱۹۷

نذر یکہ اینجا مستعمل میشود نہ بر معنی شرعی ست چہ عُرف آنست کہ آنچہ
پیش بزرگان می برند نذر ونیاز می گویند(۴۷)

۴۷۔ یعنی، لفظ نذر جو وہاں مستعمل ہوتا ہے وہ شرعی معنی پر نہیں ہے (کہ وہ ایجاب غیر واجب ہے جو عبادات مقصودہ کی جنس سے ہے بطریق تقرب الی اللہ ہے بلکہ معنی عرفی مراد ہے) کیونکہ عرف یہ ہے کہ جو بزرگوں کی خدمت میں لے جاتے ہیں (رسالہ نذور، ص۳) اور شاہ ولی اللہ محدِّث دہلوی لکھتے ہیں میرے والد ماجد شاہ عبدالرحیم قدس سرہٗ مخدوم اللہ دیہ کے مزار شریف کی زیارت کے لئے قصبہ ڈالہ تشریف لے گئے اور رات کو ایک ایسا وقت آیا کہ اس حالت میں فرمایا کہ مخدوم صاحب ہماری ضیافت فرماتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ کچھ کھانا کھا کے جانا چنانچہ آپ اور آپ کے ساتھی مزار شریف پر رُک گئے اور باقی سب لوگ چلے گئے یہ دیکھ کر آپ کے سب ساتھی رنجیدہ خاطر ہوئے، اس وقت ایک عورت سر پر طبق رکھے ہوئے آئی، جس میں چاول اور مٹھائی تھی اور مائی صاحب نے کہا میں نے منت مانی تھی کہ میرا شوہر واپس آئے تو میں اُسی وقت کھانا پکا کر مخدوم اللہ دیہ صاحب کے دربار میں بیٹھنے والوں کو پہنچاؤں گی، اس وقت وہ آیا ہے اور میں نے نذر کو پورا کیا اور میری آرزو تھی کہ وہاں پر کوئی ہو جو اس کھانے کو تناول فرمائے، چنانچہ سب نے کھانا کھایا (انفاس العارفین، ص۴۴) اور شاہ عبدالعزیز محدِّث دہلوی لکھتے ہیں کہ وہ کھانا جو امام حسن اور امام حسین کی نیاز کے لئے پکاتے ہیں جس پر فاتحہ و درود شریف اور قُل شریف پڑھتے ہیں وہ تبرک ہو جاتا ہے اس کا کھانا بہت اچھا ہے (فتاویٰ عزیزیہ، ۱/۷۱) اور اسماعیل دہلوی نے بھی لکھا ہے کہ پس اُمور مروجہ یعنی اموات کے فاتحوں اور عرسوں اور نذر و نیاز سے اس قدر امر کی خوبی میں کچھ شک و شبہ نہیں (صراط مستقیم، ص۶۴)۔ اور حاجی امداد اللہ مہاجر مکی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: طریق نذر و نیاز قدیم زمانہ سے جاری اس وقت کے لوگ انکار کرتے ہیں (امداد المشتاق، ص۹۲) اور قبلہ استاذی شیخ الحدیث مفتی محمد احمد نعیمی لکھتے ہیں کہ معلوم ہونا چاہیے کہ عوام الناس جو اولیاء اللہ کی نذر و نیاز کرتے ہیں اس نذر سے مراد نذر شرعی نہیں ہے کہ وہ عبادت ہے بلکہ مسلمان کا نذر، یہ صدقہ اور ایصالِ ثواب سے مجاز ہے اور مجاز پر محمول کرنا ہی ایک مسلمان کے ساتھ حُسنِ ظن کو مقتضی ہے اور حسنِ ظن اسی میں ہے کہ اولیاء اللہ کے واسطے نذر و نیاز کو صدقہ اور ایصالِ ثواب سمجھا جائے جیسا کہ مخدوم عبدالواحد سیوستانی (حنفی متوفی ۱۲۲۴ھ) ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں، اس لئے کہ مسلمان کے حال سے یہ ظاہر ہے کہ وہ نذر سے مراد مخلوق کے لئے نذر نہیں لیتا اس لئے کہ وہ عبادت ہے اور عبادت غیر خدا کے واسطے جائز نہیں، لہٰذا مسلمان کی نذر سے مراد اس کے مجاورین پر تصدق کرنا ہے کیونکہ مسلمان کا حال اس بات پر قرینہ ہے کہ وہ نذر سے مراد عبادت نہیں لیتا بحوالہ بیاض واحدی (فلاح کا راستہ شریعت کے آئینے میں، ص۱۰۹،۱۰۸)

امام اجل سیّدی عبدالغنی نابلسی قدس سرہٗ القدسی ''حدیقہ ندیہ'' میں فرماتے ہیں:

و من هذا القبيل زيارةُ القُبورِ و التبرُّكُ بضرائحِ الأولياءِ و الصّالِحين و النّذرُ لهم بتعليق ذلک علٰى حُصولِ شفاءٍ أو قُدوم غائب فإنّه مجازٌ عن الصَّدقة على الخادمين بقُبورهم كما قال الفقهاء فيمن دفَعَ الزّكاةَ لفقيرٍ و سمّاها قرضاً صحّ لأنّ العبرة بالمعنى لا باللّفظ (۴۸)

یعنی، اسی قبیل سے ہے زیاراتِ قبور اور مزاراتِ اولیا وصُلحا سے برکت لینا اور بیمار کی شفا یا مسافر کے آنے پر اولیائے گزشتہ کے لئے مَنّت ماننا کہ مقصود محض ان کے خادمانِ قُبور پر تصدُّق ہے جیسے فقہاء نے فرمایا ہے کہ فقیر کو زکوٰۃ دے اور قرض کا نام لے زکوٰۃ ادا ہوگی کہ اعتبار معنی کا ہے نہ لفظ کا۔

کیوں مُشتہر صاحب! اب بھی سمجھے نذر و نیاز فقہی نہیں بلکہ حقیقتاً مُتوسّلین اولیا پر تصدُّق ہے اب قرآن عظیم سے پوچھئے تو آیاتِ قرآنیہ کے شیر گونج رہے ہیں کہ

﴿إِنَّ اللّٰهَ يَجْزِى الْمُتَصَدِّقِيْنَ﴾ (۴۹)

ترجمہ: بے شک اللہ بہتر جزا دے گا تصدُّق کرنے والوں کو۔

مسلمانوں کی نیت یہی ہوتی ہے اور ان کا یہی عُرف ہے کہ ان صدقات سے وجہ الٰہی مقصود رکھتے ہیں اور اُن کا ثواب اُن اولیائے کرام کی خدمات میں پہنچاتے ہیں، اب قرآن و حدیث میں جتنے فضائل صدقات نافلہ وارد ہوئے ہیں وہ سب نذر اولیا کو بھی شامل اور انہیں آیات کثیرہ سے اس کا جواز بھی حاصل، کہئے مُشتہر صاحب اب تو آپ کی شرائط کے مطابق قرآن عظیم ہی سے نذر اولیا کا اثبات ہو گیا، تفصیل کے لئے دیکھو ''السنیة

۴۸۔ الحديقة الندية الطريقة المحمدية ۲۰/۱۵۱

۴۹۔ یوسف: ۱۲/۸۸

الابقه فی فتاویٰ افریقه (۵۰) "تصنیف حضور پرنور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، واللہ تعالیٰ اعلم

(۴، ۵، ۶) محفل میلاد اس کا نام ہے کہ مسلمانوں کو بلا کر حضور اقدس ﷺ کے فضائل رفیعہ و مراتب منیعہ انہیں سنائے جائیں اور حضور کی ولادت شریفہ کا ذکر کیا جائے یہ تو حقیقت ہے اس مجلس کریم کی، اب قرآن عظیم سے اس کے جواز کا ثبوت لیجئے، فرماتا ہے جَلَّتْ آلاؤُہٗ:

﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْھِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِھِمْ﴾ الآیة (۵۱)

ترجمہ: بے شک ضرور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر احسان فرمایا کہ ان میں ایک عظمت والا رسول انہیں میں سے مبعوث فرمایا۔

اس آیت کریمہ نے صاف فرما دیا کہ حضور اقدس ﷺ کی ولادت قدسیہ ایک ایسی نعمت جلیلہ ہے کہ جس کا اللہ تعالیٰ مسلمانوں پر احسان جتاتا ہے اور کیوں نہ ہو آدم و عالم، کرسی و عرش اعظم، لوح محفوظ و قلم سب حضور ہی کی ولادت پاک کا صدقہ اور طفیل ہے، حضور کی ولادت نہ ہوتی تو کچھ پیدا ہی نہ ہوتا، فرما دیا گیا:

لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الدُّنْیَا (۵۲)

۵۰۔ فتاویٰ افریقہ ص ۸۶،۳۲

۵۱۔ آل عمران: ۱۶۴/۳

۵۲۔ جامع الاحادیث کتاب المناقب ۳۳۰/۲ بحوالہ تاریخ مدینہ دمشق لابن عساکر، اور امام حاکم نیشا پوری نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت نقل کی جس کے الفاظ یہ ہے فلولا محمّدٌ ما خلقتُ آدم ولولا محمّدٌ ما خلقتُ الجنّة ولا النّار (المستدرک للحاکم، کتاب آیات رسول اللہ الخ بعد کتاب تواریخ الانبیاء الخ برقم ۴۲۸۵، ۵۱۶/۳) یعنی اگر محمد ﷺ نہ ہوتے تو آدم کو پیدا نہ کرتا، نہ جنت و دوزخ بناتا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ولو لا محمّدٌ ما خلقتُك (المستدرک للحاکم ۱۶۵۳، برقم ۴۲۸۶، ۵۱۵/۲) یعنی اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے فرمایا: اگر محمد ﷺ کو پیدا نہ کرتا تو تجھے پیدا نہ

اے محبوب اگر میں تمہیں پیدا نہ کرتا تو جہان ہی کو نہ بناتا۔

صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیه و علی خُلفائِه من الأنبیاء و المُرسلین و آله و صحبه أجمعین و بارک و سلّم

اور خدا کی نعمت کا ذکر اور چرچا کرنا اللہ تعالیٰ کو محبوب و مرغوب فرماتا ہے، عَظُمَتْ نَعْمَاؤُہٗ:

﴿وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ﴾ (۵۳)

ترجمہ: اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔

تو بحمدہ تعالیٰ قرآن پاک ہی سے ثابت ہوا کہ حضور کی ولادت باسعادت کا ذکر اور چرچا کرنا بعین مطلوب الٰہی ہے وللہ الحمد۔

اب اس کے ساتھ مسلمانوں کے عرف میں بعض امور اور زائد ہوتے ہیں مثلاً چند آدمیوں کا آوازیں ملا کر نعت اقدس حضور اقدس ﷺ پڑھنا تو یہ بھی حدیث سے ثابت ہے کہ غزوۂ احزاب میں صحابۂ کرام آوازیں ملا کر حضور اقدس ﷺ کی نعت میں یہ شعر پڑھ رہے تھے:

نَحْنُ الَّذِیْنَ بَایَعُوْا مُحَمَّدًا عَلَی الْجِھَادِ مَا بَقِیْنَا اَبَدًا

ہم وہ ہیں جو محمد رسول اللہ ﷺ کے ہاتھوں بک چکے ہیں اس بات پر کہ ہماری عمر میں جب کبھی جہاد کا موقع ہو تو اپنی جانیں نثار کریں گے۔

اور حضور اقدس ﷺ اپنے جاں نثاروں کی جاں نثاری ملاحظہ فرما کر خوش ہو ہو کر جواب فرما رہے تھے:

کرتا۔ ان احادیث کے تحت امام اہلسنت امام احمد رضا لکھتے ہیں یعنی آدم و عالم سب تمہارے طفیلی ہیں، تم نہ ہوتے تو مطیع و عاصی کوئی نہ ہوتا، جنت و نار کس کے لئے ہوتیں، اور خود جنت و نار اجزاء عالم ہیں جن پر تمہارے وجود کا پرتو پڑا۔ بحوالہ تجلی الیقین ص ۷۳

۵۳۔ الضحیٰ ۱۱/۹۳

لَا عَیْشَ اِلَّا عَیْشُ الْاٰخِرَۃ فَاغْفِرِ اللّٰھُمَّ الْاَنْصَارَ وَ الْمُھَاجِرَۃ (۵۴)

عیش تو صرف آخرت ہی کا ہے تو اے اللہ انصار اور مہاجرین کو بخش دے۔

یا عمدہ فرش بچھانا، روشنی اور گلدستوں اور مختلف قسم کی آرائشوں سے آراستہ کرنا تو یہ زینت ہے اور فرماتا ہے جل جلالہٗ:

﴿قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِیْنَۃَ اللّٰہِ الَّتِیْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِہٖ﴾ الآیۃ (۵۵)

ترجمہ: تم فرماؤ کس نے حرام کی اللہ کی وہ زینت جو اس نے اپنے بندوں کے لئے پیدا فرمائی۔

نیز یہ اُمورِ فرحت و سُرور ہیں اور انہیں میں داخل ہے خوشبو لگانا اور گلاب پاشی کرنا وغیرہ اور اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿قُلْ بِفَضْلِ اللّٰہِ وَ بِرَحْمَتِہٖ فَبِذٰلِکَ فَلْیَفْرَحُوْا ھُوَ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ﴾ (۵۶)

ترجمہ: تم فرماؤ اللہ کا فضل اور اس کی رحمت ہی پر چاہئے کہ خوشیاں منائیں یہ ان کی دھن دولت سے بہتر ہے۔

اوپر معلوم ہو چکا کہ حضور کی ولادتِ مقدسہ بہت بڑی نعمتِ الٰہیہ، رحمتِ جمیلہ اور اللہ کا فضلِ عظیم ہے تو اس پر یہ خوشیاں منانا حسبِ فرمانِ قرآن جائز و مستحب ہے یا شیرینی تقسیم کرنا تو یہ مسلمانوں کے ساتھ برّ و احسان ہے اور فرماتا ہے جل وعلا:

۵۴۔ صحیح البخاری، کتاب الجھاد و السیر، باب التحریض علی القتال، برقم:۲۸۳۴، و باب حفر الخندق، برقم:۲۸۳۵، ۲/۲۳۲، و باب البیعۃ فی الحرب أن لا یفرّوا الخ، برقم:۲۹۶۱، ۲/۲۶۳، و کتاب مناقب الأنصار، باب دُعاء النبی ﷺ الخ، برقم:۳۷۹۶، ۲/۴۸۷، و کتاب المغازی، باب غزوۃ الخندق، برقم:۴۰۹۹، ۴۲۰۰، ۳/۴۴، و کتاب الرقاق، باب ما جاء فی الرقاق الخ، برقم:۶۴۱۴، ۴/۱۸۹، و کتاب الأحکام، باب کیف یُبایع الإمام النّاسَ، برقم:۷۲۰۱، ۴/۳۹۲

۵۵۔ الأعراف: ۷/۳۲ ۵۶۔ یونس: ۱۰/۵۸

﴿وَ تَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَ التَّقْوٰی﴾ الآیۃ (۵۶)

ترجمہ: نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو۔

گزشتہ آیت زینت میں ہے:

﴿وَ الطَّیِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ﴾ الآیۃ (۵۷)

اللہ نے جو پاک چیزیں بندوں کے کھانے کے لئے پیدا فرمائیں۔ ان کا حرام کرنے والا کون یا اس کے واسطے تداعی مسلمانوں کے ذکرِ خدا اور رسول جل جلالہٗ و ﷺ کے لئے بُلانا تو یہ بھی جائز ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَ مَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَی اللّٰہِ وَ عَمِلَ صَالِحًا وَّ قَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ﴾ (۵۸)

کیا صاف فرمایا جاتا ہے اس سے بڑھ کر کس کی بات اچھی جو اللہ کی طرف بلائے یا منبر بچھانا، قیام کرنا نام اقدس سُن کو آنکھوں سے لگانا تو ظاہر ہے کہ یہ اُمور اُمورِ تعظیم ہیں منبر و قیام میں تو ظاہر اور انگوٹھے چومنا بھی اسی قبیل سے ہے جیسے حجرِ اسود کو بوسہ دینا اور اگر قریب نہ جا سکے تو عصا سے حجرِ اسود کی طرف اشارہ کر کے اس عصا ہی کو چُوم لینا، یوں ہی مسلمان چاہتا ہے کہ حضورِ اقدس ﷺ کا نام پاک جو منہ سے نکلا ہے اُسے چُومے آنکھوں سے لگائے مگر ایسا نہیں کر سکتا تو انگوٹھوں ہی کو منہ سے لگا کر آنکھوں سے لگاتا ہے تو یہ اُمور اُمورِ تعظیم و توقیر ہیں۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿وَ مَنْ یُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰہِ فَاِنَّھَا مِنْ تَقْوَی الْقُلُوْبِ﴾ (۵۹)

ترجمہ: جو شخص اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کی پرہیزگاری سے ہے۔

۵۶۔ المائدۃ: ۵/۲ ۵۷۔ الأعراف: ۷/۳۲

۵۸۔ حٰمٓ السجدۃ: ۴۱/۳۳، ترجمہ: اس سے زیادہ کس کی بات اچھی جو اللہ کی طرف بلائے اور نیکی کرے اور کہے میں مسلمان ہوں۔ (کنز الایمان)

۵۹۔ الحج: ۲۲/۳۲

اورفرماتا ہے:

﴿و مَنْ يُعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ﴾ (٦٠)

ترجمہ: جوشخص اللہ کی حُرمت والی چیزوں کی تعظیم کرے تو یہ اس کے لئے اس کے ربّ کی یہاں بہتر ہے۔

اورفرماتا ہے:

﴿وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُ﴾ الآية (٦١)

ترجمہ: ہمارے رسول کی تعظیم وتوقیر کرو۔

تعظیم نبوی کا حکم عام ہے سوا اُن باتوں کے جن کی ممانعت کی تصریح شریعت میں آچکی ہے جیسے سجدۂ تعظیمی باقی تمام طرق تعظیم اسی صیغۂ عامہ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُ میں داخل اوران سب کے جواز واستحباب کی دلیل اسی سے حاصل، تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو"منیر العین" (٦٢) و "إقامة القيامة" (٦٣) و "رشاقة الكلام" وغیرہا تصانیف قدسیۂ حضور پُرنوراعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، واللہ تعالیٰ اعلم۔ نیز نعت اقدس حضور سرور عالم ﷺ کے لئے منبر بچھانا خود حضور اقدس ﷺ سے ثابت ہے، حدیث میں ہے:

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَضَعُ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْبَرًا فِي الْمَسْجِدِ يَقُوْمُ عَلَيْهِ قَائِمًا يُفَاخِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَوْ يُنَافِحُ، وَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "إِنَّ اللّٰهَ يُؤَيِّدُ حَسَّانَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ مَا نَافَحَ أَوْ فَاخَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ (٦٤)

٦٠۔ الحج: ٢٢/ ٣٠ ٦١۔ الفتح: ٤٨/ ٩

٦٢۔ فتاوی رضویہ، ٥/ ٤٢٩ ٦٣۔ فتاوی رضویہ، ٢٦/ ٤٩٥

٦٤۔ سُنن أبي داؤد، كتاب الأدب، باب ما جاء في الشعر، برقم: ٥٠١٥، ٤/ ١٧٦، أيضاً سُنن الترمذي، كتاب الأدب، باب إنشاد الشعر، برقم: ٢٨٤٦، ٣/ ١١٨٦، ٥٦٢، أيضاً المسند للإمام أحمد، ٦/ ٧٢۔ أيضاً نقله التبريزي في "مشكاة" في الأدب، باب البيان و الشعر، الفصل الثالث، برقم: ٤٨٠٥، ٣/ ٤۔ ١٨٨ و قال رواه البخاري

رسول اللہ ﷺ حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے مسجد میں منبر بچھاتے وہ اس پر قیام کرکے حضور کے فضائل بیان کرتے یا دشمنوں کا ردّ کرتے اور حضور فرماتے بے شک اللہ تعالیٰ روح القدس سے حسان کی تائید فرماتا ہے جب تک وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے دفعِ اَعدا کرتے رہتے ہیں۔ رواه البخاري عن أم المؤمنين الصديقة صلى الله تعالىٰ على بعلها و أبيها و عليها و بارك و سلم، والله تعالىٰ أعلم

(٨) مزارات طیبۂ اولیائے کرام پر بنائے قبہ سلف سے اب تک معمول ہے، "مجمع بحارالانوار" جلد ثالث میں ہے:

قد أباح السّلفُ البناء على قُبورِ الفُضلاءِ و العُلماءِ و الأولياءِ يزورُهم النّاسُ و يستريحُونَ فيه (٦٥)

بے شک سلف نے بزرگوں یعنی علماء واولیاء کی قُبور پر عمارت بنانے کو جائز رکھا ہے کہ لوگ اس کی زیارت کریں اوراس میں آرام کرلیں۔

یوہیں اگر بدنِ میت کے گرداگرد اینٹیں نہ ہوں اوراس سے اوپر اگر پکی ہو تو منع نہیں اگرچہ تعویذ بھی پکا ہو، اللہ ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہیں اس سے منع نہیں فرمایا جومدعیِ جواز ہے اسے اتنا ہی کافی۔

ہاں جو ناجائز کہے بارِثبوت اس کے ذمہ ہے وہ ثبوت لائے کہاں سے اللہ جل جلالہ ورسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے اور جو ثبوت نہ دے سکے تو دل سے نئی شریعت گڑھتا خود شارع بنتا اور اللہ جل جلالہ ورسول صلی اللہ علیہ وسلم پر افترا کرتا ہے، جس بات کو اللہ جل جلالہ ورسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہیں حرام نہیں فرمایا ہے، یہ اسے اپنی طرف سے حرام کہتا ہے حالانکہ اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ﴾

٦٥۔ تكملة مجمع بحار الأنوار، تحت لفظ قبر، ٣/ ١٤٠

وَ اِنْ تَسْئَلُوْا عَنْهَا حِیْنَ یُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَلَكُمْ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ؕ
وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ﴾ (٦٦)

ترجمہ: اے ایمان والو! نہ پوچھو وہ باتیں کہ اگر ان کا حکم تم پر کھول دیا
جائے تو تمہیں بُرا لگے اور اگر اس زمانے میں پوچھو گے جب تک
قرآن اُتر رہا ہے تو تم پر کھول دیا جائے گا اللہ تمہیں معاف کر چکا ہے
اور اللہ بخشنے والا علم والا ہے۔

کیسا صاف ارشاد ہے کہ شریعت نے جس بات کا ذکر نہ فرمایا وہ معافی میں ہے جب تک کلام مجید اُتر رہا تھا احتمال تھا کہ معافی پر شاکر نہ ہو کہ کوئی پوچھتا اُس کے سوال کی وجہ سے منع فرمادی جاتی اب کہ قرآن کریم اُتر چکا دین کامل ہولیا، اب کوئی نیا حکم آنے کو نہ رہا جتنی باتوں کا شریعت نے نہ حکم دیا نہ منع فرمایا، ان کی معافی مقرر ہو چکی جس میں اب تبدیلی نہ ہوگی، وہابی کہ اللہ کی معافی پر اعتراض کرتا ہے مردود ہے وللہ الحمد اور یہی ایک دلیل محفلِ میلاد و قیام وتقبیل ابہامین (انگوٹھے چومنے) و نذر و ندائے محبوبانِ کبریا علیٰ سیّدہم وعلیہم الصلاۃ والثنا اور ان تمام مسائل میں جاری وکافی جنہیں وہابیہ محض اپنی زبان زوری سے بدعت وناجائز کہتے ہیں اور پھر بکمال عیاری غریب سُنّیوں ہی سے کہتے ہیں کہ قرآن وحدیث سے اس کا جواز ثابت کرو حالانکہ یہ اوندھا مطالبہ ہے ابھی آیت کریمہ سُن چکے کہ قائلِ جواز کو کسی دلیل کی حاجت نہیں اُسے اتنا ہی کافی ہے کہ اللہ جل وعلا و رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے منع نہیں فرمایا لہٰذا بحکم آیت کریمہ ارشاد "عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا" میں داخل اور اُسی سے اس کا جواز حاصل، تم جو اسے ناجائز کہتے ہو قرآن وحدیث سے ثبوت لاؤ کہاں منع فرمایا ہے، مگر ہم نے تبرعاً مشتبر صاحب کی خاطر سے بحمدہٖ تعالیٰ قرآن عظیم ہی سے ان امور کا جواز روشن ومبرہن کر دیا، وَلِلّٰہِ الحمد واللہ تعالیٰ اعلم

تنبیہ: مشتبر صاحب نے "مرآۃ الحقیقۃ" کو حضور پر نور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ

٦٦۔ المائدۃ: ٦/١٠١

تعالیٰ عنہ کی تصنیف قرار دے کر اس کی عبارت پیش کی ہے:

من یعتقد أن محمداً صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم یعلم الغیب
فهو کافر لأن علم الغیب صفة من صفة اللہ تعالیٰ

قطع نظر اس سے کہ یہ عبارت بھی غلط ہے اور قطع نظر اس سے کہ یہاں علم غیب سے علم غیب بالذات مراد ہے کہ وہی خدا کی صفت ہے عطائی علم غیب ہرگز صفتِ خداوندی نہیں ہوسکتا جو شخص خدا کے لئے عطائی علم غیب مانے وہ قطعاً یقیناً کافر مُرتد ہے اور اوپر معلوم ہو چکا کہ حضور اقدس سرورِ دو عالم ﷺ کو علم غیب بعطائے الٰہی حاصل ہے جو شخص کسی مخلوق کے لئے ذاتی علم غیب مانے کافر ہے اور قطع نظر اس کے کہ یہ عبارت ہرگز ہمارے لئے مضر اور منکرین کو مفید نہیں کہ اس میں جس علم غیب کو خدا کی صفت بتایا اُسی کو حضور کے لئے ثابت کرنے کو کافر کہا اور ابھی معلوم ہوگیا کہ ذاتی علم غیب ہی صفتِ الٰہیہ ہے عطائی کوئی صفت بھی اس کے لئے ممکن نہیں، کہنا تو یہ ہے کہ یہ کتاب "مرآۃ الحقیقۃ" ہرگز حضور پُرنور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصنیف ہی نہیں حضور کی طرف اس کی نسبت افترا ہے سب سے پہلے ایک پرلے سرے کے حیادار سیف النقی والے شقی نے اس سے استدلال کیا اور اس نے تو عجیب ہی کمال کیا وہ تدبیر سوچی کہ اس کے پیشوا ابلیس ملعون کو بھی باوجود ادعائے "اَنَا خَیْرٌ مِّنْهُ" نہ سوجھی یعنی دل سے کتابیں گڑھ لو جی سے اُن کے صفحات تراش لو، طبیعت سے اُن کے مطالع اختراع کرلو خود ہی اللہ جل جلالہٗ و رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں توہین وتنقیص پر مشتمل ان کی عبارات ڈھال لو اور اہلِ سُنّت کے پیشوایانِ عظام قدست اسرارہم کی طرف اُن کا افترا کر کے سُنّیوں سے کہو کہ دیکھو تمہارے عقائد تو یہ ہیں اور تمہارے آقایانِ کرام اللہ جل جلالہٗ و رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں یوں گستاخیاں کرتے ہیں تم بھی گستاخیاں کیوں نہیں کرتے، اس کا مفصل ومشرح بیان کتاب مستطاب ابحاث اخیرہ و رسالۂ مبارکہ "دماح القھار علی کفر الکفار" میں ملاحظہ

ہو۔ کیا مُشتہر صاحب یا ان کا کوئی بڑا ثابت کرسکتا ہے کہ یہ کتاب ''مرآۃ الحقیقۃ'' حضور کی تصنیف ہے اور کسی عالم معتبر نے اس سے استناد کیا اور اسے حضور پُر نور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصنیف بتایا۔

﴿فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَ لَنْ تَفْعَلُوْا﴾ الآیۃ (٦٧)

﴿فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یَهْدِیْ كَیْدَ الْخَآئِنِیْنَ﴾ (٦٨)

اور حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے نفس کریم کے لئے فرماتے ہیں:

وَ عِزَّۃِ رَبِّیْ اِنَّ السُّعَدَآءَ وَ الْاَشْقِیَآءَ لَیُعْرَضُوْنَ عَلَیَّ، عَیْنِیْ فِی اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ رواہ الإمام الأوحد سیدی نور الدین أبو الحسن علی الشطنوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ باسناد صحیح (٦٩)

یعنی، عزت الٰہی کی قسم بے شک سب سعید اور شقی میرے سامنے پیش کئے جاتے ہیں، میری آنکھ لوح محفوظ میں ہے۔

نیز قصیدۂ مقدسہ خمریہ میں فرماتے ہیں:

نَظَرْتُ اِلٰی بِلَادِ اللّٰہِ جَمْعًا كَخَرْدَلَۃٍ عَلٰی حُكْمِ اتِّصَالٖ (٧٠)

میں ہمیشہ علی الاتصال تمام بلاد الٰہیہ یوں دیکھ رہا ہوں جیسے ایک رائی کا دانہ۔

نیز سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے امام حضرت عزیزان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

زمین در نظر این طائفہ چوں سفرہ ایست

حضرت خواجہ بہاؤ الحق والدین نقشبند رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ کلام پاک نقل کر کے فرماتے:

٦٧۔ البقرۃ: ٢/٢٤، ترجمہ: پھر اگر نہ لاسکو ہم فرمائے دیتے ہیں ہرگز نہ لاسکو گے۔ (کنز الایمان)

٦٨۔ یوسف: ١٢/٥٢، ترجمہ: اللہ دغا بازوں کا مکر نہیں چلنے دیتا۔ (کنز الایمان)

٦٩۔ بهجة الأسرار، ذکر کلمات أخبر بها عن نفسه الخ، ص ٥٠

٧٠۔ قصیدہ غوثیہ مع ختم قادریہ، ص ٣٨

وما می گوئیم چوں روی ناخنے ست۔ (٧١)

مُشتہر جی اب ذرا اپنے شیطانی کفر کے فتوے کی خبر لو، دیکھو تم نے کس کس محبوب خدا کو کافر کہہ دیا مگر ان کا کیا بگڑا وہ کفر اُلٹا تمہارے ہی گلے کا ہار ہوا، ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

فَقَدْ بَآءَ بِهٖ اَحَدُهُمَا (٧٢)

کفر کو بھی تم سے کتنی محبت ہے، ہر پھر کر تمہارے ہی گلے لگتا ہے: ذٰلِكَ جَزَآءُ اَعْدَآءِ اللّٰہِ.

﴿وَ لَعَذَابُ الْاٰخِرَۃِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ﴾ (٧٣)

مزہ دار تناقض:

دعویٰ تو یہ ہے کہ جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے علم غیب مانے وہ کافر ہے اور پھر خود ہی کہا ''دینی علوم وقتاً فوقتاً بذریعہ وحی بالضرور مکمل تعلیم دیئے ہیں جملہ اُمور مغیبات کی بھی آپ کو اطلاع اسی قبیل سے ہے'' لیجئے خود بھی جملہ غیوب کا علم حضور اقدس

٧١۔ نفحات الأنس للجامی، ص ٢٤٩، ترجمہ: اس گروہ (اولیاء) کی نظر میں زمین ایسے ہے جیسے دستر خوان اور ہم کہتے ہیں کہ (زمین اس گروہ کی نظر میں ایسے ہے) جیسے ناخن کو دیکھنا۔

٧٢۔ صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب بیان حال إیمان من قال لأخیه المسلم یا کافر، رقم: ٦٠، ١/٧٩۔ أیضاً صحیح البخاری، کتاب الأدب، باب من أکفر أخاه بغیر تأویل فهو کما قال، برقم: ٦١٠٤، ٤/١١٠۔ أیضاً الموطا لمالك، کتاب الکلام، باب ما یکرہ من الکلام، ٥٦/١/٨٢٠، ص ٦٠٣۔ أیضاً المسند، ٢/١٨۔ أیضاً سُنن الترمذی، کتاب الإیمان، باب ما جاء فیمن رمی أخاه بکفر، برقم: ٢٦٣٧، ٣/٤٥٣۔ أیضاً جامع الصغیر للسیوطی، برقم: ٢٣٩، ٣/١٧٦۔ أیضاً المسند لأبی عوانه، بیان المعاصی، ١/٢٢

٧٣۔ الزمر: ٣٩/٢٦، ترجمہ: بے شک آخرت کا عذاب سب سے بڑا، کیا اچھا تھا اگر وہ جانتے۔ (کنز الایمان) یعنی، ایمان لاتے تکذیب نہ کرتے۔ (تفسیر خزائن العرفان)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے مان لیا، ہم بھی تو بذریعہ وحی ہی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے علوم غیب مانتے ہیں، کہنا یہ ہے کہ اب خود مُشتہر صاحب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے جمیع غیوب کی اطلاع مان کر اپنے ہی قول سے کافر ہوئے یا نہیں خود جواب نہ دے سکیں تو اپنے بڑوں سے پوچھ کر دیں۔

بے مزہ جہالت:

مُشتہر صاحب کہتے ہیں ''نہ تو اللہ صاحب ہی نے اپنے قرآن مجید ہی میں کہیں فرمایا کہ میں نے محمد رسول اللہ کو علم غیب دیا ہے'' آنکھیں ہوں تو دیکھو جواب سوال اول کی آیات کریمہ دیکھ کر خدا توفیق دے تو حضور عَالِمِ مَا کَانَ وَ مَا یَکُوْنُ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مُطّلع علی الغیوب ہونے پر ایمان لاؤ، کیسا صاف و واضح فرمایا جا رہا ہے کہ ''اللہ اپنے چنے ہوئے رسولوں کو غیب پر مطلع فرماتا ہے''، (۷۴) ''اپنے پسندیدہ رسولوں کو اپنے غیب پر مُسلّط فرماتا ہے'' (۷۵) حتی کہ صاف فرمایا ''یہ نبی غیب کی بات بتانے میں بخیل نہیں'' (۷۶) صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وآلہ وصحبہ اجمعین وبارک وکرم۔ پھر کہتے ہیں'' خود بدولت (ہم مسلمان کہتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے بھی تو بست و سہ سالہ عرصۂ طویلہ میں ایک دفعہ بھی تو اقرار نہیں فرمایا کہ اللہ صاحب نے مجھے علم غیب عنایت فرمایا ہے''۔

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم   چشمۂ آفتاب راچہ گناہ (۷۷)

حدیث معراج منامی میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

فَرَأَیْتُهٗ عَزَّ وَجَلَّ وَضَعَ کَفَّهٗ بَیْنَ کَتِفَیَّ فَوَجَدْتُ بَرْدًا اَنَامِلِهٖ بَیْنَ ثَدْیَیَّ فَتَجَلّٰی لِیْ کُلُّ شَیْءٍ وَ عَرَفْتُ رواہ الترمذی عن معاذ بن

۷۴۔ سورہ آل عمران: ۱۷۹/۳   ۷۵۔ سورۃ الجن: ۲۷/۷۲، ۲۸

۷۶۔ سورۃ التکویر: ۲۴/۸۱

۷۷۔ یعنی، چمگادڑ کو اگر دن میں نظر نہ آئے تو اس میں سورج کی روشنی کا کیا گناہ۔

جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۷۸)

میں نے رب عزّ وجلّ کو دیکھا کہ اس نے اپنی کفِ رحمت میرے دونوں شانوں کے بیچ میں رکھی تو میں نے اس کی ٹھنڈک اپنے سینے میں پائی تو میرے لئے ہر شئے ظاہر ہوگئی اور میں نے ہر چیز پہچان لی۔

(رواہ الترمذی عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ) (۷۹)

اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

فَعَلِمْتُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ رواہ الترمذی عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما (۸۰)

میں نے جان لیا جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔ (۸۱)

۷۸۔ سُنن الترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب و من سورة ص، برقم: ۳۲۳۵، ۲۱۳/٤، ۲۱٤۔ أیضاً المعجم الکبیر، ۱۰۹/۲۰

۷۹۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی لکھتے ہیں کہ حضور ﷺ کے فرمان کا مطلب ہے کہ پس مجھ پر ہر چیز کے علوم ظاہر اور روشن ہوگئے پس میں نے سب کو پہچان لیا (أشعة اللمعات شرح مشکاة، کتاب الصلاة، باب المساجد، الفصل الثالث، ۳٤۲/۱)

۸۰۔ سُنن الدارمی، کتاب الرؤیا، باب فی رؤیة الرّبّ تعالی فی النوم، برقم: ۲۱۹٤۔ ۱۰٦/۲۔ أیضاً المعجم الکبیر للطبرانی، ۱٤۱/۲۰ عن معاذ بن جبل ﷺ۔ أیضاً مشکاة المصابیح، کتاب الصلاة، باب المساجد و مواضع الصلاة، الفصل الثانی، برقم: ۷۲۵، ۱۔۲/۱۵۲

۸۱۔ اس کے تحت ملا علی قاری حنفی لکھتے ہیں کہ حضور ﷺ کے فرمان ''پس میں نے جان لیا'' کا مطلب ہے کہ اس فیض کے حاصل ہونے کے سبب میں نے یہ سب کچھ جان لیا جو آسمانوں اور زمینوں میں ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں فرشتے، اشجار وغیرہا ہیں تعلیم فرمایا، یہ عبارت ہے آپ ﷺ کے وسعت علمی سے جو اللہ تعالیٰ نے آپ پر کھول دیا، علامہ ابن حجر نے فرمایا: ''فی السماوات'' سے آسمانوں بلکہ ان سے بھی اوپر کی تمام کائنات کا علم مراد ہے جیسا کہ قصۂ معراج سے مستفاد ہے اور ''ارض'' بمعنی جنس ہے یعنی وہ تمام چیزیں جو ساتوں زمینوں میں ہیں بلکہ ان سے بھی نیچے ہیں سب معلوم ہوگئیں جیسا کہ حضور کا ثور اور حوت کی خبر دینا جن پر سب زمینیں

نیز حدیث میں ہے کہ فرماتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

إِنَّ اللّٰهَ قَدْ رَفَعَ لِیَ الدُّنْیَا فَأَنَا أَنْظُرُ إِلَیْهَا وَ إِلٰی مَا هُوَ كَائِنٌ فِیْهَا إِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ كَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلٰی كَفِّیْ هٰذِهٖ جِلْیَانٌ مِنَ اللّٰهِ جَلَّاهُ لِیْ كَمَا جَلَّاهُ لِلنَّبِیِّیْنَ مِنْ قَبْلِیْ (۸۲)

ہیں الخ (مرقات شرح مشکاۃ، کتاب الصلاۃ، باب المساجد و مواضع الصلاۃ، الفصل الثانی، برقم:۷۲۵، ۲/۴۰۰) اور شیخ محقق عبدالحق محدّث دہلوی لکھتے ہیں کہ حضور ﷺ کا فرمان ''پس میں نے جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے جان لیا'' یہ عبارت ہے تمام علوم جزوی وکلی کے حاصل ہونے اور ان کا احاطہ کرنے سے اور حضور ﷺ نے اس حال کے مناسب بقصد استشہاد یہ آیہ کریمہ تلاوت فرمائی: ''وَ كَذٰلِكَ نُرِیْ اِبْرٰهِیْمَ الآیة'' اور ایسے ہی ہم نے ابراہیم کو تمام آسمانوں اور زمینوں کا ملکِ عظیم دکھایا تاکہ ابراہیم علیہ السلام وجود ذات وصفات اور توحید کے ساتھ یقین کرنے والوں میں سے ہو جائیں اور اہلِ تحقیق نے فرمایا کہ دونوں روایتوں میں فرق ہے، اس لئے کہ خلیل علیہ الصلاۃ والسلام نے آسمانوں اور زمینوں کا ملک دیکھا اور حبیب علیہ الصلاۃ و السلام نے جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں تھا، ذات وصفات، ظواہر و بواطن سب دیکھا اور خلیل کو وجوب ذاتی اور وحدتِ حق کا یقین ملکوت آسمان و زمین دیکھنے کے بعد حاصل ہوا جیسا کہ اہلِ استدلال اور اربابِ سلوک اور محبوں اور طالبوں کی حالت ہے اور حبیب کو وصول الی اللہ اور یقین اول حاصل ہوا پھر عالم اور اس کے حقائق کو جانا جیسا کہ مطلوبوں، محبوبوں اور مجذوبوں کی شان ہے (أشعة اللمعات شرح مشکاۃ، کتاب الصلاۃ، باب المساجد، الفصل الثانی، ۱/۳۳۳) اور علامہ طیبی لکھتے ہیں کہ حدیث کے معنی یہ ہیں کہ جس طرح حضرت ابراہیم کو علیہ السلام آسمانوں اور زمینوں کے ملک دکھائے ایسے ہی حضور ﷺ پر غیوب کے دروازے کھول دیئے (حضور نے فرمایا) حتی کہ میں نے جان لیا جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے ذات، صفات، ظواہر مُغیبات سب کچھ (شرح الطیبی علی مشکاۃ المصابیح، کتاب الصلاۃ، باب المساجد و مواضع الصلاۃ، الفصل الثانی، برقم:۷۲۵، ۲/۲۹۱)

۸۲۔ کتاب الفتن للحافظ نعیم بن حماد، ما کان من رسول اللہ ﷺ من التكلم و أصحابه من بعده الخ، برقم:۲، ص۲۹، ۳۰۔ أیضاً تقریب البغیة بترتیب أحادیث الحلیة، برقم:۳۰۹۵، ۳/۲۵۔ أیضاً جمع الجوامع للسیوطی، قسم الأقوال، حرف الهمزة،

بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے لئے دنیا کو اٹھالیا تو میں اس کو اور جو کچھ اس میں قیامت تک ہونے والا ہے سب کو اس طرح دیکھ رہا ہوں جیسے اپنی اس ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں، (۸۳) اللہ تعالیٰ کے روشن کر دینے کے سبب کہ اس نے میرے لئے یہ علم منکشف کر دیا ہے جیسے مجھ سے پہلے انبیاء کے لئے منکشف فرما دیا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وبارک وسلم۔ رواه الطبرانی فی "کبیره" ونعیم ابن حماد فی "کتاب الفتن" و أبو نعیم فی "الحلیة" عن سیدنا ابن سیدنا عبداللہ بن عمر الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنهما

''اور نہ ہی خلفائے راشدین ؓ (۸۴) نے، نہ تبع تابعین ؒ (۸۵) نے''، امام قسطلانی نے

برقم:۳۴۸۴۹، ۲/۴۱۳۔ أیضاً مجمع الزوائد، کتاب علامات النبوة، باب إخباره ﷺ بالمغیبات، برقم:۱۴۰۶۷، ۸/۳۶۵ و قال رواه الطبرانی۔ أیضاً کنز العمال، برقم:۳۱۸۰۷، ۱۱/۱۷۰

۸۳۔ اس کے تحت علامہ زرقانی لکھتے ہیں: "إن اللہ قد رفع" أی أظهر و كشف لی الدنیا بحیث أحطت بجمیع ما فیها "فأنا أنظر إلیها و إلی ما هو كائن فیها إلی یوم القیامة كأنما أنظر إلی كفی هذه" إشارة إلی أنه نظر حقیقة دفع به احتمال أنه أرید النظر العلم (زرقانی علی المواهب، المقصد الثامن، الفصل الثالث فی أنبائه ﷺ بالأنباء المغیبات، القسم الثانی فیما أخبره علیه الصلاة و السلام من الغیوب سوی ما فی القرآن الخ، ۷/۲۰۴، ۲۰۵)
یعنی، (حضور ﷺ نے فرمایا) بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے لئے دنیا ظاہر اور منکشف فرمائی ہے اس طرح کہ میں نے جو کچھ اس میں ہے سب پر احاطہ کر لیا پس میں دنیا کی طرف اور جو کچھ دنیا میں تا قیامت ہونے والا ہے اس کو دیکھ رہا ہوں، اس حدیث شریف میں اس بات کی طرف اشارہ ہے بے شک آپ ﷺ نے حقیقت میں دیکھا اس نظر و دیکھنے سے مراد صرف جاننا لیا جائے اس احتمال کا رد کیا گیا بلکہ حقیقۃً دیکھنا مراد ہے۔

۸۴۔ ہم مسلمان کہتے ہیں رضی اللہ عنہم وعنا بہم اجمعین ۱۲

۸۵۔ ہم مسلمان کہتے ہیں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۱۲

''مواہب لدنیہ شریف'' میں فرماتے ہیں:

قد اشتہر وانتشر امرُہٗ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بَیْنَ أَصْحَابِہٖ بِالاطلاعِ عَلَی الغُیُوبِ (۸۶)

بے شک صحابۂ کرام میں مشہور ومعروف تھا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غیبوں کا علم ہے۔

اسی کی شرح زرقانی میں ہے:

اصحابُہٗ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم جازِمُوْن بِاطلاعِہٖ عَلَی الغَیبِ (۸۷)

صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم یقین کے ساتھ فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم غیب ہے۔

وللہ الحمد اور اقوال کثیرہ ''الفیوض الملکیہ'' میں ملاحظہ ہوں، خدا انصاف دے تو اتنے ہی ارشادات ہدایت کے لئے کافی ہیں اور مرضِ تعصّب کا علاج ہمارے پاس نہیں۔ واللہ الموفّق

تمام صحابۂ کرام کو مُشتہر نے کافر کہہ دیا:

ابھی ''مواہب'' و''زرقانی'' سے سُن چکے کہ تمام صحابۂ کرام اعتقاد رکھتے تھے کہ حضور کو علم غیب ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وبارک وسلم۔ اب مُشتہر بکمال دریدہ دہنی یہ معلون عبارت لکھتا ہے: ''رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو صفاتی جزئی مجازی محدودی عالم الغیب جاننے والا تو البتہ کافر ہی ہے'' مسلمانو اللہ انصاف، یہ ناپاک ملعون تکفیر کہاں تک پہنچتی ہے، صحابۂ کرام حتی کہ خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے لئے علم

۸۶۔ المواهب اللدنية، المقصد الثامن، الفصل الثالث فی إنبائه ﷺ بالأنباء المغيبات، ۹۲،۹۱/۳

۸۷۔ شرح العلامة الزرقانی علی المواهب اللدنية، المقصد الثامن، الفصل الثالث فی إنبائه ﷺ بالأنباء المغيبات، ۱۰/۱۱۳، ۱۱۴

ما فی السمٰوٰت و الأرض الی یوم القیامة کا اثبات فرمایا۔ خود ربّ العزة جلّ جلالہٗ نے فرمایا کہ ''ہم نے اپنے غیب پر مسلّط فرمادیا''۔ تو اب اس ناپاک عبارت نے صحابہ ومصطفیٰ وکبریا جلّ وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم سب کو کافر کہہ دیا۔ اَلا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی الْکَافِرِیْنَ و العیاذ باللہ تعالیٰ؛ مُشتہر نے جو آیاتِ نفی سے استدلال کیا ہے اس کا جواب ہو چکا کہ ان میں ذاتی علم غیب کی نفی ہے اور ان آیات پر بھی ہمارا ایمان ہے۔ وللہ الحمد

دریدہ دہنی اور بدزبانی:

مُشتہر عجب مسخرہ ہے خود ہی سنیوں کی شکایت کرتا ہے کہ وہ نجدیت، دہریت، غیر مقلدیت، نیچریت، القاب وخطاب سے اخبار سازی واشتہار بازی کرتے ہیں نیز اس پر بھی دھمکاتا ہے کہ اب اگر کسی نے یہ لفظ کہے تو وہ یا مجسٹریٹ الغیاث یا کلکٹر المدد یا پولیساہ اور واہ گورنمنٹاہ کہہ کہہ کر گورنمنٹ سے فریاد کرکے اُسے سزا دلوائے گا، خیر اس سے تو ہمیں غرض نہیں وہ سے جو چاہے کروائے مگر خود اس کی بدزبانی ملاحظہ ہو، غربائے اہلسنّت و علمائے اسلام کو اس نے فتنہ گر گمراہ گر ضال مُضِل شہر آشوب، فتّان حیلہ باز فتنہ پرداز ہرزہ دراز ثل قافیہ مشرک گر جھوٹی حدیث سُنانے والا ابلیس خنّاس وغیرہ کھلے لفظوں میں گالیاں دی ہیں مگر ہمارے ربّ عزّ وجلّ نے ہمیں حکم فرمادیا ہے:

﴿ وَ اِنْ تَصْبِرُوْا وَ تَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِکَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴾ (۸۸)

بارگاہِ رسالت میں مُشتہر کی گستاخی

مُشتہر لکھتا ہے مخصوص صفت خالق اور پھر مخلوق میں بھی جلوہ گر صلاح کار کجا من خراب کجا، بالمتراب ورب الارباب، چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔

مُشتہر نے علم غیب کو تو صلاح کار ٹھہرایا اور معاذ اللہ! حضور محبوب کبریا سید الانبیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وبارک وسلم کو ''من خراب'' کے ناپاک لفظ سے تعبیر کیا، پھر حضور کی شان

۸۸۔ آل عمران: ۱۸۶/۳، ترجمہ: اگر تم صبر کرو اور بچتے رہو تو یہ بڑی ہمت کا کام ہے۔ (کنز الایمان)

میں مٹی، تراب اور خاک کا لفظ استعمال کیا، تمام اُمّت کا اجماع ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں ادنیٰ توہین کرنے والا قطعاً و یقیناً کافر و مرتد ہے، اُس کی جُورو اس کے نکاح سے نکل گئی اور اس کے ساتھ مسلمانوں کا سا کوئی برتاؤ کرنا حرام، اس پر تمام احکام مُرتدین جاری ہو گئے والعیاذ باللہ تعالیٰ، مولیٰ عزّ وجلّ توبہ و تجدید نکاح اسلام کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مُشتہر کی عیاری

مسلمانو! مسلمانو! اپنے پیارے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر قربانو! اصل بات یہ ہے کہ دیوبندیوں وہابیوں کے طواغیت اربعہ گنگوہی انبہٹی نانوتوی تھانوی نے اللہ جلّ وعلا و رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں سخت سخت گستاخیاں، گندی گندی توہینیں کیں حضور کو شیطان سے کم علم بتایا۔ اپنے پیر ابلیس کے علم کو حضور کے علم اقدس پر بڑھایا، صاف لکھا شیطان و ملک الملکوت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے، شیطان و ملک الملکوت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی، فخر عالم کی وسعت علم کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔ دیکھو "براہین قاطعہ" گنگوہی و انبہٹی صفحہ ۵۱ سطر ۱۲ مطبع قاسمی دیوبند حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء بمعنی آخر الانبیاء ہونے کو جاہلوں عوام کا خیال ٹھہرایا، حضور کے زمانہ میں بلکہ حضور کے بعد نیا نبی آنے کو جائز اور ختم نبوت میں کچھ خلل نہ ڈالنے والا بتایا صاف لکھا عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم (۸۹) کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخر نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانے میں بالذات کچھ فضیلت نہیں، دیکھو "تحذیر الناس" مذکور صفحہ ۱۴ سطر ۱۵۔ صاف لکھا بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی

۸۹۔ ہم مسلمان کہتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۱۲

صلعم (۹۰) بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا، دیکھو "تحذیر الناس" مذکور صفحہ ۲۸ سطر ۷ (۹۱) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم غیب کو بچوں پاگلوں جانوروں کی مثل بتایا صاف لکھا آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی (بچہ) و مجنون (پاگل) بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔ دیکھو "حفظ الایمان" (۹۲) اشرفعلی تھانوی مطبع انتظامی کانپور، بار دوم صفحہ ۸ سطر ۱۵، یہ وہ اقوال ملعونہ ہیں کہ جن پر علمائے عرب و عجم مفتیان حِلّ و حرم نے ان کے قائلین پر نام بنام فتویٰ کفر دیا، صاف فرمادیا:

> مَنْ شَکَّ فِی کُفْرِہٖ وَ عَذَابِہٖ فَقَدْ کَفَرَ (۹۳)
>
> جو ان میں کسی کے اقوال پر مطلع ہو کر اُسے کافر نہ جانے یا اس کے کفر میں شک کرے خود کافر ہے۔ (۹۴)

وہابیاں، عیار نجدیان خامکار اپنی یہ باتیں چھپاتے اور فرعی مسائل مجلس میلاد، قیام، نداء و نذر اولیاء، تقبیل ابہامین وغیرہ میں چھیڑ کرتے اور بھولے مسلمان دھوکے میں آکر

۹۰۔ ہم مسلمان کہتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۹۱۔ تحذیر الناس، صفحہ ۳۴، سطر ۴، مطبوعہ دار الاشاعت، کراچی

۹۲۔ حفظ الایمان، ص ۱۳

۹۳۔ دیکھئے "الدولة المکیة" و "حسام الحرمین"

۹۴۔ قاضی عیاض لکھتے ہیں: أجمع العلماء أن شاتم النبی ﷺ المُتَنَقِّصَ له کفر و الوعید جارٍ علیه بعذاب الله له، و حُکْمُه عِندَ الأمّةِ القتلُ، و مَنْ شَکَّ فِیْ کُفْرِہٖ وَ عَذَابِہٖ کَفَرَ (کتاب الشفا بتعریف حقوق سیدنا المصطفی ﷺ، القسم الرابع، الباب الأول فی بیان ما هو فی حقه ﷺ الخ، ص ۳۷۰)
یعنی، علماءِ اُمّت کا اس بات پر اجماع ہے کہ شاتم نبی ﷺ، آپ ﷺ میں تنقیص کرنے والا کافر ہے اور اس پر اللہ تعالیٰ کے عذاب کی وعید جاری ہے اور اُمّتِ مصطفیٰ ﷺ کے نزدیک اس کا حکم قتل ہے اور جس نے اس کے کفر اور عذاب میں شک کیا وہ (بھی) کافر ہے۔

اُن میں بحث کرنے لگتے ہیں، بھائیو جولوگ اللہ ورسول کی عزت پر حملے کررہے ہیں ان کو کسی فرعی فقہی مسئلے میں بحث کا کیا حق یہاں ایک بات ان کے جواب کو کافی ہے اور ایک اپنے سمجھنے کو **اوّل** یہ کہ تم لوگ پہلے اللہ جلّ وعلا ورسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اپنا ایمان تو ٹھیک کرلو، دوم یہ کہ ان مسائل میں مخالف وہ لوگ ہیں جن کے اللہ جلّ وعلا ورسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر وہ کچھ حملے ہیں پھران کی کس بات کا اعتبار، واللہ الموفق۔

و العیاذُ باللّٰہِ ربِّ العالمین و صلی اللّٰہ تعالیٰ علی خیر خَلْقِہ و قاسم رزقہ و عروس مملکتِہ سیّدنا و مولٰینا محمدٍ و آلہ و صَحبِہ و ابنہ و حِزبہ و بارک وسلّم و اللّٰہ تعالیٰ اعلم.

فقیر ابوالفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خاں قادری رضوی لکھنوی غفرلہ و لابویہ رب المولی العزیز القوی

(۱) تصدیق مفتی اعظم ہند علامہ مصطفیٰ القادری البرکاتی علیہ الرحمہ

صح الجواب واللّٰہ تعالیٰ أعلم بالصواب، حرّرہٗ الفقیر مصطفیٰ القادری البرکاتی عفی عنہ

(۲) تصدیق صدر الشریعہ علامہ محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ

الجواب صحیح و اللّٰہ تعالیٰ أعلم فقیر ابوالعلا محمد امجد علی اعظمی عفی عنہ

(۳) تصدیق علامہ محمد امین علیہ الرحمہ

مجیب صاحب نے جو ساتوں سوالوں کا جواب دیا ہے بالکل صحیح ہے، واللّٰہ أعلم بالصواب، راقم آثم محمد امین ابن مولوی محمد مسعود

(۴) تصدیق علامہ نثار احمد علیہ الرحمہ

ھذا ھُو الحق و احقُّ ان یُقتدی بہٖ و خلافُہ مردودٌ، و اللّٰہ تعالیٰ أعلم

نثار احمد عفا اللہ عنہ

مآخذ ومراجع

۱. الاستیعاب، للقرطبی، الإمام أبی عمر یوسف بن عبداللہ (ت۴۶۳ھ)، مطبع مصطفی محمد، مصر

۲. أشعة اللّمعات (شرح مشکاۃ)، للدّھلوی، الشیخ عبد الحق بن سیف الدین الحنفی (ت۱۰۵۲ھ)، مکتبة نوریة رضویة، سکّھر

۳. الإصابة فی معرفة الصحابة، للعسقلانی، الإمام أحمد ابن حجر (ت۸۵۲ھ)، مطبع مصطفی محمد، مصر

۴. إمداد المشتاق، للتھانوی، المولوی أشرف علی، کتب خانه شرف الرّشید، شاہ کوٹ

۵. أنفاس العارفین، للدّھلوی، الشّاہ ولی اللّٰہ بن شاہ عبدالرحیم (ت۱۱۷۶ھ)، کتب خانه حالی مشتاق أحمد، ملتان

۶. براھین قاطعة، للگنگوھی، والأنبیٹھی، مطبوع درمطبع بلالے واقع ساڈھور، والمشھر المولوی محمد یحیٰ مدرس فی المدرسة مظاھر علوم، سھارنفور

۷. بھجة الأسرار ومعدن الأنوار فی مناقب القطب الرّبانی، الشیخ الإمام عبدالقادر الجیلانی، للشطنوفی، الإمام نور الدین أبی الحسن علی بن یوسف (ت۷۱۳ھ)، دار الکتب العلمیة، بیروت، الطبعة الأولی ۱۴۲۳ھ-۲۰۰۲م

۸. بیاض واحدی، للسّیوستانی، المخدوم عبدالواحد الحنفی (ت۱۲۲۴ھ)، مخطوط مصور

۹. تجلی الیقین، للإمام أحمد الرّضا بن نقی علی خان الحنفی (ت۱۳۴۰ھ)،

۱۰. تحذیر الناس، للنّانوتوی، المولوی قاسم، دار الإشاعة، کراتشی

۱۱. تفسیر خزائن العرفان، لصدر الأفاضل، السیّد محمد نعیم الدّین المراد آبادی الحنفی (ت۱۳۶۷ھ)، المکتبة الرضویة، کراتشی

۱۲. تفسير روح البيان، للحقی، الشيخ إسماعيل البروسی الحنفی (ت۱۱۳۷ھ) الشيخ أحمدعزّوعناية، دارأحياء التراث العربی بيروت، الطبعة الأولی ۱۴۲۱ھ-۲۰۰۱م

۱۳. تقريب البغية بترتيب أحاديث الحلية، للهيثمی و العسقلانی ألفه الحافظ نورالدين علی بن أبی بكر(ت۸۰۷ھ)، وأتمّة الحافظ أبی الفضل أحمد بن بحر (ت۸۵۲ھ)،تحقيق محمد حسن محمد حسن إسماعيل،دار الكتب العلمية،بيروت، الطبعة الأولی ۱۴۲۱ھ-۱۹۹۹م

۱۴. التوسّل و أحكامه وأنواعه، للأنصاری، الشيخ محمدعابدالسّندی (ت۱۲۵۷ھ)، تحقيق أبی عبدالله محمدجان بن عبدالله النّعيمی، المكتبة المجددية النّعيمية، الطبعة الأولی ۱۴۲۸ھ . ۲۰۰۷م

۱۵. جامع الأحاديث، رتّبه العلامة محمد حنيف خان الرّضوی، مركز أهل السّنة بركات رضا،الهند،الطبعة الأولی ۱۴۲۲ھ ۲۰۰۱م

۱۶. الجامع الصغير، للسّيوطی،الحافظ جلال الدين بن أبی بكر الشافعی (ت۹۱۱ھ) مع شرحه فيض القدير، دار الكتب العلمية، بيروت ۱۴۲۲ھ. ۲۰۰۱م

۱۷. جمع الجوامع، للسّيوطی، الحافظ جلال الدين بن أبی بكر (ت۹۱۱ھ)،تعليق خالد عبدالفتاح شبل،دارالكتب العلمية، بيروت، الطبعةالأولی ۱۴۲۱ھ-۲۰۰۰م

۱۸. الحديقة النّدية(شرح الطّريقةالمحمّدية)، للنّابلسی،الإمام عبدالغنی الحنفی (ت۱۱۴۳ھ) ،مكتبة فاروقية،پشاور

۱۹. حفظ الإيمان، للتهانوی المولوی أشرف علی،كتب خانه مجيدية، ملتان

۲۰. سُنَن ابن ماجة، للإمام أبی عبدالله بن يزيدالقزوينی (ت۲۷۳ھ/۲۷۵ھ)،تحقيق محمودمحمد محمود حسن نصّار، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولی ۱۴۱۹ھ-۱۹۹۸م

۲۱. سُنَن أبی داود، للإمام أبی داودسليمان بن أشعث(ت۲۷۵ھ)، تعليق عزت

عبيدالدّعاس و عادل السّيد، دارابن حزم، بيروت، الطبعة الأولی ۱۴۱۸ھ-۱۹۹۷م

۲۲. سُنَن التّرمذی، للإمام أبی عيسٰی محمدبن عيسٰی التّرمذی (ت۲۷۹ھ)، دارالكتب العلمية، بيروت، الطبعةالأولی ۱۴۲۱ھ-۲۰۰۰م

۲۳. سُنَن الدّارمی، للإمام أبی محمد عبدالله بن عبدالرحمٰن (ت۲۵۵ھ)، دارالكتب العلمية، بيروت، الطبعةالأولی ۱۴۲۱ھ-۱۹۹۹م

۲۴. السّنَن الكبریٰ للنّسائی ، الإمام أبی عبدالرحمٰن أحمدبن شعيب (ت۳۰۳ھ)،دار الكتب العلمية،بيروت، الطبعةالأولی ۱۴۱۱ھ-۱۹۹۱م

۲۵. شرح الطيبی (علی مشكاة المصابيح) المسمّٰی كاشف عن حقائق السّنن، للطيبی، الإمام شرف الدّين الحسين بن محمد(ت۷۴۳ھ)، تعليق أبو عبد الله محمد علی سمک، دارالكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولی ۱۴۲۲ھ-۲۰۰۱م

۲۶. شرح العلامة الزرقانی (علی المواهب اللدنية)، للإمام محمد بن عبدالباقی (ت۱۱۲۲ھ)، ضبطه محمدبن عبدالعزيز الخالدی،دارالكتب العلمية ، بيروت، الطبعة الاولی ۱۴۱۷ھ-۱۹۹۷م

۲۷. شواهدالحق فی الاستغاثة سيّدالخلق ﷺ، للنّبهانی، القاضی يوسف بن إسماعيل(ت۱۳۵۰ھ)، ضبطه الشيخ عبدالوارث محمد علی، مركز أهل السّنّة بركات رضا، الهند، الطبعة الأولی ۱۴۲۵ھ-۲۰۰۴م

۲۸. صحيح ابن خزيمة، للإمام أبی بكرمحمدبن إسحاق السّلمی النيسابوری(ت۳۱۱ھ)، تحقيق الدكتور محمدمصطفٰی الأعظمی، المكتب الإسلامی، الطبعة الثّالثة ۱۴۲۴ھ-۲۰۰۳م

۲۹. صحيح البخاری، للإمام أبی عبدالله محمدبن إسماعيل الجعفی (ت ۲۵۶ھ)، دارالكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولی ۱۴۲۰ھ-۱۹۹۹م

۳۰. صحيح مسلم، للإمام أبی الحسين مسلم بن حجّاج القُشيری (ت ۲۶۱ھ)

۳۱. صراط مستقيم، للدّهلوی، إسماعيل القتيل، (ت۱۲۴۶)، همدرد

پریس، سہارنپور

۳۲. عمل الیوم واللّیلة، لابن السّنی، أبی بکر احمدبن محمد بن إسحاق الدّینوری(ت ۳۶۴ھ)، تحقیق عبدالقادرأحمدعطا، دارالمعرفة ، بیروت، ۱۳۹۹ھ-۱۹۷۹م

۳۳. عمل الیوم واللیلة، للنّسائی، الإمام أبی عبدالرحمٰن أحمدبن شعیب(ت ۳۰۳ھ)، تعلیق مرکزلخدمات الأبحاث الثّقافیة، مؤسّسة الکتب الثّقافیة، بیروت، الطبعة الأولی ۱۴۰۸ھ-۱۹۸۹م

۳۴. فتاویٰ أفریقہ، للإمام أحمد الرّضا بن نقی علی خان الحنفی (ت ۱۳۴۰ھ)، نوری کتب خانہ، لاہور

۳۵. فتاویٰ رضویة(مع التخریج)، للإمام أحمد الرّضا بن نقی علی خان الحنفی(ت ۱۳۴۰ھ)، رضا فاؤنڈیشن، لاہور

۳۶. فتاویٰ عزیزیة، للدّہلوی، الشّاہ عبدالعزیز بن الشّاہ ولی اللہ (ت ۱۲۳۹ھ)، مجتبائی دہلی

۳۷. فلاح کا راستہ شریعت کے آئینے میں، للنّعیمی، المفتی محمد احمد بن محمد مبارک النقشبندی النّتوی، ضیاء الدّین پبلی کیشنز کراتشی

۳۸. قصیدہ غوثیہ، للقطب الربانی الشیخ عبدالقادر الجیلانی، سبزواری پبلی کیشنز، کراتشی

۳۹. کتاب الشفابتعریف حقوق المصطفٰی ﷺ، للقاضی أبی الفضل عیاض الیحصبی المالکی (ت ۵۴۴ھ)، دارإحیاء التراث العربی، بیروت، الطبعة الأولی ۱۴۲۴ھ-۲۰۰۳م

۴۰. کتاب الفِتن، للمروزی، الحافظ نعیم بن حمّادالخزاعی (ت ۲۲۹ھ)، تحقیق أحمدعبنی، دارالغدالجدید، القاہرة، الطبعة الأولی ۱۴۲۷ھ-۲۰۰۶م

۴۱. کنزالإیمان فی ترجمةالقرآن، للإمام أحمد الرضا بن نقی علی خان الحنفی (ت ۱۳۴۰ھ)، المکتبة الرضویة، کراتشی

۴۲. کنزالعمال فی سُنن الأقوال والأفعال، للھندی، العلامة علی المتّقی بن حسام الدّین(ت ۹۷۵ھ)، تحقیق محمودعمر الدّمیاطی، دارالکتب العلمیة، بیروت، الطبعة الثّانیة ۱۴۲۴ھ-۲۰۰۶م

۴۳. مجمع بحار الأنوار، للنّبہانی، القاضی یوسف بن إسماعیل (ت ۱۳۵۰ھ)، مطبع منشی نول کشور

۴۴. مجمع الزوائدومنبع الفوائد، للھیثمی، الحافظ نور الدّین علی بن أبی بکر(ت ۸۰۷ھ)، تحقیق محمد عبدالقادر أحمدعطا، دارالکتب العلمیة، بیروت، الطبعة الأولی ۱۴۲۱ھ-۲۰۰۰م

۴۵. مرقاة المفاتیح (شرح مشکاة المصابیح)، للقاری ،الإمام علی بن سلطان محمد الحنفی(ت ۱۰۱۴ھ)، دارالکتب العلمیة، بیروت، الطبعة الأولی ۱۴۲۲ھ-۲۰۰۱م

۴۶. المستدرک علی الصّحیحین، للحاکم، أبی عبداللہ محمدبن عبداللہ النّیسابوری(ت ۴۰۵ھ)، دارالمعرفہ، بیروت، ۱۴۲۷ھ-۲۰۰۶م

۴۷. مسند أبیٰ عوانة، للإمام أبی عوانة یعقوب بن إسحاق الأسفرائینی (ت ۳۱۶ھ)، دارالمعرفة، بیروت

۴۸. مسند أبی یعلیٰ، الإمام أبی یعلی أحمد بن علی الموصلی (۳۰۷ھ)، تحقیق الشیخ خلیل مامون شیحا، دار المعرفة، بیروت، الطبعة الأولی ۱۴۲۶ھ-۲۰۰۵م

۴۹ المسند، للشیبانی، الإمام أحمد بن حنبل(ت ۲۴۱ھ)،المکتب الإسلامی ، بیروت

۵۰. مشکاة المصابیح، للتّبریزی، ولی الدین أبی عبداللہ محمد بن عبداللہ الخطیب(ت ۷۴۱ھ)، تحقیق الشیخ جمال عیتانی، دارالکتب العلمیة، بیروت، الطبعة الأولی ۱۴۲۴ھ-۲۰۰۳م

۵۱. المصنَّف لابن أبی شیبة، الإمام أبی بکر عبداللہ بن محمد العبسی الکوفی (ت ۲۳۵ھ)، تحقیق محمد عوّامة، المجلس العلمی، بیروت، الطبعة الأولی

۱۴۲۷ھ-۲۰۰۶ء

۵۲. المعجم الصغیر، للطبرانی، للإمام أبی القاسم سلیمان بن احمد (ت ۳۶۰ھ)دارالکتب العلمیة، بیروت

۵۳. المعجم الکبیر،للطبرانی، لإمام أبی القاسم سلیمان بن أحمد (ت ۳۶۰ھ)، تحقیق حمدی عبدالمجید، دارإحیاء التراث العربی، بیروت، ۱۴۲۲ھ-۲۰۰۲م

۵۴. الموطّا، للإمام مالک بن أنس(ت ۱۷۹ھ) روایة یحی بن یحی، دار احیاء التراث العربی، بیروت، الطبعةالأولی ۱۴۱۸ھ-۱۹۹۷م

۵۵. المواهب اللّدنیّة بالمنح المحمّدیّة، للقسطلانی، الشیخ أحمدبن محمد(ت ۹۲۳ھ)، تعلیق مامون بن محی الدین الجنان، دارالکتب العلمیة، بیروت، الطبعة الأولی ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۶م

۵۶. نفحات الإنس، للجامی، العلامة نور الدین عبدالرحمٰن بن أحمد (ت ۸۹۸ھ)، مطبع منشی نول کشور

طاہرالقادری کے خلاف

قرآن کی فریاد

اپنے ماننے والوں سے

فتویٰ از

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مفتی محمد فضل رسول صاحب سیالوی مدظلہ العالی

[ابتدائیہ: یہ فتویٰ لکھنے کی ضرورت اس لیے پڑی کہ اس سے قبل رسالہ سیف نعمان میں تمام اہل منہاج سے اس سوال کیے گئے تھے۔ ان سوالوں کی روشنی میں اہل منہاج پر فرض تھا کہ مسٹر طاہر کا شرعی حکم بیان کرتے لیکن طویل عرصہ تک ان کی طرف سے خاموشی رہی جس سے ہم اس نتیجہ پر پہنچے کہ اہل منہاج نے نہ تو ان سوالات کا انکار کیا اور نہ ہی ان میں اتنی اخلاقی اور مذہبی غیرت وحمیت ہے کہ مسٹر طاہر کے متعلق شرعی حکم بیان کریں۔ اب ہم پر فرض ہو گیا کہ مسلمانوں کو فرقہ طاہریہ کے فتنہ سے محفوظ رکھنے کے لیے اس کا شرعی حکم بیان کریں تا کہ حجت تمام ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کو شریعت کے مطابق اعلانیہ توبہ کی توفیق عطا فرمائے بصورت دیگر مسلمان بھائیوں کو اس کے شر سے محفوظ فرمائے۔ آمین۔]

نحمده ونصلی ونسلم علی من نزل علیه القرآن لیکون للعالمین
بشیرا ونذیرا وعلیٰ آله واصحابه الکاملین وعلی اتباعه وعلی التابعین
لهم باحسان الی یوم الدین . اما بعد!

تمام اہل کتاب جو حضور ﷺ پر ایمان نہیں لائے قرآن مجید فرقان حمید نے بلا تفریق ملک ووطن ان کے کفر کا بار بار اعلان فرمایا۔ اور مسٹر طاہر نے ادارہ منہاج القرآن میں کرسمس کی تقریب منعقد کی۔ تقریب میں خطاب کرتے ہوئے کہا:

آج کی یہ تقریب جو کرسمس سلیبریشن کے سلسلے میں تحریک منہاج القرآن کی طرف سے اور مسلم کرسچین ڈائیلاگ فورم (MCDF) کی طرف سے منعقد ہوئی ہے جس میں ہمارے مسیحی بھائی اور ان کے مؤقر اور محترم رہنما ان کے دیگر مذہبی اور سماجی نمائندگان پادری صاحبان اور دیگر مسیحی برادری سے تعلق رکھنے والے ہمارے مرد اور خواتین حضرات اس دعوت پر تشریف لائے ہیں میں صمیم قلب سے کرسمس پروگرام میں شرکت پر ان کی آمد پر خصوصی خوش آمدید کہتا ہوں اور کرسمس کے اس مبارک موقع پر مبارک پیش کرتا ہوں۔

کرسمس کی تقریب مسیحی دنیا میں اور مسیحی عقیدہ میں وہی اہمیت رکھتی ہے جو اسلامی عقیدے میں عید میلادالنبی کی اہمیت ہے۔ ۱۲ ربیع الاول کو مسلمان عید میلادالنبی مناتے ہیں۔ میلاد Birth کو کہتے ہیں۔ یہ حضور نبی اکرم ﷺ کا یوم میلاد، یوم پیدائش پوری دنیا میں منایا جاتا ہے اور ہمارے مسیحی بھائی اور بہنیں پوری دنیا میں دسمبر کی اس تاریخ کو حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام حضرت یسوع مسیح علیہ السلام ان کی ولادت اور پیدائش کا دن یعنی یوم عید یسوع مسیح علیہ السلام مناتے ہیں۔ تو نیچر دراصل ان دونوں پروگراموں کی ایک ہے۔ لہٰذا یہ بھی ایک قدر مشترک ہے۔ اور مسلمان اسلامی عقیدے کے مطابق اس وقت تک مسلمان نہیں ہو سکتا، کلمہ پڑھنے کے باوجود، نماز، روزہ، حج، زکوۃ کے تمام ارکان ادا کرنے کے باوجود قرآن مجید پر ایمان رکھنے، اسلام کی جملہ تعلیمات پر ایمان بھی رکھے اور عمل بھی کرے مگر ان تمام ایمان کے گوشوں، تقاضوں اور ضرورتوں کو پورا کرنے کے باوجود اگر وہ صرف ایک جنک کا انکاری ہے وہ یہ ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام، حضرت یسوع مسیح علیہ السلام کی نبوت کا، رسالت کا، آپ کی بزرگی کا، آپ کے معجزات کا، آپ کی کرامت کا، آپ کی عظمت کا اگر وہ ان کے نام کا اور ان کی بعثت کا اور ان کی وحی کا، ان کے پیغام کا اگر وہ انکار کرے اور کہے کہ میں ان کو نہیں مانتا تو تمام ایمان مختلف حقائق پر لائے ہوئے اس کو فائدہ نہیں دیں گے وہ ان سب کے ماننے کے باوجود کافر تصور ہوگا۔[1]

پوری دنیا میں جب تقسیم کی جاتی ہے تو بی لیورز (Believers) اور نان بی لیورز

(Non Believers) کی تقسیم آتی ہے۔ نان بی لیورز کو کفار کہتے ہیں علمی اصطلاح میں۔ اور بی لیورز ان کو کہتے ہیں جو اللہ کی بھیجی ہوئی وحی پر، آسمانی کتابوں پر، پیغمبروں پر ایمان لاتے ہوئے۔ مذہب ان کا کوئی بھی ہو۔ تو جب بی لیورز اور نان بی لیورز کی تقسیم ہوتی ہے تو یہودی عقیدے کے ماننے والے لوگ اور مسیحی برادری اور مسلمان یہ تین مذاہب بی لیورز میں شمار ہوتے ہیں۔ یہ کفار میں شمار نہیں ہوتے۔ اور جو کسی بھی آسمانی کتاب پر، آسمانی نبی اور پیغمبر پر ایمان نہیں لاتے وہ نان بی لیورز کے زمرے میں آتے ہیں۔ اور بی لیورز کی پھر آگے تقسیم ہے اہل اسلام اور اہل کتاب کی۔ تو خود قرآن کریم میں کفار کے لیے احکام اور ہیں اور اہل کتاب کے لیے احکام اور ہیں۔ تو قرآن مجید کا اگر گہرائی سے مطالعہ کیا جائے اور سنت محمدی ﷺ کا، حضور علیہ السلام کی تعلیمات کا تو واضح طور پر یہ جو رشتہ اور تعلق ہے ایمان، وحی آسمانی اور آخرت پر ایمان لانے کا، انبیاء، رسل اور پیغمبروں اور اللہ کی بھیجی ہوئی وحی پر ایمان لانے کا، جزا اور سزا پر ایمان رکھنے کا علیٰ ھذا القیاس یہ وہ مشترکات ہیں جنکی بنیاد پر یہ دو عقیدے اور مذہب بہت قریب ہو جاتے ہیں۔

آپ اپنے گھر میں آئے ہیں قطعاً کسی دوسری جگہ پہ نہیں۔ آپ کی عبادت کا وقت ہو جائے۔ تو ابھی مسلمان عبادت مسجد میں کریں گے اگر آپ کی عبادت کا وقت ہو جائے تو مسجد منہاج القرآن کسی ایک وقت کے ایونٹ (event) کے لیے نہیں کھولی تھی ابدالآباد تک آپ کے لیے کھلی ہے۔ یہ اس لیے نہیں کھولی تھی کہ ایک وقت کوئی سیاسی کام تھا یا سیاسی دور تھا یا شاید کوئی سمجھے کہ سیاسی ضروریات میں سے تھی، اب تو میری کوئی سیاسی محتاجی نہیں ہے آپ سب کو اس بیان سے بری الذمہ کرتے ہوئے اب تو جو یہ سیاست کے اوپر غالب ہے میں تو انہیں جوتے کی نوک سے ٹھکرا چکا ہوں۔ جوتا مار چکا ہوں۔ کوئی ضرورت نہیں ہے سیاست کی۔ اب بھی اگر آپ کو بلایا اور ویلکم کیا ہے اور تقریب منعقد کی اور مسجد کھلے رہنے کا بھی اعلان کیا ہے تو اس کا مطلب ہے ہمارا کوئی اقدام کسی غرض پر مبنی نہیں ہوتا ہمارے ایمان پہ مبنی ہوتا ہے۔ شکریہ۔ (CD مسٹر طاہر)۔

1 اقول: جیسا کہ ان سب حقائق کو مانتے ہوئے موجودہ عیسائیت کو کفر نہ ماننے والا کافر ہو جاتا ہے۔ محمد فضل رسول۔

ماہنامہ منہاج القرآن میں لکھا ہے تحریک منہاج القرآن کے کانفرنس حال میں پروگرام کا آغاز صبح ساڑھے دس بجے قرآن پاک اور بائبل مقدس کی تلاوت سے ہوا۔ تحریک منہاج القرآن کے نائب امیر بریگیڈیر (ر) اقبال احمد خان نے استقبالیہ کلمات پیش کیے اس کے بعد شاہین مہدی اور منیر بھٹی نے کرسمس کے گیت گائے اور مسیحی برادری کی نظمیں پڑھیں۔ ناظم اعلیٰ ڈاکٹر رحیق احمد عباسی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یوم پیدائش منانا ہمارے ایمان کا حصہ ہے (ماہنامہ منہاج القرآن فروری 2008، صفحہ 73)۔

مسٹر طاہر کے ایک مجمع میں اس کے استقبال کے موقع پر کثرت سے یہ نعرہ لگایا گیا: مسلم مسیحی بھائی بھائی، مسلم مسیحی بھائی بھائی (CD)۔

ذیل میں وہ آیات ذکر کی جاتی ہیں جو پکار پکار کر اپنے ماننے والوں کو جھنجوڑ رہی ہیں کہ مسلمانوں تمہارے جیتے جی مسٹر طاہر میرے ساتھ کیا سلوک کر رہا ہے آپ کب جاگیں گے؟ افسوس کہ مسٹر طاہر نے جب سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو صرف سیاسی خلیفہ قرار دیا، امام باڑوں میں جا کر تقریریں کیں، سنی شیعہ بھائی بھائی کے نعرے لگوائے اور یہ راگ الاپا کہ جو شیعہ سنی کو دو کرے اسے دو کر دو، حب علی (رضی اللہ عنہ) کے نام پر رافضیت کا مکمل لبادہ اوڑھ لیا اور دیو بندیوں کے پیچھے نمازیں پڑھنے کا فتویٰ دیا تو ہم لوگ عوام کالانعام کو سمجھانے میں سخت دشواری پاتے تھے لیکن اب نوبت مسلم مسیحی بھائی بھائی تک پہنچ چکی ہے۔

اہلِ کتاب کے کفر پر آیاتِ قرآنی

﴿1﴾۔ قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِّن دُونِ اللَّهِ ۚ فَإِن تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ (پارہ ۳ آیت ۶۴ آل عمران)۔ اے محبوب تم فرماؤ اے اہل کتاب ایسے کلمہ کی طرف آؤ جو ہم میں تم میں یکساں ہے، یہ کہ عبادت نہ کریں مگر خدا کی اور اس کا شریک کسی کو نہ کریں اور ہم میں کوئی ایک دوسرے کو رب نہ بنائے اللہ کے سوا پھر اگر وہ نہ مانیں۔ تو

کہہ دو تم گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہیں۔

یہ آیت کریمہ پکار رہی ہے کہ اے اہل کتاب یہود و نصاریٰ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کرو اور کسی کو خدا نہ مانو جس طرح کہ مسلمان صرف اور صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں اور اسی ایک اللہ کو رب مانتے ہیں۔ تو کیا یہود و نصاریٰ نے اللہ کریم ﷻ کا حکم مانا؟ اس کا جواب نفی میں ہے کیونکہ قرآن مجید اعلان فرماتا ہے۔

﴿2,3﴾۔ وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرٌ ابْنُ اللَّهِ وَقَالَتِ النَّصَارَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللَّهِ ۖ ذَٰلِكَ قَوْلُهُم بِأَفْوَاهِهِمْ ۖ يُضَاهِئُونَ قَوْلَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَبْلُ ۚ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ ۚ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ . اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِّن دُونِ اللَّهِ وَالْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ ، وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا إِلَٰهًا وَاحِدًا ۖ لَّا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ سُبْحَانَهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ (پارہ ۱۰ سورۃ توبہ آیت ۳۰۔۳۱)۔ یہودی بولے عزیر اللہ کا بیٹا ہے اور نصاریٰ بولے مسیح اللہ کا بیٹا ہے یہ باتیں وہ اپنے منہ سے بکتے ہیں اگلے کافروں کی سی بات بناتے ہیں اللہ انہیں مارے کہاں اوندھے جاتے ہیں انہوں نے اپنے جوگیوں اور پادریوں کو اللہ کے سوا خدا بنا لیا اور مسیح ابن مریم کو اور انہیں حکم نہ تھا مگر یہ کہ ایک اللہ کو پوجیں اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں اسے پاکی ہے ان کے شرک سے۔

ان آیات سے واضح ہو گیا کہ یہودی اور عیسائی مشرک و کافر ہیں کہ انہوں نے حضرت عزیر اور حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہما الصلوٰۃ والسلام کو خدا مانا اور ان کی پوجا کی اور اسی طرح عیسائیوں نے اپنے پادریوں اور جوگیوں کو خدا بنایا اور ان کی پوجا پاٹ کی۔ اور مسٹر طاہر کہتا ہے کہ یہودی اور عیسائی کافر نہیں ہیں۔ اس کا یہ کہنا صراحتاً قرآن کا انکار ہے اور دعویٰ اسلام کا نہ صرف دعویٰ بلکہ اس کے ماننے والے اب بھی اسے منصب نبوت سے کم نہیں مانتے اس لیے کہ وہ قرآن کا انکار کرے اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت بلافصل کا انکار کرے تو اسے پھر بھی حق پر مانتے ہیں اور جو آدمی اسے نصیحت کرے اور کہے کہ یہ راستہ کفر کا ہے اسلام کا نہیں تو اس کے ساتھ دشمنی اور عداوت رکھتے ہیں۔ حالانکہ اگر گناہوں سے معصوم ہیں تو انسانوں سے صرف اور صرف انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام ہیں دوسرے انسانوں سے غلطیاں کوتاہیاں ہو جاتی ہیں

اگر منصب نبوت سے کم جانتے تو ضرور غور و فکر کرتے اور حق واضح ہونے کے بعد اس کو نصیحت کرتے اگر مان جاتا تو ٹھیک اگر نہ مانتا تو اپنا رشتہ اس سے ختم کر دیتے لیکن اگر تقاضا ہے تو صرف یہی کہ مسٹر طاہر کو کچھ نہ کہا جائے۔ استغفر اللہ تعالیٰ ربی

ہے سوچنے کی بات اسے بار بار سوچ

﴿4﴾۔ فرمانِ الٰہی: یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَ اَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ یعنی اے اہل کتاب اللہ کی آیتوں سے کیوں کفر کرتے ہو حالانکہ تم خود گواہ ہو (سورۃ آلِ عمران آیت نمبر ۷۰)۔

﴿5﴾۔ اللہ تعالیٰ ﷻ کا ارشاد گرامی ہے: وَقَالَتْ طَّآىِٕفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِیْۤ اُنْزِلَ عَلَى الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَ اكْفُرُوْۤا اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ اور اہل کتاب کا ایک گروہ بولا وہ جو ایمان والوں پر اترا صبح کو اس پر ایمان لاؤ اور شام کو منکر ہو جاؤ شاید وہ پھر جائیں وَلَا تُؤْمِنُوْۤا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِیْنَكُمْ (آلِ عمران آیت ۷۲۔۷۳) اور یقین نہ لاؤ مگر اس کا جو تمہارے دین کا پیرو کار ہو۔

﴿6﴾۔ اللہ تعالیٰ ﷻ کا فرمان: اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَ اَیْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا اُولٰٓىِٕكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ وَ لَا یُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَ لَا یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَ لَا یُزَكِّیْهِمْ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ (آلِ عمران آیت ۷۷) جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں اور اللہ نہ ان سے بات کرے اور نہ ان کی طرف نظر فرمائے قیامت کے دن اور نہ انہیں پاک کرے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

اہل کتاب کافروں کے عمل کی بعینہٖ اگر کوئی شخص مثال طلب کرے تو مسٹر طاہر اس پر ایسے پورے اترتے ہیں۔ گویا طابق النعل بالنعل یعنی جوتی جوتی کے برابر ہے، کہ یہ بھی یہودیوں اور عیسائیوں کی طرح قرآن مجید کے صراحۃً خلاف اعلان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ یہ کافر نہیں ہیں۔

﴿7﴾۔ فرمانِ باری تعالیٰ ﷻ: وَ اِذَا جَآءُوْكُمْ قَالُوْۤا اٰمَنَّا وَ قَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ وَ هُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا یَكْتُمُوْنَ (سورۃ مائدہ آیت نمبر ۶۱) اور جب تمہارے پاس آئیں تو کہتے ہیں ہم مسلمان ہیں۔ اور وہ آتے وقت بھی کافر تھے اور جاتے وقت

بھی کافر اور اللہ خوب جانتا ہے جو چھپا رہے ہیں۔

ان کے علاوہ کثیر التعداد آیات ہیں جن میں صراحتاً ان کے کفر کا بیان ہے چونکہ تمام آیات کا ذکر کرنا مقصود نہیں صرف بتانا یہ ہے کہ قرآن مجید نے ان کو کافر فرمایا ہے اور طاہر صاحب صراحۃً ان کے کفر کا انکاری ہے اور صرف اس بنا پر کہ دوسرے کفار اور اہل کتاب کفار کے بعض احکام میں فرق ہے اسی فرق کے پیش نظر ان کے کفر کا انکاری ہو کر انہیں مسلمان ثابت کرنے کے درپے ہے۔ مگر اللہ جھوٹوں اور دغا بازوں کو ننگا کر رہا ہے۔

اب اگرچہ عیسائیوں کا کفر بھی ثابت ہو چکا ہے کہ وہ بھی یہودیوں کے ساتھ اہل کتاب میں شامل ہیں لیکن بحیثیت عیسائی ان کے کفر پر بکثرت علیحدہ آیات موجود ہیں اب کچھ ان کا تذکرہ سنیے۔

قرآن مجید میں خصوصاً عیسائیوں کے کفر کا اعلان

﴿8﴾۔ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِیْنَ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ وَ قَالَ الْمَسِیْحُ یٰبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّیْ وَ رَبَّكُمْ اِنَّهٗ مَنْ یُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ الْجَنَّةَ وَ مَاْوٰىهُ النَّارُ وَ مَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِیْنَ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ وَ مَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّاۤ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَ اِنْ لَّمْ یَنْتَهُوْا عَمَّا یَقُوْلُوْنَ لَیَمَسَّنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ (سورۃ مائدہ آیت نمبر ۷۲۔۷۳) بے شک کافر ہیں وہ جو کہتے ہیں اللہ وہی مسیح مریم کا بیٹا ہے اور مسیح نے تو یہ کہا تھا کہ اے بنی اسرائیل اللہ کی بندگی کرو جو میرا رب اور تمہارا رب ہے، بے شک جو اللہ کا شریک ٹھہرائے تو اللہ نے اس پر جنت حرام کر دی اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔ اور بے شک کافر ہیں وہ جو کہتے ہیں یہ کہ بے شک اللہ تین خداؤں میں سے ایک ہے۔ اور خدا تو نہیں مگر ایک خدا اور اگر اپنی بات سے باز نہ آئے تو جو ان میں کافر مریں گے ان کو ضرور دردناک عذاب پہنچے گا۔

حضرت مولانا نعیم الدین خزائن العرفان میں فرماتے ہیں کہ: نصاریٰ کے بہت

فرقے ہیں ان میں یعقوبیہ اور ملکانیہ کا یہ قول تھا وہ کہتے تھے کہ مریم نے الٰہ کو جنم دیا اور یہ بھی کہتے تھے کہ الٰہ نے ذات عیسیٰ میں حلول کیا تو وہ ان کے ساتھ متحد ہو گیا تو عیسیٰ الٰہ ہو گئے تعالٰی اللّٰہُ عَمَّا یَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ عُلُوًّا کَبِیْرًا۔

نیز فرمایا: اکثر مفسرین کا قول ہے کہ تثلیث سے ان کی مراد یہ تھی کہ اللہ اور عیسیٰ اور مریم تینوں الٰہ تھے الٰہ ہونا ان سب میں مشترک ہے۔ متکلمین فرماتے ہیں کہ نصاریٰ کہتے ہیں باپ، بیٹا، روح القدس یہ تینوں ایک الٰہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: لَقَدْ کَفَرَ الَّذِیْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ یعنی بے شک کافر ہوئے وہ جنہوں نے کہا کہ اللہ مسیح ابن مریم ہی ہے (سورۃ مائدہ آیت نمبر ۱۷)۔

﴿9﴾۔ وَمِنَ الَّذِیْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰٓی اَخَذْنَا مِیْثَاقَھُمْ فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُکِّرُوْا بِہٖ فَاَغْرَیْنَا بَیْنَھُمُ الْعَدَاوَۃَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَسَوْفَ یُنَبِّئُھُمُ اللّٰہُ بِمَا کَانُوْا یَصْنَعُوْنَ (سورۃ مائدہ آیت نمبر ۱۴) اور وہ جنہوں نے دعویٰ کیا کہ ہم نصاریٰ ہیں ہم نے ان سے عہد لیا تو وہ بھلا بیٹھے بڑا حصہ ان نصیحتوں کا جو انہیں دی گئیں تو ہم نے ان کے آپس میں قیامت کے دن تک بیر اور بغض ڈال دیا اور عنقریب اللہ انہیں بتا دے گا جو کچھ کرتے تھے۔

ان کے علاوہ قرآن مجید کی کثیر آیات ان کے کفر پر ناطق ہیں۔

مسٹر طاہر کے بارے میں شرعی حکم

﴿۱﴾۔ مسٹر طاہر ان کو منہاج میں بلا کر اپنی مسجد ان کے لیے کھول دیتا ہے اور کرسمس ڈے پر ان کے ساتھ کیک کھاتا ہے اور ان سے بغل گیر ہو کر اعلان کرتا ہے کہ یہ کافر نہیں ہیں۔ پھر وہاں کہا کہ جو آدمی عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کا منکر ہے وہ کافر ہے۔

سوال ہے کہ وہاں کون تھا جو حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کا منکر تھا الحمد للہ مسلمان تو بمع حضرت عیسیٰ تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کی نبوت پر جب تک ایمان نہ لائیں

مسلمان ہو ہی نہیں سکتے۔ ان کو یہ مسئلہ پہلے سے معلوم تھا اور عیسائی بھی بزعم خویش ان کی نبوت پر ایمان کا دعویدار ہے تو اس طرح کے اعلان کی ضرورت کیا تھی؟ ہاں اگر ضرورت تھی تو اس اعلان کی ضرورت تھی کہ جو آدمی حضور ﷺ کی نبوت کا منکر ہے وہ کافر ہے۔ اس اعلان سے وہ کافر ناراض ہوتے جن کو راضی رکھنا تھا اس لیے پینترا بدلا۔ ان کو دعوت اسلام دینے کی بجائے ان کے کفر کو ہی اسلام کہہ دیا کہ: ''یہ بی لیورز ہیں کفار نہیں'' انا للہ وانا الیہ راجعون۔ استغفر اللہ ثم استغفر اللہ۔

﴿۲﴾۔ کفار کے پادریوں کو مسلمانوں کی طرح علماء کہا:۔ کہتا ہے علماء مسلمان ہوں یا مسیحی ان کی طبیعت ایک جیسی ہوتی ہے۔ ظلم و بے حیائی کی انتہا کر دی کہ عیسائیوں کے پادریوں کو بمع صلیب پہنے مسلمان علماء کے برابر لا کھڑا کیا حالانکہ مسلمان غیر عالم مسلمان علماء کے برابر نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: قُلْ ھَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ یعنی کیا علم والے اور بے علم برابر ہیں یعنی نہیں ہیں (سورۃ الزمر آیت نمبر ۹)۔ تو کافر عیسائی پادری کیسے علماء کے برابر اور کیسے وہ علماء بن گئے۔ العیاذ باللہ تعالیٰ۔

﴿۳﴾۔ ماہنامہ منہاج القرآن میں لکھا ہے تحریک منہاج القرآن کے کانفرنس حال میں پروگرام کا آغاز صبح ساڑھے دس بجے قرآن پاک اور بائبل مقدس کی تلاوت سے ہوا۔ تحریک منہاج القرآن کے نائب امیر بریگیڈیر (ر) اقبال احمد خان نے استقبالیہ کلمات پیش کیے اس کے بعد شاہین مہدی اور منیر بھٹی نے کرسمس کے گیت گائے اور مسیحی برادری کی نظمیں پڑھیں۔ ناظم اعلیٰ ڈاکٹر رحیق احمد عباسی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یوم پیدائش منانا ہمارے ایمان کا حصہ ہے (ماہنامہ منہاج القرآن فروری 2008ء صفحہ 73)۔

مسلمان تمام آسمانی کتابوں پر ایمان رکھتے ہیں لیکن موجودہ بائبلوں کو قرآن مجید نے محرف شدہ قرار دیا ہے جو خدا کا کلام نہیں اسکو قرآن مجید کے مساوی لا کر قرآن کے مقابلے میں اسکی تلاوت۔ یہ قرآن مجید کی ہتک اور تکذیب ہے۔ اس وقت قرآن مجید کا کیا حال ہو گا۔ قرآن زبان حال سے چیخ چیخ کر فریاد کر رہا ہو گا کہ واہ او جنتریاں واہ پہلے عیسائیوں پادریوں کو علماء کے برابر کر کے انکی عزت پر ہاتھ صاف کیے ہیں اور اب بائبل محرف کو میرے مقابل لا کر میری

تکہ بوٹی کر دی۔ اور میرے ساتھ تو نے وہ سلوک کیا جو مشرکین نے کیا کَمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: اَلَّذِیْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ عِضِیْنَ وہ جنہوں نے کلام الٰہی کو تکے بوٹی کر لیا۔ العیاذ باللہ تعالیٰ۔

غیر مسلموں کے تہواروں میں شریک ہونا اور ان کے تہواروں کی تعظیم کرنا علماء کرام کی تصریح کے مطابق کفر ہے۔ اور آپ لوگوں نے ادارہ منہاج میں خود کرسمس کی تقریب منعقد کی اور عیسائی پادریوں کو دعوت دی اور وہ مع صلیب آئے۔ آپ سے تو وہ اگرچہ کافر ہیں مذہبا قوی نکلے کہ اپنے کفری عقیدے کے مطابق صلیب پہن کر آئے اور آپ کے منہ پر طمانچہ رسید کیا کہ تو ہے کہ اپنے مذہب کے خلاف کرسمس بھی منا رہا ہے اور ہمارے کافر ہونے سے اعلانیہ انکار بھی کر رہا ہے لیکن ہم آپکی طرح تقیہ نہیں کرتے بلکہ تمہارے قرآن کا انکار کرتے ہوئے صلیب پہن کر آئے ہیں اور پھر رحیق خان کا اعلان تو نہلے پر دہلا ہے کہ عیسائیوں کا تہوار کرسمس ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ وہ منہاجیوں کا ایمان ہوگا کہ کافروں صلیبیوں کا تہوار انکے ایمان کا حصہ ہے۔ الحمد للہ مسلمان کفار کے تہواروں سے سخت بیزار ہیں اور انکے کفر ہونے میں ذرا بھی شک نہیں رکھتے۔

اس مختصر تحریر سے واضح ہو گیا کہ مسٹر طاہر نہ صرف وہ بلکہ اس کے شرکا قرآن مجید کی ان تمام آیات کے منکر ہیں جن میں یہودیوں اور عیسائیوں کو کافر قرار دیا گیا ہے اور کافروں سے ایوارڈ وصول کیے اور خوشی سے کیک کاٹے اور ان سے دعا کروائی یہ تمام کاروائی کفر وارتداد ہے اور مسٹر طاہر اسلام کے بعد کافر ہو چکا ہے۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ

آج کل بعض لوگوں نے یہ خیال کر لیا ہے کہ کسی شخص میں ایک بات بھی اسلام کی ہو تو اسے کافر نہ کہیں گے، یہ بات غلط ہے۔ کیا یہود و نصاریٰ میں اسلامی اعمال کے مماثل کوئی بات نہیں پائی جاتی حالانکہ قرآن حکیم میں انہیں کافر کہا گیا ہے بلکہ بات یہ ہے کہ علماء نے فرمایا ہے کہ کسی مسلمان نے ایسی بات کہی جس کے بعض معانی اسلام کے مطابق ہیں تو اس کو کافر نہ کہیں گے، اس کو ان لوگوں نے الٹا رنگ دے دیا گیا ہے اور یہ وبا بھی پھیلی ہوئی ہے کہ ہم تو کافر کو بھی کافر نہ

کہیں گے۔ ہمیں کیا معلوم کہ اس کا خاتمہ کفر پر ہوگا۔ یہ نظریہ بھی غلط ہے کیونکہ قرآن مجید نے کافر کو کافر کہا۔ پھر تو مسلمان کو بھی مسلمان نہ کہنا چاہیے تمہیں کیا معلوم کہ ایمان پر مرے گا کہ نہیں۔ خاتمہ کا حال تو خدا جانے۔ مگر شریعت نے کافر و مسلم میں امتیاز رکھا ہے اگر کافر کو کافر نہ کہا جائے تو کیا اس کے ساتھ وہی معاملات کرو گے جو مسلم کے ساتھ ہوتے ہیں حالانکہ بہت سے امور ایسے ہیں جن میں کفار کے احکام مسلمانوں سے بالکل جدا ہیں (بہار شریعت حصہ نہم صفحہ ۱۴۲)۔

مسٹر طاہر صاحب کافر و مرتد قرار پائے۔ اب ان لوگوں کی اپنی نام نہاد وسعت قلبی کو ایک طرف رکھتے ہوئے قرآن مجید اور احادیث اور فقہاء کرام کی تصریحات ملاحظہ فرمائیں اور فیصلہ کریں کہ آپ ان دلائل کے ہوتے ہوئے شریعت کا حکم مانیں گے یا مسٹر کے دفاع کو ترجیح دیں گے۔ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

قرآنی آیات سے فیصلہ

《1》۔ قرآن مجید کی آیات اولاً ذکر کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ﷻ نے ارشاد فرمایا: وَمَنْ یَّرْتَدِدْ مِنْکُمْ عَنْ دِیْنِهٖ فَیَمُتْ وَهُوَ کَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ (سورۃ بقرۃ آیت نمبر ۲۱۷) تم میں جو کوئی اپنے دین سے مرتد ہو جائے اور کفر کی حالت میں مرے اس کے تمام اعمال دنیا آخرت میں رائیگاں ہیں اور وہ لوگ جہنمی ہیں اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

《2》۔ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْکُمْ عَنْ دِیْنِهٖ فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰہُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّهُمْ وَ یُحِبُّوْنَهٗٓ اَذِلَّةٍ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اَعِزَّةٍ عَلَی الْکٰفِرِیْنَ یُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلَا یَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ (سورۃ مائدہ آیت نمبر ۵۴) اے ایمان والو تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے مرتد ہو جائے تو عنقریب اللہ ایک ایسی قوم لائے گا جو اللہ کو محبوب ہوگی اور وہ اللہ کو محبوب رکھے گی مسلمانوں پر نرم اور کافروں پر سخت ہوگی اور وہ لوگ اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ

ڈریں گے اور یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ وسعت والا علم والا ہے۔

﴿3﴾۔ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَآيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ (سورۃ توبہ آیت نمبر ۲۶،۶۵) تم فرما دو کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول کے ساتھ تم مسخرہ پن کرتے ہو بہانے نہ بناؤ تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے۔

عیسائیوں کے کفر کا منکر ہو کر مسٹر طاہر نے بھی اللہ تعالیٰ ﷻ اور حضور ﷺ کی تکذیب کی وہ فرمائیں یہ کافر ہیں یہ بکتا ہے نہیں معاذ اللہ۔ صراحتاً لازم کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان صادق نہیں اور رسول اللہ فرمائیں یہ کافر اور یہ کہتا ہے کہ نہیں تو اس نے صراحتاً اللہ اور رسول کو جھوٹا کہا اور جو اللہ تعالیٰ ﷻ اور رسول اللہ ﷺ کو جھوٹا کہے وہ ضرور کذاب اور کافر و مرتد ہے۔ تعالیٰ اللّٰهُ عَمَّا يَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ

حدیث شریف سے فیصلہ

صحیح بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لَا يَحِلُّ دَمُ رَجُلٍ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا اَحَدُ ثَلَاثَةِ نَفَرٍ، اَلنَّفْسُ بِالنَّفْسِ، وَالثَّيِّبُ الزَّانِيْ، وَالتَّارِكُ لِدِيْنِهِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ (بخاری حدیث نمبر ۶۸۷۸، مسلم حدیث نمبر ۴۳۷۵، ترمذی حدیث نمبر ۱۴۰۲، سنن النسائی حدیث نمبر ۴۰۱۶، ابن ماجہ حدیث نمبر ۲۵۳۴)۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: کسی ایسے آدمی کا خون حلال نہیں ہے جو لا الٰہ الا اللہ کی اور میرے اللہ کا رسول ہونے کی گواہی دیتا ہو۔ سوائے تین آدمیوں کے۔ جان کے بدلے جان، شادی شدہ زانی، اپنے دین کو ترک کرنے والا جماعت کو چھوڑنے والا۔

بحرالرائق شرح کنزالدقائق میں ہے کہ اگر کوئی شخص حدیث متواتر کا رد کرے یا کہے کہ میں نے بڑی حدیثیں سنی ہیں تو وہ شخص کافر ہو جاتا ہے (بحرالرائق جلد ۵ صفحہ ۲۰۴-۲۰۵)۔ تو اس شخص کے بارے کیا خیال ہے جو قرآن کا انکار کر رہا ہے؟ اصل عبارت یوں ہے: و بود

حدیثا مرویا ان کان متواترا او قال علی وجه الاستخفاف سمعنا کثیرا۔ جو شخص حدیث متواتر کو رد کرے اذا انکر الرجل آية من القرآن او تسخر الخ یا کہے کہ میں نے بڑی حدیثیں سنی ہوئی ہیں تو کافر ہو جائے گا۔ تو قرآن کا منکر بطریق اولیٰ کافر ہو جائے گا۔

فتاویٰ عالمگیری جلد ۲ صفحہ ۲۶۵ من انکر المتواتر فقد کفر یعنی جو شخص حدیث متواتر کا انکار کرے تو کافر ہے۔ اب صراحتاً منکر قرآن کا حکم فتاویٰ عالمگیری جلد ۲ صفحہ ۲۶۶ اذا انکر الرجل آية من القرآن او تسخر باية من القرآن و فی الخزانة او عاب کفر کذا فی التتار خانیه۔ جب آدمی قرآن مجید کی آیت کا انکار یا قرآن کی کسی آیت سے مسخرہ پن اختیار کرے اور فتاویٰ خزانہ میں ہے کہ کسی آیت کو عیب لگائے تو کافر ہو جاتا ہے۔ اور اسی طرح فتاویٰ تاتارخانیہ میں ہے۔

بحرالرائق شرح کنز جلد ۵ صفحہ ۲۰۵ ویکفر اذا انکر آية من القرآن او سخر باية منه یعنی جو شخص قرآن کی آیت کا انکار کرے یا کسی آیت سے مسخری کرے تو کافر ہو جائے گا۔

جو شخص یہود و نصاریٰ کے عذاب میں شک کرے وہ کافر ہے تو جس شخص نے صراحتاً ان کے کفر کا انکار کیا اور ان کو مسلمان کہا تو اسے ان کے عذاب میں صرف شک نہیں بلکہ عدم عذاب کا یقین ہے وہ کیوں کافر نہ ہوگا چنانچہ فتاویٰ عالمگیری میں ہے: عن ابن سلام رحمه الله فی من يقول لا اعلم ان اليهود و النصارىٰ اذا بعثوا هل يعذبون بالنار افتى جميع مشائخنا و مشائخ بلخ بانه يكفر كذا فی العتابيه یعنی ابن سلام علیہ الرحمۃ سے منقول ہے کہ جو شخص کہے کہ مجھے کوئی علم نہیں کہ یہود اور عیسائی جب دوبارہ اٹھائے جائیں گے تو کیا انہیں نار میں عذاب دیا جائے گا۔ تو فرمایا: ہمارے سب مشائخ اور بلخ کے مشائخ نے فتویٰ دیا ہے کہ یہ شخص کافر ہو جائے گا۔ اور اسی طرح فتاویٰ عتابیہ میں مذکور ہے۔

اسی طرح بحرالرائق جلد ۵ صفحہ ۲۰۶ پر بھی یہ فتویٰ مذکور ہے یکفر بقوله لا اعلم ان اليهود والنصارىٰ اذا بعثوا هل يعذبون بالنار کہ اگر کوئی شخص کہے کہ میں نہیں جانتا کہ مرنے کے بعد زندہ ہونے پر یہودی اور عیسائی عذاب کیے جائیں یا نہیں۔

بہار شریعت حصہ ۹ صفحہ ۱۴۹ پر فرمایا کہ قرآن کی کسی آیت کو عیب لگانا یا اس کی توہین

کرنا یا اس کے ساتھ مسخرہ پن کرنا کفر ہے۔ اور مسٹر طاہر نے تو صراحتاً خدا اور رسول کے کلام کا
انکار کر کے اللہ تعالیٰ ﷻ اور رسولِ کریم ﷺ کی تکذیب کی اس لیے یہ شخص دائرہ اسلام سے
خارج اور کافر و مرتد ہے۔

مزید صفحہ ۱۵۰ پر لکھتے ہیں: کفار کے میلوں اور تہواروں میں شریک ہو کر ان کے میلے
اور جلوس مذہبی کی شان و شوکت بڑھانا کفر ہے (بہارِ شریعت جلد ۹ صفحہ ۱۵۰)۔ اور منہاجیوں اور
مسٹر طاہر نے ان کو اپنے گھر بلا کر ان کا مذہبی تہوار کرسمس منایا اور کافروں سے اتحاد و یگانگت کر
کے اسلام اور مسلمانوں کی توہین کی۔ اعاذنا اللہ من هذه الخرافات

فتاویٰ عالمگیری صفحہ ۲۷۶ پر مرقوم ہے: یكفر بقوله النصرانية خير من
المجوسية اور اسی طرح اگر کہے النصرانية خير من اليهودية کہ عیسائیت مجوسیت سے
افضل ہے اور عیسائیت یہودیت سے افضل ہے تو کافر ہو جائے گا۔

اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خان بریلوی رحمت اللہ علیہ لکھتے ہیں: امام علامہ قاضی عیاض
قدس سرہ شفا شریف میں فرماتے ہیں: الاجماع علی کفر من لم یکفر احدا من
النصاریٰ و الیهود و کل من فارق دین المسلمین او وقف فی تکفیرهم او شك
قال القاضی ابوبکر لان التوقیف والاجماع اتفقا علی کفرهم فمن وقف فی
ذالك فقد كذب النص و التوقيف (او شك) فيه و التكذيب والشك فيه لا يقع
الا من كافر یعنی اجماع ہے اس کے کفر پر جو کسی نصرانی یہودی خواہ کسی ایسے شخص کو جو دین
اسلام سے جدا ہو گیا، کافر نہ کہے یا اس کے کافر کہنے میں توقف کرے یا شک لائے امام قاضی
ابوبکر باقلانی نے اسکی وجہ یہ فرمائی کہ نصوص شرعیہ و اجماع امت ان لوگوں کے کفر پر متفق ہیں تو جو
ان کے کفر میں توقف کرتا ہے وہ نص و شریعت کی تکذیب کرتا یا اس میں شک رکھتا ہے اور یہ امر
کافر ہی سے صادر ہوتا ہے (فتاویٰ رضویہ جلد ۶ صفحہ ۱۷ مطبوعہ آرام باغ)۔

مسٹر طاہر نے ان کفار کو مسلمانوں کے مقابل کر دیا اور ان کے کفری مذہب کو اسلام
قرار دے دیا تو وہ کافر کیوں نہ ہوا بلکہ یقیناً قطعاً کافر و مرتد قرار پایا۔ استغفر اللہ۔

ذمہ دار علماء اور سنجیدہ مبلغین اسلام پر واجب ہے کہ اس ظالم بدبخت کے خلاف علمی

طور پر اعلانِ جنگ کر دیں اور نام لے لے کر اسکی تردید کریں تا کہ شرق سے غرب تک اٹھتی ہوئی
آواز کے سامنے اسکے تحریکی بدمعاش بے بس ہو کر رہ جائیں۔ یاد رکھیے ایسے شخص کا نام لے لے
کر رد کرنا واجب ہے، اس پر فرعون نمرود ابولہب جیسے لوگوں کے نام والی آیات، اخرج یا فلان
فانك منافق جیسی احادیث اور رجال کی کتب میں کذابوں کی فہرست وغیرہ صریحاً بول رہی
ہیں۔ لہٰذا بزدلی چھوڑ کر میدان میں اترنا ہو گا ورنہ اسلامی تاریخ ہمیں کبھی معاف نہیں کرے گی۔

حرفِ آخر

اب ہم انتظار کریں گے کہ ادارہ منہاج سے منسلک فضلاء اور تمام
شرکاءِ منہاج کب یہ اعلان کرتے ہیں کہ جو شخص اللہ تعالیٰ جل شانہ اور رسول
اللہ ﷺ کی تکذیب کرتے ہوئے کافر و مرتد ہو چکا ہے، ہم بھی اس کے ساتھ
اعلانِ جنگ کرتے ہیں اور اس سے اپنا تعلق ختم کرتے ہیں اور اسکی شخصیت کا
دفاع کرنے کی بجائے اپنی عاقبت کی فکر کرتے ہیں۔ فاعتبروا یا اولی
الابصار۔

هذا عندی واللہ سبحانه و تعالیٰ اعلم۔

کتبہ ابوالابرار محمد فضل رسول السیالوی

خادم دار الافتاء دار العلوم غوثیہ رضویہ اندرون لاری اڈا سرگودھا

اتوار ۲۸ ربیع الثانی ۱۴۳۲ھ بمطابق 13 اپریل 2011ء

تیسری قسط

اکاذیبِ آلِ نجد

[غیر مقلد وہابیوں کے جھوٹ]

مناظر اسلام ابو الحقائق علامہ غلام مرتضیٰ ساقی مجددی

۵۱..... اسماعیل سلفی نے آگے بڑھتے ہوئے، سرور کائنات حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر بھی جھوٹ اور بہتان باندھ دیا، لکھا ہے:

''آنحضرت ﷺ اور ابو بکرؓ نے ایک دفعہ کی تین طلاقات کو ایک سمجھا''۔ (ایضاً ص ۱۰۸)

یہ بہت بڑا جھوٹ اور نہایت گندا بہتان ہے۔ کوئی وہابی قیامت تک یہ ثابت نہیں کرسکتا کہ رسول اللہ ﷺ اور سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ کی تین طلاق کو ایک قرار دیا ہو۔ وہابی اپنا دھرم ثابت کرنے کے لیے رسول اللہ ﷺ پر بھی بہتان لگانے سے باز نہیں آتے۔ العیاذ باللہ تعالیٰ۔

۵۲..... یہی اسماعیل سلفی ایک اور جگہ اہلسنت پر تہمت طرازی کرتے ہوئے زمرۂ کذابین میں یوں شمولیت اختیار کرتے ہیں:

''رضوان رضاخانی احناف کا ترجمان ہے۔ یہ حضرات فہم مسائل میں فقہ حنفیہ سے کہیں زیادہ اعتماد مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی کے طریق فکر پر رکھتے ہیں، فقہ حنفیہ کے ساتھ ان کا تعلق محض عوام کے ساتھ رابطہ کی بنا پر ہے۔ (ایضاً ص ۱۱۳)

لگتا ہے، سلفی کذاب کو اہلسنت و جماعت حنفی بریلوی حضرات سے کچھ زیادہ ہی عداوت و بغض ہے، یہی وجہ ہے کہ اس نے اپنے دل کا غبار نکالنے کے لیے اتنی لمبی چوڑی عبارت لکھ تو دی لیکن اپنے دعوے پر دلیل دینا گوارا نہیں کی، دیتے بھی کیسے، کیونکہ جھوٹ، بہتان، تہمت، افتراء اور دشنام طرازی کی دلیل نہیں ہوا کرتی۔ ہمیں حق الیقین ہے کہ ملاں جی اپنے کذبات کی سزا ضرور بھگت رہے ہوں گے۔ کیونکہ سنی حنفی بریلوی حضرات کا طریق فکر فقہ حنفی ہی پر قائم ہے۔ ہماری کتب اس پر گواہ ہیں اور حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ اسی فقہ حنفی ہی کے ترجمان تھے۔ فتاویٰ رضویہ اس پر شاہد عدل ہے۔ لیکن

؎ دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

۵۳..... اسماعیل سلفی نے لکھا ہے:

کما قال علیہ الصلوٰۃ والسلام کیف یصرف اللہ عنی شتم قریش یسبون مذمما وانا محمد (ﷺ)''۔ (فتاویٰ سلفیہ ص ۱۱۴)

یہ رسول اللہ ﷺ پر ایک ناپاک اور گھناؤنا الزام و افتراء ہے پوری صحاح ستہ اٹھا کر دیکھ لیں، آپ کو کسی جگہ بھی مذکورہ جملہ نہیں ملے گا۔ دوسروں کو وضع حدیث کا طعنہ دینے والے خود وضاع و کذاب و افاک ہیں۔ ایسے مفتری، بہتان باز اور کذاب و وضاع اہلسنت کو مطعون کرتے نہیں شرماتے۔

۵۴..... وضاع وہابیہ اسماعیل نے ایک حدیث گھڑتے ہوئے لکھا ہے:

جب سید دو عالم ﷺ دنیا میں تشریف لائے اور دعوائے نبوت و رسالت کیا تو ایک موقع پر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: **انا محمد وانا احمد وانا العاقب انا دعاء ابی ابراھیم وبشارۃ عیسیٰ**۔ (فتاویٰ سلفیہ ص ۱۷)

یہ الفاظ اسماعیل سلفی نے خود گھڑے ہیں، تا کہ وضاعین حدیث کی یاد تازہ کریں۔

قارئین فیصلہ کریں کہ خود کو حدیث کے بہت بڑے مبلغ، محافظ اور خادم باور کرانے والے کس قدر جھوٹے اور بہتان تراش ہیں! سلفی نجدی کی گھڑی ہوئی عبارت ''**دعاء ابی ابراھیم**'' گرامر کے لحاظ سے بھی غلط ہے۔

۵۵..... اسی اسماعیل نجدی وہابی نے ایک جگہ لکھا ہے:

''آنحضرت ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: **لا یقبل اللہ مصاحب بدعۃ صرفا ولا عدلا**''۔ (فتاویٰ سلفیہ ص ۱۱۴)

ہمارے آقا و مولیٰ، سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ پر یہ بھی جھوٹ اور بہتان باندھا گیا ہے۔ یہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان نہیں۔ اسے نجدی مفتری نے خود گھڑا ہے۔

۵۶..... سلفی وضاع نے ایک جگہ لکھا ہے:

ھنالک الزلازل والفتن وھنالک یطلع قرن الشیطٰن۔ (ایضاً ص ۱۴۰)

دنیا کی کسی کتاب میں یہ الفاظ نہیں ہیں۔ اسے حدیث رسول قرار دینا جھوٹ اور بہتان ہے۔

۵۷..... یحییٰ گوندلوی وہابی غیر مقلد نے لکھا ہے:

''کذابوں نے اس عقیدہ کو رواج دینے کی کوشش کی کہ اللہ کے نبی نور ہیں''۔

(وہابیوں کی جعلی کہانی بنام جعلی جزء کی کہانی

ص۳۳) میں گوندلوی نے بڑی ڈھٹائی اور بے حیائی کے ساتھ یہ جھوٹ بولا ہے کہ یہ کذابوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ کے نبی نور ہیں۔ حالانکہ یہ عقیدہ امت کے جلیل القدر اور قابل فخر اشخاص وافراد کا ہے۔ جن کی خدمات جلیلہ آج بھی تاریخ اسلام کے ماتھے کا جھومر ہیں۔

گوندلوی وہابی نجدی کی اس عبارت کی ''روشنی'' میں آیئے دیکھتے ہیں کہ خود وہابی دھرم نے اپنے اندر کتنے کذابوں، دجالوں، اور مفتریوں کو چھپا رکھا ہے۔ چند وہابی کذابوں کے نام ملاحظہ فرمائیں، جنہوں نے اپنی کتب میں اس عقیدہ کو تسلیم کیا ہے کہ واقعی رسول کریم ﷺ ''نور'' ہیں۔

پہلا کذاب: مرکزی جمعیت اہلحدیث (وہابیہ نجدیہ) کے سابق ناظم اعلیٰ (؟) اسماعیل سلفی وہابی نجدی نے لکھا ہے:

''ہم پیغمبر علیہ السلام کے نور کے قائل ہیں''۔ (فتاوی سلفیہ ص۱۷)

دوسرا کذاب: گروہ وہابیہ کے مصنوعی ''شیخ الاسلام'' ثناء اللہ امرتسری نجدی نے لکھا ہے:

''ہمارے عقیدے کی تشریح یہ ہے کہ رسول خدا، خدا کے پیدا کیئے ہوئے نور ہیں''۔
(فتاوی ثنائیہ ج۲ ص۷۹۳)

ان دونوں عبارتوں میں پوری جماعت کا عقیدہ بتایا گیا ہے تو گوندلوی وہابی فتوی سے پوری نجدی پارٹی کا ''فرقہ کذابیہ'' ہونا سورج کی طرح واضح ہو رہا ہے۔ علاوہ ازیں منادید نجد میں سے:

تیسرا کذاب: صادق سیالکوٹی نے لکھا:

''حضور سلسلہ انبیاء میں نوری نور''۔ (جمال مصطفی ص۲۱۷، ۲۶۷)

چوتھا کذاب: فیض عالم صدیقی نے لکھا:

''نور محمدی'' (صدیقہ کائنات ص۶۳)

پانچواں کذاب: نواب صدیق (جسے یحیی گوندلوی نے امام مانا ہے۔ عقیدۂ مسلم ص۲۴) نے لکھا:

''نور رسول اللہ''۔ (خطیرۃ القدس ص۴۷۶)

مزید کہا: ''نور الٰہی''۔ (مآثر صدیقی ج۲ ص۲۹)

چھٹا کذاب: وحید الزمان نے لکھا ہے:

''اللہ نے سب سے پہلے نور محمدی کو پیدا کیا''۔ (ھدیۃ المھدی ص۵۶)

ساتواں کذاب: عبد الستار دہلوی نے لکھا:

''سب تھیں اول نور نبی دا''۔ (اکرام محمدی ص۲۶۸)

آٹھواں کذاب: امرتسری نے مزید لکھا ہے:

''سلام اس نور رب العالمین پر''۔ (ترک اسلام ص۱۳)

نواں کذاب: نور حسین گرجاکھی نے لکھا:

''ھادی عالم ہے وہ نور مبیں'' (فضائل مصطفی ص۱)

دسواں کذاب: قاضی سلیمان منصور پوری نے لکھا ہے:

''پیکر نور، نور عالم''۔ (سید البشر ج۲ ص۶۱)

اگر کتب وہابیہ کی مزید چھان پھٹک کی جائے تو کئی اور چہرے بے نقاب ہو سکتے ہیں۔ لیکن فی الحال اتنے بھی کافی ہیں۔ پہلے دونوں حوالوں میں پوری جماعت کا عقیدہ بتا کر ''کذابوں'' کا پورا پورا تعارف کرا دیا گیا ہے، اپنی جماعت کا بھرپور تعارف کرانے پر یحیی گوندلوی نجدی ہماری طرف سے ''شکریہ'' کے مستحق ہیں۔ اور ہم امید رکھتے ہیں کہ کوئی وہابی، غیر مقلد نجدی ہماری اس بات سے اب ناراض نہیں ہوگا کہ ''جماعت وہابیہ'' میں۔

کذابوں کی کمی نہیں ساقی
ایک ڈھونڈو ہزار ملتے ہیں

۵۸، ۵۹..... گوندلوی نجدی کی ایک اور عبارت ملاحظہ فرمائیں، لکھا ہے:

''ان کے پاس ان کے گمان میں سب سے اہم دلیل حضرت جابر کی طرف منسوب روایت اول ما خلق اللہ نوری ہے''۔ (عقیدۂ مسلم ص۳۰۲)

یہ وہابیوں کے ''شیخ الحدیث والتفسیر'' شارح ترمذی وابن ماجہ اور داؤد ارشد کے ''حضرت استاذی المکرم'' و ''مفید مستشار'' ہیں۔ ان کے ''قابل فخر علمی سپوت'' کے ''علم حدیث'' اور ''تحقیق وجستجو'' کا یہ حال ہے کہ اسے اتنی بھی خبر نہیں کہ حدیث مذکور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب نہیں ہے اور جو

روایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے بیان کی جاتی ہے وہ اور ہے۔ جو لوگ اتنی معمولی بات کو بھی سمجھنے کی لیاقت نہیں رکھتے وہ علم حدیث کے واحد ٹھیکیدار بنتے پھرتے ہیں اور اہلسنت کے منہ لگتے نہیں شرماتے۔

جو لوگ جھوٹ اور فریب کاری سے علم حدیث میں اپنا بلند مبلغ بتا کر ''اہلحدیث'' بنے پھرتے ہیں، وہ اپنے اس دھندے سے باز آ جائیں کیونکہ لوگ ان کی مصنوعیت کو پہچان چکے ہیں۔

اسی ایک عبارت میں گوندلوی وہابی نے یہ جھوٹ بھی ''ارشاد'' کیا ہے کہ اہلسنت کے پاس نورانیت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر سب سے اہم دلیل ''اول خلق اللہ نوری'' والی روایت ہے۔

ہمارا کھلا چیلنج ہے دنیائے وہابیت و نجدیت و غیر مقلدیت اور خصوصاً ذریت گوندلویہ، بالخصوص داؤد ارشد وہابی کو کہ وہ اہلسنت کی کسی کتاب سے یہ ثابت کر دیں کہ در یں مسئلہ ہماری اہم دلیل روایت مذکورہ ہے۔ تو وہ جس کتاب سے اپنے ''مردہ شیخ'' کے دعوی کو ثابت کر دکھائیں گے ہم وہی کتاب انہیں بطور انعام پیش کریں گے۔ لیکن یہ ان کے بس کا روگ نہیں۔ کیونکہ

؎ یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳...... لگے ہاتھوں گوندلوی نجدی کے افتراء، بہتان و فریب، دھوکہ اور جھوٹ کا ایک اور تماشہ بھی دیکھتے جائیں، گوندلوی نجدی نے لکھا ہے:

''اہل بدعت کو (نورانیت مصطفےٰ پر) دلیل پیش کرنے کی فکر دامن گیر ہوئی تو پھر کیا تھا ایک دوڑ شروع ہو گئی...... آخر انہوں نے ''اول ماخلق اللہ نوری'' جیسی روایت وضع کر کے بزعم دلیل کی کمی کو پورا کرنے کی کوشش کی''۔ (وہابیوں کی جعلی کہانی ص ۳۴)

پہلا جھوٹ تو یہ بولا کہ نور ہونے کا عقیدہ اہل بدعت کا ہے۔ دوسرا جھوٹ یہ بولا کہ دلیل کی کمی کو پورا کرنے کے لیے روایت گھڑی۔ تیسرا جھوٹ یہ بولا کہ اہلسنت نے اس روایت کو گھڑا ہے۔ چوتھا جھوٹ اور دھوکہ یہ دیا کہ اسی دلیل پر ان کے مؤقف کی بنیاد ہے۔

حالانکہ نہ اہلسنت نے نورانیت کے عقیدہ کی بنیاد اس روایت پر رکھی، اور نہ ہی انہیں کوئی روایت گھڑنے کی ضرورت تھی۔ اور نہ ہی یہ آج کے سنی بریلوی (حضرات جنہیں وہابی لوگ فاضل بریلوی کے دور سے تسلیم کرتے ہیں) کی پیش کردہ دلیل ہے۔ یہ سب بکواسات نجدیہ میں سے ہے، حالانکہ

حقیقت یہ ہے کہ اہلسنت و جماعت کے مؤقف کی بنیاد قرآن پر ہے۔ روایت مذکورہ کو

حضرت فاضل بریلوی سے پہلے بھی مسلمہ شخصیات مثلاً حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے (مدارج النبوت ج ۲ ص ۱)، علامہ سید محمود آلوسی نے (روح المعانی ج ۸ ص ۷۱) شیخ عبدالوھاب شعرانی نے (الیواقیت والجواہر ج ۲ ص ۳۰) علامہ ملا علی قاری (مرقاۃ ج ۱ ص ۱۹۳) شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (فیوض الحرمین ص ۱۲) پر ذکر کی ہے اور کمال یہ ہے کہ وہابیوں، نجدیوں کے ''امام'' اسماعیل دہلوی نے یکروزہ فارسی ص ۱۱، ان کے ''عظیم محدث'' وحید الزمان حیدرآبادی نے وحید اللغات ج ۳ ص ۱۵۶ پر بھی اس روایت کو نقل کیا ہے۔

کیا کسی مائی کے لال وہابی نجدی، غیر مقلد پاکستانی یا ہندی وغیرہ میں کوئی جرأت ہے کہ وہ ان مذکورہ اشخاص کو اہل بدعت اور حدیث گھڑنے والے قرار دے سکے؟۔

ثابت ہوا کہ وہابیوں کا سارے کا سارا دھندا ہی جھوٹ و فریب پر مبنی ہے اور علم حدیث و اہلسنت سے عداوت و دشمنی اور ان کے خبث باطن کا ثمرہ ہے۔

۶۴...... گوندلوی ملاں کا ایک جھوٹ اور ملاحظہ فرمائیں! کذب و افتراء کی ترویج یوں کرتے ہیں:

''چند متاخرین سیرت نگار حضرات نے اس من گھڑت روایت کا انتساب امام عبدالرزاق صنعانی کی طرف کر دیا''۔ (جعلی کہانی ص ۳۴)

جھوٹ ہے، کسی بھی ذمہ دار مستند اور معتمد علیہ مصنف نے اس روایت کو امام عبدالرزاق کی طرف منسوب نہیں کیا۔ وہابی اپنے ایسے ہی جھوٹ کے پلندے کو عوام کے سامنے پیش کر کے ''چندے'' بٹورتے، اپنے پیٹ کے جہنم کو بھرتے اور لوگوں کو گمراہ کرتے رہتے ہیں۔

قارئین ملاحظہ فرمائیں! نورانیت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان لوگوں کو کس قدر بغض و عداوت ہے، ان کے پیٹ میں مروڑ اٹھتے ہیں، ان کے دلوں میں بخار ہے۔ یہ لوگ عذاب جہنم سے عاری ہو کر جھوٹ پہ جھوٹ بول کر اپنے غیض و غضب سے حق و صداقت کو مٹانا چاہتے ہیں، لیکن ہم کہتے ہیں موتو ابغیضکم۔

۶۵...... لیجئے ہم اس بات کا ایک اور ثبوت پیش کیے دیتے ہیں کہ وہابی نجدی، غیر مقلدوں کو عقیدۂ نورانیت سے خدا واسطے کا بیر ہے۔ یہ لوگ بے مقصد ہی جل بھن رہے ہیں، ان کا چین اور قرار تباہ ہو چکا ہے۔ پیچ و تاب کھا رہے ہیں اور اتنے اندھے بلکہ اوندھے ہو چکے ہیں کہ اہلسنت دشمنی میں نہ صرف اکابرین بلکہ خود اپنے ''باووں'' کو بھی مشرک، کافر اور بدعتی ثابت کر دیتے ہیں، تا کہ اپنے ضمیر کا بوجھ ہلکا

کرسکیں۔لیکن یہ قمار باز ذلت ورسوائی کی موت مر کر مٹی میں مل رہے ہیں اور نور مصطفےٰ ﷺ کی کرنیں پوری آب وتاب کے ساتھ اہل حق کے قلوب واذہان کو منور کررہی ہیں۔کذبات گوندلویہ کی ایک تازہ مثال درج ذیل ہے،لکھا ہے:

''مبتدعہ حضرات کے ایجاد کردہ عقائد نور مجسم،ذات نور اور نور حسی خود بخود غلط قرار پاتا ہے''۔(عقیدۂ مسلم ص ۳۰۱)

اول تو داد دیجئے وہابیوں کے سرغنہ کو کہ پہلے ''عقائد'' اور بعد میں قرار پاتا ہے'' لکھ کر بتادیا کہ انہیں اردو ادب سے بھی شناسائی نہیں اور واحد،جمع کا فرق بھی جاننے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔

دوسرے ان کے ''رئیس الکذابین'' ہونے پر مہر تصدیق ثبت کردیں جو انہوں نے کہا کہ مذکورہ عقیدہ وبدعتی لوگوں کا ایجاد کردہ ہے،کیونکہ اکابرین ومسلمہ شخصیات کو تو رہنے دیں،خود کشتی وہابیت کے ''ناخداؤں'' نے بھی اس عقیدہ کو تسلیم کرکے اپنے ''دم چھلوں'' کے جھوٹ کا پردہ چاک کردیا ہے۔مثلاً:

۱.....امام الوہابیہ النجدیہ اسماعیل دہلوی نے رسول اللہ ﷺ کو ''نور مجسم'' تسلیم کیا ہے۔

(منصب امامت ص ۱۳،۱۲ فارسی)

۲.....نجدی دھرم کے نیم حکیم صادق سیالکوٹی نے لکھا:حضور..... تمام پیکر نور..... نور مجسم۔

(جمال مصطفیٰ ص ۲۱۸،۲۶۷)

۳.....ثناءاللہ امرتسری نے لکھا:''حضور پُرنور''۔(فتاویٰ ثنائیہ ج ۱ص ۱۰۹)

۴.....قاضی سلیمان منصور پوری نے لکھا:''پیکر نور''۔(سید البشر ج ۲ص ۶۱)

۵.....ابوبکر غزنوی نے لکھا ہے:''از فرق تا بقدم نور کا سراپا تھے''(تقریظ بر رسالہ بشریت ورسالت ص ۱۷)

بتائیے:کیا''نور مجسم''،ذات نور اور نور حسی کا مرحلہ خود نجدی ملاؤں نے طے نہیں کردیا؟۔۔۔اگر نجدی ملاں اپنی بات میں سچے ہیں تو اہلسنت کی طرف سے اپنے فتووں کی مشین گن کا رخ موڑ کر ذرا اپنے ان ''وڈیروں'' کی طرف بھی کر دکھائیں!۔اور دوٹوک کہہ دیں کہ یہ لوگ:مشرک ہیں،کافر ہیں،بدعتی ہیں باطل پرست ہیں اور کذاب ودجال ہیں۔اگر وہ اپنے فتووں میں جھوٹے ہیں اور یقیناً جھوٹے ہیں تو

اہلسنت کے خلاف اپنی دغابازی،فریب کاری اور جعلسازی سے توبہ کرلیں۔ورنہ

نہ بچو گے تم اور نہ ہی ساتھی تمہارے
ناؤ ڈوبی تو تم ڈوبو گے سارے

۶۶.....گوندلوی جھوٹوں کی فہرست کوئی اتنی مختصر نہیں کہ جلد ختم ہوجائے،ان کے ماوراکدے بڑی وافر مقدار میں بے کار پتھر درآمد ہوسکتے ہیں۔ایک نمونہ اور دیکھئے!

ان لوگوں کی عادت بد ہے کہ وہ اہلسنت کی کتب کو بے تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے یہ بھی کہہ دیتے ہیں کہ ان کے پاس دلائل نہیں۔ان کی کتب میں بے سند باتیں ہوتی ہیں۔یہ ضعیف اور موضوع روایات کا سہارا لیتے ہیں۔جبکہ ہماری یعنی وہابیوں کی کتابیں ان تمام خامیوں سے محفوظ ہوتی ہیں۔

سنئے!گوندلوی جی اپنی کتاب کے متعلق کیا لکھتے ہیں:

''آیات واحادیث کی حوالہ بندی اور تخریج کردی ہے تاکہ مراجعت میں آسانی رہے نیز حوالات کی مراجعت(؟)پوری تحقیق کے ساتھ کی ہے حوالہ در حوالہ کے بجائے اصل مواخذ اور مراجع کو پیش نظر رکھا ہے ہاں چند جگہ پر حوالہ در حوالہ سے کام لیا ہے..... کسی کمزور ناقابل اعتماد روایت کو عقیدہ کی بنیاد نہیں بنایا''۔(عقیدۂ مسلم ص ۳۳)

اس طویل اور ''علم وادب'' سے مرصع عبارت کو ایک مرتبہ پھر پڑھ لیں تاکہ گوندلوی میاں کے دعوے،فریب کاریاں،اکاذیب اور خودستائی کی جھوٹی داستان کو سمجھنا آسان ہوجائے،اور وہابی دھرم کے اس قابل فخر''شیخ الحدیث والتفسیر اور شارح ترمذی وابن ماجہ'' کی ''پوری تحقیق'' اور ''علمی رسوخ'' کی حقیقت کو جان سکیں۔

یہ لوگ اہلسنت وجماعت کو تقلید کے سلسلہ میں بے جا الزام دیتے ہیں تاکہ اپنے گھناؤنے کرتوتوں پر پردہ ڈال دیا جائے،حالانکہ انہوں نے اپنی عوام کو اپنا اندھا مقلد بلکہ بے وقوف اور الو بنا کر اپنی اچھی اور بری بات کی تائید کرنے کا ذہن دے رکھا ہے لیکن ڈھنڈورا یہی پیٹتے اور پٹواتے ہیں کہ ہم تحقیق کرتے ہیں،ہم کسی کے مقلد نہیں،ہم اندھی عقیدت نہیں رکھتے۔عوام ان کی بظاہر چکنی چپڑی باتوں میں پھنس جاتے ہیں حالانکہ شاید ہی کوئی اور ان سے بڑھ کر متعصب،مقلد اور اندھا مقلد ہو،ہمارے اس دعوے کی فی الوقت دلیل یہ ہے کہ گوندلوی ملاں جی نے ''عقیدۂ مسلم'' کے نام سے کتاب لکھی اور اس

کے ص ۱۵۵ پر ایک منگھڑت، موضوع اور مردود روایت نقل کر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص صرف مکھی کی وجہ سے جنت میں داخل ہوا اور دوسرا آدمی جہنم میں چلا گیا..... الخ۔ یہ روایت لکھ کر کہا: اس حدیث کی روشنی میں اہلحدیث کا یہی عقیدہ ہے کہ مزاروں، قبروں، آستانوں، پر کسی قسم کی نذر نیاز، چڑھاوا، غلاف پوشی، پھول پاشی..... خالص شرک ہے۔ اس لیے ان تمام امور سے کلی اجتناب فرض عین ہے۔ (ایضاً ص ۱۵۶)

حالانکہ یہ خودساختہ اور موضوع ہے، جس کا اقرار گوندلوی نجدی کے قریبی دوست صفدر عثمانی نے بھی کیا ہے ملاحظہ ہو لکھا ہے:

"ایک آدمی نے غیر اللہ کے نام پر مکھی نہ دی وہ جنت میں گیا دوسرا نے دے دی وہ جہنم میں گیا ثابت نہیں"۔ (تحقیقی جائزہ اول ص ۲۹)

گوندلوی وہابی کا محاسبہ کرتے ہوئے ۲۰۰۵ء میں ہم نے ان سے اس روایت کی سند اور صحت کا مطالبہ کیا لیکن مرتے دم تک وہ اس مطالبہ کو پورا نہ کر سکے۔ تفصیل ہماری زیر طبع کتاب "مطالعہ وہابیت" میں ہے۔ لیکن گوندلوی جی نے اپنے "عقیدہ" "خالص شرک" اور "فرض عین" کے ثبوت کی بنیاد نہ صرف کمزور بلکہ موضوع، منگھڑت روایت پر رکھی اور اس روایت کا کوئی حوالہ بھی نقل نہیں کیا۔ ثابت ہوا کہ وہابیوں کے دعوے جھوٹے ہیں کہ وہ پوری تحقیق سے قرآن وحدیث بیان کرتے ہیں اور بغیر حوالہ کے بات نہیں کرتے اور کمزور نا قابل اعتماد روایت کا سہارا نہیں لیتے۔

اللہ تعالیٰ ایسے فریب کار اور دروغ گو لوگوں سے محفوظ رکھے۔ آمین!

۶۷..... عقیدۂ مسلم کے ص ۳۱ پر یہ جھوٹ بولا کہ ہمارے تعلیمی اداروں اور مساجد سے "قال فلان قال فلان" کے بجائے "قال اللہ وقال الرسول" کی صدائیں بلند ہو رہی ہیں۔

حالانکہ وہابیوں کے مدارس میں آج فقہ و عقائد کی کتب شامل نصاب ہیں اور خود اس کذاب وقت نے اپنی اسی کتاب کے متعدد صفحات پر ائمہ کرام کے اقوال درج کیے ہیں، عقیدۂ مسلم کے ص ۶۰ پر "شہادات ائمہ کرام" کی شہ سرخی قائم کی ہے اور ان کی تمام کتب میں قرآن وحدیث کے علاوہ "قال فلاں، قال فلاں" کی بھی بھرمار ہوتی ہے۔ لیکن

ڈھیٹ اور بے شرم اور بھی دیکھے ہیں مگر

سب پہ سبقت لے گئی ہے بے حیائی آپ کی

۶۸..... اسی کتاب کے مقدمہ نگار عبدالرشید عراقی نے بھی اپنی دروغ گوئی اور دھوکہ وفریب کاری میں ماہر وکہنہ مشق ہونے کا یوں ثبوت دیا ہے کہ:

اس کتاب میں درج تمام مسائل کی تشریح وتوضیح قرآن مجید اور احادیث صحیحہ مرفوعہ سے کی ہے اور ضعیف روایت کا سہارا (؟) نہیں لیا۔ (ص ۱۷)

حالانکہ ہم ثابت کر چکے ہیں کہ ضعیف تو رہی ایک طرف اس کتاب میں موضوع روایت کو بھی نہیں چھوڑا۔

۶۹..... گوندلوی وہابی، رسول اللہ ﷺ پر بہتان تراشی کرتے ہوئے اپنے لیے جہنم کو یوں الاٹ کراتے ہیں:

"قرآن وحدیث میں دین کے معاملے میں قیاس کی اجازت نہیں ہے بلکہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین قیاس سے سخت نفرت کرتے تھے"۔ (عقیدۂ مسلم ص ۴۹)

سراسر جھوٹ اور رسول اللہ ﷺ جماعت صحابہ رضی اللہ عنہم پر تہمت و بہتان ہے۔ قرآن وحدیث میں کسی جگہ بھی مطلق قیاس سے منع نہیں کیا گیا۔ اور نہ ہی رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قیاس سے نفرت کرتے تھے۔ قیاس کا جائز ہونا نہ صرف وہابیوں کو بھی تسلیم ہے بلکہ یہ لوگ دن رات قیاس سے کام چلاتے رہتے ہیں، لیکن "لیکن قیاس شیطانی کام ہے" کہہ کر اپنا تعارف بھی خود ہی کرواتے ہیں۔ گوندلوی نے روایت بھی بے محل پیش کی ہے۔

۷۰..... وہابیوں کے "امام العصر" محمد جوناگڑھی نے اللہ تعالیٰ اور قرآن مجید پر یوں بہتان بازی کی ہے:

"واللہ یہی بزرگ ہوں گے جن کی نسبت قرآن فرماتا ہے: اذتبرا الذین اتبعوا من الذین اتبعوا۔ (طریق محمدی ص ۵۳)

یہ قطعاً جھوٹ ہے۔ اس آیت میں بزرگان دین اور ائمہ اسلام کی نسبت نہیں بلکہ مشرکین اور ان کی نسبت ایسا فرمایا گیا ہے۔ لیکن ائمہ کرام کے دشمنوں نے اس آیت کو بزرگان دین اور ان کے تابعداروں پر فٹ کر کے معنوی تحریف کر کے یہودیوں کے پیروکاروں میں اپنا نام درج کرایا اور ذات باری تعالیٰ پر جھوٹ بھی بول دیا ہے۔

۷۱..... مزید لکھا ہے:

''حدیث میں تو صاف تھا کہ جس نے تین طلاقیں اپنی بیوی کو ایک ساتھ دے دیں وہ شمار میں ایک ہی رہیں گی۔ (ملاحظہ ہو صحیح مسلم شریف)۔ (طریق محمدی ص ۲۰۷)

جھوٹ ہے۔ امام مسلم نے اپنی ''صحیح مسلم'' میں مذکورہ الفاظ کے ساتھ کوئی حدیث نہیں لکھی، یہ الفاظ جونا گڑھی کے اپنے گڑھے ہوئے ہیں، اور عموماً وہابی خطباء، مصنفین اور مفتی حضرات اس مسئلہ میں اس جرم کا ارتکاب کرتے ہیں رہتے ہیں۔

لیکن ہم ببانگ دہل اعلان کرتے ہیں کہ پوری ذریت وہابیہ جمع ہو کر بھی مسلم شریف سے ایسی حدیث ہرگز ثابت نہیں کر سکتی۔ جس میں ان کے موقف کے مطابق ''ایک مجلس'' ''ایک ساتھ یا یکبارگی دی گئی تین طلاق کو رسول اللہ ﷺ نے ''ایک طلاق'' قرار دیا ہو۔

حدیث مسلم سے دیئے گئے دھوکے کا رد ان کے ابو سعید شرف الدین دہلوی نے کیا ہے۔ ملاحظہ ہو اشرفیہ بر فتاویٰ ثنائیہ جلد دوم صفحہ ۲۱۶۔

۷۲..... خواجہ قاسم وہابی نے لکھا ہے:

''عن حماد بن زید عن ایوب عن ابن عباس اذاقال انت طالق..... الخ''۔

(تین طلاقیں ص ۸۴)

جبکہ یہ جھوٹ بولا ہے خود ملاحظہ فرمائیں! ابوداؤد ج ا ص ۲۹۹ پر سند کی عبارت یوں نہیں ہے۔

۷۳..... وہابیوں کے پیشوائے گرجاکھ (گوجرانوالہ) نور حسین گرجاکھی نے لکھا ہے:

''آج کل کے مسلمان کہلانے والے تو اپنے بزرگوں کو مستقل بالذات خدائی اختیارات کے مالک سمجھ بیٹھے ہیں''۔ (التوحید ص ۴۳، از خالد گرجاکھی)

یہ سراسر جھوٹ ہے۔ اہلسنّت جماعت اپنے کسی بزرگ کو مستقل بالذات خدائی اختیارات کے مالک ہرگز نہیں سمجھتے۔

گرجاکھی نجدی کے اس جھوٹ کے بخیے ادھیڑنے کے لیے داؤد وارشد کی عبارت ملاحظہ ہو! لکھا ہے:

''بریلوی ان سے پوچھ لیجئے وہ مزارات پر دعائیں اور ان کو پکارتے اور استعانت غیر مستقل سمجھ کر ہی کرتے ہیں..... نہ ہی بریلوی علی ہجویری کو خدا کہتے ہیں۔ (تحفہ حنفیہ ص ۳۹۲)

اور یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ گرجاکھی وہابی نے ایک طرف بلا دلیل وحوالہ کے مسلمانوں کو مشرک بنانے کے لیے اپنے گروہی ذوق کی آبیاری کے لیے ان پر تہمت لگانے سے بھی کوئی عار محسوس نہیں کی۔۔۔۔ اور دوسری طرف قدرت کا انتقام دیکھیں کہ یہی شخص مشرکین مکہ جو کہ واقعی مشرک تھے، ان کی صفائی دینے لگا ہے۔..... لکھتا ہے: ''مشرکین مکہ مستقل بالذات با اختیار سمجھ کر بزرگوں کو نہیں پوجتے تھے''۔

(التوحید ص ۴۲، از خالد گرجاکھی)

یہ خدا کی طرف سے پھٹکار نہیں تو اور کیا ہے؟..... کہ مسلمانوں کو مشرک بنایا جائے اور مشرکوں کا وکیل صفائی بنا جائے۔ العیاذ باللہ منہ۔

اس عبارت میں گرجاکھی ملاں نے ایک اور کرتب سازی کی ہے کہ مشرکین مکہ بتوں کی پوجا کرتے تھے۔ لیکن گرجاکھی کذاب وافاک نے ''بزرگوں'' کا جملہ بڑھا کر بزرگان دین کو ''بتوں'' سے ملا دیا۔ لیکن اس پر کوئی زیادہ افسوس کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ وہابیوں کو اپنے اکابر سے یہی کچھ ورثہ میں ملا ہے۔ وہ بے چارے اور کر بھی کیا سکتے ہیں؟ توحید کے نام پر اولیاء کرام کی توہین وتنقیص ان کا پرانا طریقہ ہے۔

۷۴..... داؤد ارشد نے شیعہ کی حمایت اور صفائی دیتے ہوئے لکھا ہے:

''نہ شیعہ حضرت علی کو رب کہتے ہیں''۔ (تحفہ حنفیہ ص ۳۹۲)

آپ بہرے ہوں تو ایک الگ بات ہے، یا کسی اندرونی تعلق کی بناء پر ان کے وکیل صفائی بننے کا ''شرف'' حاصل کیا جا رہا ہے، ورنہ ''علی رب اور خدا'' کا نعرہ تو عام شیعوں کی زبان سے سنا گیا ہے۔ تھوڑا عرصہ پہلے چند شیعہ حضرات راقم کے ساتھ گفتگو کے لیے آئے تو ان کے ایک معتبر شخص نے خود تسلیم کیا کہ ہمارے شیعہ یہ بات کہتے ہیں۔ اگر حوالہ وثبوت دیکھنا ہو تو ان کی بے جا حمایت کے جذبے سے دور ہو کر کہیں سے تفسیر اقمی جلد دوم صفحہ ۳۹۰ دیکھ لیجئے۔۔۔۔ یا کسی صاحب علم سے سمجھ لیجئے!۔

مزید دیکھنا چاہیں تو ہماری کتاب ''بدمذہب کے پیچھے نماز کا حکم'' ص ۱۰۳ از زیر عنوان (فرقہ شیعہ کے عقائد) ''ذات باری تعالیٰ کے متعلق'' پڑھ لیں۔ شاید ہدایت مل جائے۔

دیوبندی تلبیسات کا جائزہ..........میثم عباس رضوی

بجواب

ملفوظات اعلیٰ حضرت کا جائزہ

دیوبندیوں کے شمارہ "راہ سنت" میں ایک مضمون شامل ہے جسکا نام "ملفوظات اعلیٰ حضرت کا جائزہ" اسکا لکھنے والا ایک نام نہاد دیوبندی مفتی نجیب اللہ عمر ہے اپنے مضمون کی پہلی قسط میں دیوبندی مفتی مذکور نے اپنے خبثِ باطن کو "راہ سنت" کے صفحات پر انڈیلنا شروع کیا ہے اس مضمون میں دیوبندی مفتی مذکور جھوٹ اور جہالت کا دامن کہیں بھی چھوٹنے نہیں دیا بنظر انصاف پڑھنے والے قارئین پر یہ بات بھی واضح ہوگی کہ مذکورہ دیوبندی مفتی ایک نہایت اعلیٰ درجہ کا جاہل اور کذاب ہے ذیل میں اسکے جھوٹ جہالتیں اور ملفوظات اعلیٰ حضرت پر اعتراضات کا دندان شکن جواب ملاحظہ کریں۔

اعتراض نمبر1: دیوبندی مذکور لکھتا ہے کہ "اگر کوئی ان کے مسلک کیلئے ہزار جتن کر چکا ہے لیکن اپنے فاضل بریلوی سے ذرا سا بھی اختلاف کر لیا تو رضا خانیت کے ٹھیکیدار انکا جینا حرام کر دیتے ہیں اور واضح الفاظ میں کہہ دیتے ہیں کہ جو احمد رضا کا ہم عقیدہ نہ ہو کافر ہے" (راہ سنت صفحہ 60 شمارہ نمبر 8)

جواب: قارئین آپ نے دیوبندی مفتی کا اعتراض ملاحظہ کیا اس میں دیوبندی نے جہالت کا مظاہرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ جو اعلٰحضرت عظیم البرکت کا مخالف عقیدہ ہو وہ کافر ہے۔

اسکا پہلا جواب تو یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کے عقائد وہی ہیں جو کہ اسلام کے عقائد ہیں جیسا کہ آپ کی کتب کا مطالعہ کرنے پر ظاہر ہے۔ اس لئے اگر کوئی ضروریات دین میں سے کسی کا انکار کرے گا تو اس کی تکفیر کی جائے گی اور اگر ظنی عقائد میں سے کسی کا انکار کرے تو اس کی تکفیر نہیں کی جائے گی۔ دیوبندی نے اپنے جملہ میں لفظ عقیدہ لکھا ہے یہ وضاحت نہیں کی کہ آیا اسکے باطل خیال میں اہلسنت ظنی عقائد میں اعلٰحضرت کے مخالف کی تکفیر کرتے ہیں یا قطعی عقائد کے مخالف کی؟ اگر ظنی عقیدہ میں اعلٰحضرت علیہ الرحمۃ سے کسی معتبر اہلسنت عالم دین نے اختلاف کیا ہے اور پھر اسی ظنی اختلاف کی وجہ سے ہمارے علماء نے اسکی تکفیر کی ہے تو اسکا ثبوت پیش کرنا تمھارے ذمہ ہے۔ اور اگر اسلام کے قطعی عقائد میں اختلاف کی وجہ سے اسکی تکفیر کی گئی ہے تو پھر اعتراض کیوں؟ کیونکہ عقائد قطعیہ کے منکر کا کافر ہونا خود تمھیں بھی تسلیم ہے اس لیے دیوبندی مفتی کا اعتراض پرکاہ سے بھی کمزور ثابت ہوا

اعتراض نمبر2: اسکے بعد حضرت محدث اعظم ہند سید محمد کچھوچھوی علیہ الرحمہ کا یہ اقتباس نقل کرتا ہے کہ "اعلیٰ حضرت کی زبان وقلم کا یہ حال دیکھا کہ مولیٰ تعالیٰ نے اپنی حفاظت میں لے لیا زبان وقلم نقطہ برابر خطا کرے خدا نے اسے ناممکن فرما دیا (راہ سنت صفحہ 60 شمارہ نمبر 8) اس اقتباس کو نقل کرنے کے بعد اس پر دیوبندی مفتی یہ تبصرہ کرتا ہے کہ "اس تحریر میں ایک نام نہاد محدث اعظم ہند نے جو نظریہ اور عقیدہ بیان کیا ہے اور احمد رضا کے بارے میں جس غلو کا اظہار کیا ہے وہ کسی منصف کی نظر میں مناسب نہیں ہو سکتا"

(راہ سنت شمارہ نمبر 8 صفحہ 60،61)

جواب نمبر1: اس اعتراض میں دیوبندی مفتی یہ کہنا چاہتا ہے کہ اہلسنت وجماعت کا عقیدہ ہے کہ اعلیٰ حضرت نعوذ باللہ معصوم ہیں لیکن اسکے جواب میں ہم یہی کہنا چاہتے ہیں کہ "لعنۃ اللہ علی الکاذبین"

حضرت محدث اعظم ہند کا جو اقتباس اس خائن نے نقل کیا ہے اس میں کہیں بھی عصمت کا لفظ نہیں ہے بلکہ حفاظت کا لفظ ہے، اس لیے میرا دیوبندیوں کو یہ چیلنج ہے کہ وہ ہمارے کسی معتبر عالم دین سے یہ ثابت کر کے دکھائیں کہ انہوں نے اعلیٰ حضرت کو محفوظ کی بجائے معصوم لکھا ہو اگر نہ دکھا سکو تو اپنا جھوٹا اور ملعون ہونا تسلیم کر لو۔

جواب نمبر2: محدث اعظم ہند علیہ الرحمۃ نے اعلٰحضرت علیہ الرحمہ کو محفوظ لکھا ہے لیکن اس کے امام مولوی اسماعیل دہلوی نے "صراط مستقیم" میں "عصمت" کو بھی غیر انبیاء کے لیے بھی ثابت کیا ہے ذیل میں اسماعیل دہلوی کا نقل کردہ اقتباس ملاحظہ کریں جس میں لکھتا ہے کہ

"یہ نہ سمجھنا کہ باطنی وحی اور حکمت اور وجاہت اور عصمت کو غیر انبیاء کے واسطے ثابت کرنا خلاف سنت اور اختراع بدعت کی جنس سے ہے اس واسطے کہ ان امور میں سے بہت سے امور حضرت رسول اکرم ﷺ کی حدیثوں میں صحابہ کے بارے میں مناقب میں وارد ہوئے ہیں چنانچہ اہل حدیث میں سے واقف کاروں پر پوشیدہ نہیں (صراط مستقیم صفحہ 77 مطبوعہ اسلامی اردو بازار لاہور)

اس اقتباس میں تو مولوی اسماعیل دہلوی نے عصمت کو غیر نبی کے لیے ثابت مان لیا اور اسکو حدیث سے ثابت کہہ رہا ہے اپنے اصول کی رو سے اپنے امام پر کیا فتویٰ لگاؤ گے؟ امام الوہابیہ ودیوبندیہ مولوی اسماعیل دہلوی نے اپنی کتاب "منصب امامت" میں عصمت اور حفاظت کے متعلق تفصیل سے لکھا ہے ذیل میں اسکا اقتباس بھی ملاحظہ کریں۔ جس میں مولوی اسماعیل دہلوی لکھتا ہے کہ "مقامات ولایت میں سے ایک مقام عظیم عصمت ہے یہ یاد رکھنا چاہئے کہ عصمت کی حقیقت حفاظت غیبی ہے جو معصوم کے تمام اقوال، افعال، اخلاق، احوال، اعتقادات اور مقامات کو راہ حق کی طرف کھینچ کرلے جاتی ہے اور حق سے روگردانی کرنے سے مانع ہوتی ہے یہی حفاظت جب انبیاء سے متعلق ہو تو اسے عصمت کہتے ہیں اور اگر کسی دوسرے کامل سے متعلق ہو تو اسے حفظ کہتے ہیں پس عصمت اور حفظ حقیقت میں ایک ہی چیز ہے لیکن ادب کے لحاظ سے عصمت کا اطلاق اولیاء اللہ پر نہیں کرتے حاصل یہ کہ اس مقام میں مقصود یہ ہے کہ یہ حفاظت غیبی جیسا کہ انبیائے کرام کے متعلق ہے ایسا ہی ان کے بعض اکابر تبعین کے متعلق ہوتی ہے۔

(منصب امامت صفحہ 66 مطبوعہ طیب پبلشرز یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور)

دیوبندی خائن مفتی! اس اقتباس کو خوردبین لگا کر پڑھو کہ تمہارا مورث اعلیٰ کیا لکھ رہا ہے۔ اس لئے علماء اہلسنت کے خلاف بھونکنے سے پہلے اپنے گھر کی خبر لو۔

لطیفہ: مولوی منظور نعمانی دیوبندی نے مناظرہ بریلی میں کہا تھا کہ لفظ "ایسا" اگر لفظ جیسا کے ساتھ ہو جب تو وہ تشبیہ ہی کے لیے ہوتا ہے۔

(فتوحات نعمانیہ صفحہ 606 مطبوعہ دار الکتاب اردو بازار لاہور)

اور اسماعیل دہلوی کی "منصب امامت" سے پیش کردہ اقتباس میں کی مذکورہ بالا عبارت میں لفظ انبیا کے ساتھ جیسا بھی ہے۔ لہذا دیوبندیوں کے اقرار سے ثابت ہوا کہ مولوی اسماعیل دہلوی نے امتیوں کو انبیا کے مثل قرار دیا ہے۔

جواب نمبر 3: مولوی عاشق الٰہی میرٹھی دیوبندی نے تذکرۃ الرشید جلد دوم صفحہ 16، 17 پر دیوبندیوں کے امام مولوی رشید گنگوہی کے بارے میں لکھا ہے کہ

"ھادی و راہبر عالم ہونیکی حیثیت سے چونکہ آپ اس بے لوث مسند پر بٹھائے گئے تھے جو بٹھائے پیغمبر کی میراث ہے اسلئے آپ کے قدم قدم پر حق تعالیٰ کی جانب سے نگرانی و نگہبانی ہوئی تھی آپ اولیاء اللہ کے اس اعلیٰ طبقہ میں رکن اعظم بن کر داخل ہوئے تھے جنکے اقوال و افعال اور قلب و جوارح کی ہر زمانہ میں حفاظت کی گئی ہے اور جنکی زبان اور اور اعضا بدن کو تائید و توفیق خداوندی نے مخلوق کو گمراہی سے بچانے کے لیے اپنی تربیت و کفالت میں لے رکھا ہے آپ نے کئی مرتبہ بحیثیت تبلیغ یہ الفاظ زبان فیض ترجمان سے فرمائے سن لو حق وہی ہے جو رشید احمد کی زبان سے نکلتا ہے اور بقسم کہتا ہوں کہ میں کچھ نہیں ہوں مگر اس زمانہ میں ہدایت و نجات موقوف ہے میرے اتباع پر"

(تذکرۃ الرشید جلد دوم صفحہ 16، 17 مطبوعہ ادارہ اسلامیات لاہور)

اہلسنت و جماعت پر اعتراض کرنے والے بد باطن دیوبندی اتم اس اقتباس اور المیزان کے نقل کردہ اقتباس میں فرق دکھلاؤ اگر نہ دکھا سکو تو وہی اعتراض "تذکرۃ الرشید" کے مولف مولوی عاشق الٰہی میرٹھی دیوبندی پر بھی کرو۔

جواب نمبر 4: حضرت مولانا نور الدین محمد عبد الرحمٰن جامی "نفحات الانس" میں فرماتے ہیں کہ "ولی اللہ کی شرائط میں سے ایک یہ شرط بھی ہے کہ وہ گناہ سے محفوظ ہو" (نفحات الانس صفحہ 30 مطبوعہ دوست ایسوی ایٹس ناشران و تاجران کتب اردو بازار لاہور)

جواب نمبر 5: مہتمم دار العلوم دیوبندی قاری طیب دیوبندی نے صحابہ کرام کو محفوظ لکھا ہے ذیل میں اقتباس ملاحظہ کریں لکھا کہ

"علمائے دیوبند ان کی غیر معمولی دینی عظمت کے پیش نظر انہیں سرتاج اولیاء مانتے ہیں مگر ان کے معصوم ہونے کے قائل نہیں البتہ انہیں محفوظ من اللہ مانتے ہیں جو ولایت کا انتہائی مقام ہے جس میں تقوی کی انتہا پر بشاشت ایمان جوہر نفس ہو جاتی ہے اور سنت اللہ کے مطابق صدور معصیت عادتاً باقی نہیں رہتا"

(علماء دیوبند کا دینی رخ اور مسلکی مزاج صفحہ 122 مطبوعہ ادارہ اسلامیات انارکلی لاہور)

اس اقتباس میں قاری طیب دیوبندی نے صحابہ کرام کو محفوظ مانا ہے اور لکھا کے یہ ولایت کا انتہائی مقام ہے جس کی وجہ سے گناہ کا صدور نہیں ہوتا

جواب نمبر 6: دیوبندی نقاد ڈاکٹر مفتی عبد الواحد نے دیوبندی مولوی ظفر اللہ شفیق کے رد میں ایک کتاب بنام "جواب نفیس" لکھی اس کتاب میں مسئلہ عصمت کے متعلق دیوبندی مفتی نے لکھا ہے کہ

"انبیاء اور غیر انبیا کی معصیت سے عصمت و حفاظت میں فرق ہے انبیا علیہم السلام تو پیشگی ہی عصمت کے ساتھ متصف ہوتے ہیں غیر پیشگی اسکے ساتھ متصف نہیں ہوتے البتہ نص سے یا کردار کے مطالعہ سے

معلوم ہوتا ہے کہ فلاں فلاں اصحاب سے معصیت کا صدور نہیں ہوتا یا نہیں ہوا جب کہ ایسا ہونا ممکن ہے محال نہیں حضرت ابوبکر، حضرت عمر، اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کی حفاظت و عصمت اسی قبیل سے تھی"

(جواب نفیس صفحہ 39 مطبوعہ دار الافتاء و التحقیق جامع مسجد الہلال چوبرجی پارک لاہور)

اس اقتباس میں دیوبندی مفتی عبد الواحد نے غیر انبیا میں عصمت کو تسلیم کیا ہے جو کہ اسکے اپنے ہم مسلک مفتی نجیب دیوبندی کے منہ پر ایک زناٹے دار تھپڑ ہے۔

جواب نمبر 7 حضرت امام عبد الوھاب شعرانی رضی اللہ عنہ اپنی کتاب میزان شعرانی میں فرماتے ہیں کہ" جس طرح نبی معصوم ہوتا ہے ایسے ہی ان کا وارث بھی واقع میں خطا سے دور ہے"

(میزان شعرانی جلد اول صفحہ 133.134 مطبوعہ ادارہ اسلامیات لاہور)

جواب نمبر 8: علامہ سید عبد العزیز دباغ کے ملفوظات بنام "ابریز" کا ترجمہ مشہور دیوبندی مولوی عاشق الٰہی میرٹھی دیوبندی نے کیا اس میں بھی ایک جگہ لکھا ہے کہ

"پس عصمت انبیا ذاتی ہوئی اور اولیاء کی حفاظت عن الخطا عرضی ہوئی"

(تبریز ترجمہ ابریز مترجم مولوی عاشق الٰہی میرٹھی صفحہ 395 مطبوعہ مکتبہ فیضیہ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور) یہاں بھی دیوبندی مفتی کا صریح رد ہے۔

حضرت محدث اعظم ہند علیہ الرحمۃ کا اقتباس نقل کرنے سے پہلے دیوبندی مفتی نے محدث اعظم ہند کے بارے میں لکھا ہے کہ انہوں اعلحضرت کو محفوظ کہہ کر تمام فقہا و محدثین حتی کہ حضور علیہ الصلوۃ و السلام سے بھی سے بھی بڑھا دیا ہے ذیل میں دیوبندی مفتی کے الفاظ ملاحظہ کریں لکھتا ہے کہ

"اور افسوس کا مقام ہے کہ بڑے سے بڑا محدث اور علامہ اگر احمد رضا کے درجات میں زیادتی اور غلو کا مظاہرہ کرے اور احمد رضا کا مقام تمام فقہا و محدثین و مفسرین صحابہ سے بڑھا کر حتی کہ میرے اور آپ کے آقا دو جہاں کے سردار رحمت عالم جناب محمد رسول اللہ سے بھی (نعوذ باللہ) بڑھا دے تو اب محدث فوراً محدث اعظم (بڑے محدث) کے لقب سے یاد کیا جانے لگتا ہے"

(راہ سنت صفحہ 60 شمارہ نمبر 8)

یعنی کسی غیر نبی کو محفوظ لکھنا تمام علماء فقہاء محدثین و مفسرین صحابہ اور سب سے بڑھکر امام الانبیاء سے بڑھانا ہے (نعوذ باللہ) تجہا

میں یہ پوچھنے کا حق رکھتا ہوں کہ مولوی اسماعیل دہلوی، مولوی عاشق الٰہی میرٹھی دیوبندی، قاری طیب دیوبندی، ڈاکٹر مفتی عبد الواحد دیوبندی، ملا عبد الرحمٰن جامی، حضرت امام علامہ عبد الوھاب شعرانی اور سیدی عبد العزیز دباغ، کے بارے میں کیا خیال ہے کیا یہ سب بھی اپنی تحریرات کی روشنی میں گستاخ رسول ﷺ ہیں؟ اگر جواب نفی میں ہے تو پھر حضرت محدث اعظم ہند پر اعتراض کیوں؟ ان دونوں میں وجہ فرق بیان کر دو یا یہ تسلیم کرو کہ تمہارا اعتراض صرف تعصب پر مبنی ہے۔

اعتراض نمبر 3: اسکے بعد دیوبندی مفتی نے لکھا ہے کہ، بریلوی مولوی زبیر اپنے بعض مسلکی حضرات کے عقیدے کو بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں بعض اعلحضرت کے عقیدت مند ایسے بھی ہے جو معاذ اللہ ثم معاذ اللہ اعلیٰ حضرت بریلوی کو حضور اکرم ﷺ سے بڑھکر اعلیٰ سمجھتے ہیں (مغفرت ذنب صفحہ 48)

(راہ سنت صفحہ 61 شمارہ نمبر 8)

جواب: دیوبندی جعلی مفتی جی! تم نے ابوالخیر زبیر حیدرآبادی کا جو قول نقل کیا ہے یہ درست نہیں کیونکہ ہم اعلیٰحضرت کے اس لیے مداح ہیں کہ وہ ناموس رسالت کے محافظ ہیں انہوں نے اپنے آقا علیہ السلام کے گستاخوں کا رد کیا اور اہلسنت کو حضورﷺ کے گستاخوں سے خبردار کیا اس لیے یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ حضورﷺ کے ایک سچے غلام کو اہلسنت ان سے بڑھا دیں؟ (معاذ اللہ) لہٰذا یہ ابوالخیر (ابوالشر) کی بکواس ہے اور کچھ نہیں اس بکواس کا رد علامہ مفتی عبدالمجید خان سعیدی نے ان الفاظ میں کیا ہے۔

صاحب زادہ صاحب موصوف نے معارضہ بالقلب سے کام لیتے ہوئے ترجمہ اعلیٰ حضرت کے مویدین کو سخت عیاری سے ایک نئے فرقے کا عنوان دے کر لفظوں کے چکر اور ہیرا پھیری سے اپنی طرف سے بنا کر یہ عقیدہ، بھی ان کے سر منڈھ دیا ہے کہ وہ معاذ اللہ امام اہلسنت کو حضور امام الانبیاء علیہ التحیہ والثنا سے بڑھ کر مانتے ہیں (کمامر) جو قطعاً سچ نہیں موصوف قیامت کے بھیانک منظر، خدا کی پیشی، بارگاہ رسولﷺ کی حاضری کو سامنے اور قرآن پر ہاتھ رکھ کر بتائیں کہ کیا ان کا یہ دعویٰ محض جواب برائے جواب اور مکابرہ و مظاہرہ نہیں؟ اگر اس میں صداقت ہے تو بتائیں ایسا گستاخ کہاں ہے؟

(کنزالایمان پر اعتراضات کا آپریشن صفحہ 38 مطبوعہ کاظمی کتب خانہ جامعہ غوث اعظم رحیم یار خان)

اعتراض نمبر 4: دیوبندی مفتی نے اعلیٰ حضرت پر اعتراض کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "ہم آپ کو احمد رضا خان کی صرف ایک کتاب ملفوظات اعلیٰ حضرت سے دکھاتے ہیں کہ احمد رضا دیدہ و دانستہ طور پر کتنی فاش غلطیاں کیا کرتے تھے۔

(راہ سنت صفحہ 61 شمارہ نمبر 8)

اس سے آگے دیوبندی خائن مفتی نے کاتب کی غلطی کی وجہ سے غلط نقل کردہ آیات کی وجہ سے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ پر طعن کیا ہے

جواب: ملفوظات اعلیٰ حضرت کے بارے میں انڈیا اور پاکستان سے شائع ہونے والی کتاب "جہان مفتی اعظم" میں ایک تحقیقی مضمون شامل ہے جسکا نام ہے "الملفوظ کا مقام اور مفتی اعظم" اس مضمون کو حضرت علامہ مولانا فیضان المصطفیٰ مصباحی صاحب (جامعہ امجدیہ مئو انڈیا) نے لکھا ہے اس مضمون میں مولانا فیضان المصطفیٰ مصباحی لکھتے ہیں کہ "حضور مفتی اعظم کی مرتبہ الملفوظ کی جن لوگوں نے نقلیں لیں اور پھر ان نقلوں سے بعد والوں نے کتابت کروائی اس میں کتابت کی بہت بہت غلطیاں در آئیں جن میں یا تو احتیاط سے کام نہیں لیا گیا یا غلطیوں کی اصلاح پر توجہ نہیں دی گئی ایک پرانے نسخے میں بعض مقامات پر حواشی سے نقل سے سہو اور عبارت چھوٹ جانے کا واضح اشارہ ملتا ہے مثلاً رضوی کتب خانہ بہاری پور بریلی سے شائع ہونے والے نسخے میں ایک جگہ حاشیہ پر ہے یہاں بھی عبارت میں سقط معلوم ہوتا ہے اصل ندارد ہو گئی (حاشیہ صفحہ 70 چہارم مطبوعہ رضوی کتب خانہ بہاری پور بریلی) چہارم صفحہ 67 کی اس عبارت پر" ہر عاقل کے نزدیک اسکا جواب نفی میں ہوگا اور اسکا جواب معاذ اللہ اثبات میں ہوگا کہ ہزاروں سے زائد خالق خدا کے سوا موجود ہیں جو اپنے افعال کے خود خالق ہیں معاذ اللہ" ...... یہاں یہ حاشیہ درج ہے ......تناقض ہوا اور تناقض عیب اور اللہ عزوجل ہر عیب سے پاک تو غالباً یہاں یا اور عبارت ہے جو ناقل سے

رہ گئی ہے اصل باقی نہ رہی"

نیز چہارم صفحہ 66 پر اس عبارت پر "تھا اور ہے اور رہے گا" یہ سب زمانے پر دلالت کرتے ہیں اور وہ زمانے سے پاک" حاشیہ میں یہ درج ہے" یہاں کچھ اور عبارت معلوم ہوتی ہے اصل باقی نہیں ناقل صاحب نے جو نقل کو اس میں کچھ چھوڑ دیا اصل دیمک نے ختم کر دی (ایضاً صفحہ 66)

اس سے اندازہ ہوا کہ امام احمد رضا کے ملفوظات کے ساتھ وہ اعتنا نہیں کیا گیا جو ہونا چاہیے اس سے یہ بات طے ہو جاتی ہے کہ جو غلطیاں در آئیں ان سے صاحب ملفوظات کا کوئی تعلق نہیں۔

حضور مفتی اعظم کی بارگاہ کے بعض فیض یافتہ علماء سے احقر نے سنا کہ حضور مفتی اعظم بعد والے نسخوں میں نقل کتابت کی غلطیوں پر ناراضگی ظاہر فرماتے تھے اور فرماتے کہ نہ جانے کیسے چھپوا دیا ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ بعد میں چھپوانے والوں نے احتیاط سے کام نہیں لیا جسکی وجہ سے اب تک چھپنے والے نسخوں میں کتابت کی غلطیاں رہ گئیں متعدد نسخوں سے مقابلے کے بعد راقم کو شدید احساس ہوا کے بعد والوں نے الملفوظ میں کہیں کہیں تصرف بھی کیا ہے مثال یہ ہے ایک بار عبدالرحمن قاری کہ کافر تھا اپنے ہم راہیوں کے ساتھ حضور اقدسﷺ کے اونٹوں پر آپڑ چرانے والے کو قتل کیا اور اونٹ لیا گیا اسے قرات سے قاری نہ سمجھ لیں بلکہ بنی قارہ سے تھا (حصہ دوم صفحہ 47 سطر 8)

خط کشید عبارت نہ اعلیٰحضرت کا ارشاد ہے نہ حضور مفتی اعظم کی توضیح بلکہ یہ سراسر کسی کا تصرف ہے اسکی دلیل یہ ہے کہ آگے جو تفصیلی واقعہ اعلیٰ حضرت نے بیان فرمایا ہے وہ مشکوٰۃ

اجمالاً اور مسلم شریف ثانی صفحہ 114 پر تفصیلاً موجود ہے۔ جس میں عبدالرحمن فزاری درج نہ کہ عبدالرحمن قاری کتابت یا نقل کی غلطی سے "فزاری" قاری ہوگیا قاری چوں کہ قرآن کا علم رکھنے والے کو کہا جاتا ہے اور ایک کافر پر اس کا اطلاق غیر موزوں محسوس ہوا اس لیے ناقل کو خط کشیدہ عبارت بڑھانی پڑی صاحب ملفوظ اس سے بری ہیں اس توضیح کے بعد اسکے متعلق مخالفین کا اعتراض بیجا اور بے محل ہوگیا جس کے جواب کی کوئی ضرورت نہیں (جہان مفتی اعظم صفحہ 731،730 مطبوعہ شبیر برادرز اردو بازار لاہور)

اس مضمون میں ایک جگہ مولانا فیضان المصطفیٰ مصباحی نے لکھا ہے کہ "الملفوظ کے بعض حصے اس وقت کے بعض رسائل مثلاً "تحفہ حنفیہ" اور ماہنامہ "الرضا" وغیرہ میں قسط وار شائع ہوتے رہے پھر بعد میں انہیں مکمل کتابت کر کے شائع کیا گیا جس میں قلتِ احتیاط کا شکوہ بے جا نہیں نیز نسخوں سے نئے نقل اور کتابت لیے جاتے رہے لہٰذا کتابت کی غلطیاں بجائے کم ہونے کے جدید نسخوں میں بڑھتی رہیں نتیجتاً مخالفین کو زبان درازی کا موقع مل گیا۔"

(جہان مفتی اعظم صفحہ 732 مطبوعہ شبیر برادرز اردو بازار لاہور)

قارئین آپ نے ملاحظہ کیا کہ الملفوظ یعنی ملفوظات اعلیٰ حضرت میں جو کتابت کی غلطیاں ہیں ان کو اعلیٰحضرت کے ذمہ ڈالنا درست نہیں یہ بعد میں چھاپنے والوں کی غلطی ہے اسی وجہ سے حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ اس پر ناراضگی کا اظہار فرماتے تھے

جیسا کہ دیوبندیوں کے امام مولوی سرفراز گکھڑوی کے دیوبندی بھائی مولوی عبدالحمید سواتی نے اپنی

کتاب ''عبیداللہ سندھی نے علوم وافکار'' میں لکھا ہے کہ ''املائی کتابوں میں استاد یا مقرر کے علاوہ سامع اور جامع کے الفاظ وتخیلات اور تعبیرات بھی شریک ہوتے ہیں انکی پوری ذمہ داری استاد پر ڈالنی جائز نہیں الا یہ کی استاد کی نظر سے وہ گزرے اور استاد اسکی تصدیق کردے تو پھر اسکی ذمہ داری ہوگی ورنہ یہ املا کرنے والے کی ذمہ داری ہوگی (عبیداللہ سندھی کے علوم وافکار صفحہ 68 مصنف مولوی عبدالحمید سواتی دیوبندی)

اس اقتباس سے بھی ہمارے اس موقف کی تائید ہوتی ہے کہ ملفوظات اعلحضرت کی اپنی کتاب نہیں اور اس کتاب میں بعد میں شائع کرنے والوں کی غلطی کی وجہ سے غلطیاں واقع ہوگئیں۔

اس مفہوم کی ایک عبارت مولوی سرفراز گکھڑوی دیوبندی نے بھی لکھی ہے جس میں مولوی حسین علی واں بھچروی کا دفاع کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ ''حضرت مرحوم نے اپنی قلم سے وہ نہیں لکھیں اور نہ یہ ان کی تصنیف ہے جس میں مصنف کی پوری ذمہ داری کارفرما ہوتی ہے اور بوقت ضبط تحریر شاگردوں سے کیا کچھ غلطیاں سرزد نہیں ہوسکتیں؟ اور ان تقریروں ذمہ داری استاد پہ کیسے عائد ہوسکتی ہے اور اگر بذات خود بعض تقریرات پر نظر فرمائی ہو تو اس سے یہ کیسے اور کیوں کر لازم آتا ہے کہ بالاستیعاب پوری اور مکمل کتاب پر نظر فرمائی ہو؟ (راہ سنت صفحہ 145 مطبوعہ گوجرانوالہ)

ملفوظات اعلحضرت پر طعن کرنے والے مفتی نجیب اللہ کو یہ اقتباس بغور پڑھنا چاہیے اور اپنے دجل و فریب سے باز آنا چاہئے اس کے بعد دیوبندی جعلی مفتی پر چکھاور ضربیں بھی رسید کرتا ہوں اور ذیل میں دیوبندیوں کی نقل کردہ آیات پیش کرتا ہوں جن میں غلطیاں واقع ہوئیں اور الفاظ چھوٹ گئے

(1) سب سے پہلے مولوی اسماعیل دہلوی قتیل کی کتاب ''تذکیر الاخوان'' میں نقل کردہ آیت ملاحظہ کریں اسماعیل دہلوی نے آیت یوں لکھی ہے

''قال اللہ تبارک و تعالی و لا تکونو من الذین فرقوا دینھم و کانو شیعا کل حزب بما لدیھم فرحون ترجمہ: فرمایا اللہ صاحب نے نہ ہو ان میں سے جنہوں نے پھوٹ ڈالی اپنے دین میں اور ہوگئے بہت گروہ ہر فرقہ جو اپنے پاس ہے اس پر خوش ہو رہے ہے (سورہ روم)

''(تذکیر الاخوان صفحہ 15 مطبوعہ اقبال اکیڈمی ایبک روڈ انارکلی لاہور)

اس آیت میں امام الوہابیہ و دیوبندیہ مولوی اسماعیل دہلوی نے من المشرکین کو غائب کردیا ہے اور آیت کے ترجمہ میں ان الفاظ کا ترجمہ بھی نہیں لکھا جس سے یہ ثابت ہوا کہ یہ کاتب کی نہیں مولوی اسماعیل دہلوی کی اپنی کاروائی ہے۔

(2) مولوی حسین احمد مدنی نے اپنی بدنام زمانہ کتاب ''شہاب ثاقب'' میں بھی آیت غلط لکھی ہے ملاحظہ کریں حسین مدنی دیوبندی لکھتا ہے کہ ''من یرم بہ بریئا فقد احتمل ''الأیہ'' (شہاب ثاقب صفحہ 254 مطبوعہ دار الکتاب اردو بازار لاہور) اس آیت میں مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی نے ثم کی بجائے من لکھ دیا ہے اب انصاف کا تقاضا ہے حسین مدنی دیوبندی کو بھی محرف قرآن کہو

(3) دیوبندی شیخ الہند مولوی محمود الحسن دیوبندی نے اپنی کتاب ''ایضاح الادلہ'' میں خودساختہ آیت لکھی ہے ملاحظہ کریں ''یہی وجہ ہے کہ ارشاد ہوا فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ

والرسول والی اولی الامر منکم'' (ایضاح الادلہ صفحہ 103 مطبوعہ فاروقی کتب خانہ ملتان) دیوبندی مفتی سے میری گذارش ہے کہ اس آیت مبارکہ کی قرآن پاک سے نشان دہی کردیں تو مہربانی ہوگی ورنہ اپنے اصول کے مطابق اپنے شیخ الہند کو محرف قرآن مان لیں اس کتاب میں بعد میں اس آیت کی تصحیح کرکے دیوبندیوں کے ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان والوں نے شائع کیا اور اسکا مقدمہ سعید احمد پالن پوری نے لکھا اس مقدمہ میں اس آیت کے غلط شائع ہونے پر اپنے شیخ الہند کی صفائیاں دیتے ہوئے مولوی سعید پالنپوری دیوبندی نے لکھا ہے کہ

''یہ سہو کتابت ہے جو نہایت افسوسناک ہے'' (مقدمہ ایضاح الادلہ صفحہ 18 مطبوعہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

اسی مقدمہ میں اگلے صفحہ پر مولوی حسین مدنی کا ایک مکتوب کا اقتباس نقل کیا گیا ہے جس میں حسین احمد مدنی نے لکھا ہے کہ

''ایضاح الادلہ کی طباعت اول اور ثانی میں تصحیح نہ کرنے کی وجہ سے غیر مقلدوں کو اس ہرزہ سرائی کا موقع مل گیا'' (مقدمہ ایضاح الادلہ صفحہ 19 مطبوعہ تالیفات اشرفیہ ملتان) اس مکتوب میں لکھا ہے کہ ''آیت میں کاتب کی غلطی ظاہر ہے'' (ایضا صفحہ 19)

اس سے تھوڑا آگے لکھا ہے کہ ''یہ افسوسناک غلطی ہے اور اس سے زیادہ افسوس کی بات یہ ہے کہ دیوبند سے حضرت مولانا سید اصغر حسین میاں صاحب کی تصحیح کے ساتھ اور مرادآباد سے فخر المحدثین حضرت مولانا فخر الدین صاحب کے حواشی کے ساتھ یہ کتاب شائع ہوئی لیکن آیت کی تصحیح کی طرف توجہ نہیں دی گئی بلکہ حضرت الاستاذ مولانا فخر الدین صاحب قدس سرہ نے ترجمہ بھی جوں کا توں کردیا''

(ایضاح الادلہ صفحہ 19 مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

مولوی حبیب اللہ ڈیروی دیوبندی نے اپنی کتاب ''تنبیہ الغافلین علی تحریف الغالین'' صفحہ 55 پر مولوی محمود الحسن دیوبندی کی نقل کردہ اس غلط آیت کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ

''غیر مقلدین حضرت نے جو ایک آیت جو کاتب کی غلطی سے لکھی گئی تھی اسکو اچھالا اور تحریف کا الزام لگا کر اپنے غصہ کی بھڑاس نکالی حالانکہ غیر مقلدین کے بزرگوں کی کتابوں میں کئی آیات غلط لکھی ہوئی موجود ہیں''

(تنبیہ الغافلین صفحہ 55 مطبوعہ جامعہ اسلامیہ حبیب العلوم بلام آباد ڈیرہ اسماعیل خان)

مولوی حبیب اللہ ڈیروی کے الفاظ ہی میں دیوبندیوں کو میری طرف سے یہ جواب ہے کہ دیوبندی حضرات نے چند آیات جو کاتب کی غلطی سے لکھی گئی تھیں اسکو اچھالا اور تحریف کا الزام لگا کر اپنے غصہ کی بھڑاس نکالی حالانکہ دیوبندی مولویوں کی کتابوں میں کئی آیات غلط لکھی ہوئی موجود ہیں۔

مولانا ثناء اللہ امرتسری نے ہدایہ شریف پر غلط آیت لکھنے کا اعتراض کیا تو اسکے جواب میں مولوی عبدالعزیز دیوبندی نے جواب دیتے ہوئے لکھا کہ ''نہ میں ہدایہ کا مصنف ہوں نہ ان نسخہ کا جسکو آپ غلط بتا رہے ہیں کاتب یا ناشر ہوں تو پھر مجھ سے آپ کیوں پوچھتے ہیں''؟

(البرھان الساطع صفحہ 40 مطبوعہ مکتبہ حنفیہ حمید مارکیٹ مین بازار گوجرانوالہ)

اس اقتباس میں مولوی عبدالعزیز دیوبندی نے یہ بتایا کہ اگر ہدایہ میں آیت غلط لکھی ہے تو اسکا ذمہ دار صرف مصنف نہیں کاتب یا ناشر بھی ہوسکتا ہے اسی سے تھوڑا آگے مزید لکھا ہے کہ

''قرآن کریم غلط چھپ رہے ہیں بخاری میں بیسیوں جگہ کاتبوں نے غلطیاں کیں مولوی نور محمد کا اشتہار دیکھا ہوگا، صحیح مسلم مطبوعہ مجتبائی کی سینکڑوں غلطیوں کو ظاہر کرتے ہیں'' (البرھان الساطع صفحہ 40 مکتبہ حنفیہ حمید مارکیٹ مین بازار گوجرانوالہ) اب بتاؤ دیوبندی مفتی! ان اغلاط کے بارے میں کیا کہتے ہو؟

مولوی خلیل انبیٹھوی دیوبندی نے براہین قاطعہ میں کاتب کی غلطی کے بارے میں لکھا ہے کہ ''الغرض حسن علی نام کوئی مدرس نہیں اور جس حسن علی کے دستخط ہیں خواہ مخواہ اس پر مطاعن لفظی کرنی بھی دور از دیانت ہے کیوں کہ مطبع کی غلطی کا احتمال قوی ہے چنانچہ اس فتوے میں بہت الفاظ غلط موجود ہیں سو حسن ظن کرنا اور کاتب کی یا صاحب مطبع کی غلطی پر حمل کرنا مناسب تھا مگر یہ تو جب ہوتا کہ مولف کو حسن ظن پر عمل کرنا مد نظر اور اندیشہ آخرت ہوتا اور چونکہ تخطیہ معنوی (معنوی غلطی نکالنے) کا تو مولف کو سلیقہ و ملکہ نہیں تخطیہ لفظی (لفظی غلطی) سے تسلی کرلیتا ہے خیر یہ تو سہل ہے لیکن مشکوٰۃ اور قرآن شریف دہلی کے مطبع کے مثلاً مولف کو دیکھ کر جو اس میں غلطی کاتب ملاحظہ کرے گا تو مبادا حق تعالیٰ اور جناب فخر عالم پر مواخذہ نہ کرنے لگے کیوں کہ مولف کی عادت تو یہی ٹھہری کہ اصل مولف کو الزام لگاتا ہے کاتب کی خطا پر تو حمل کرتا ہی نہیں'' استغفر اللہ استغفر اللہ'' (براہین قاطعہ صفحہ 31 مطبوعہ دارالاشاعت کراچی) بعینہ یہی حال مولوی حماد، مفتی نجیب اور دیگر دیوبندیوں کا ہے جو اعلیٰ حضرت پر ناحق اعتراضات کر کے اپنے مذہب کا بھی خون کر دیتے ہیں۔

(4) دیوبندی مجلہ ''راہ سنت'' شمارہ نمبر 5 کے صفحہ 43 پر انہوں نے ایک حدیث پاک نقل کی ذیل میں راہ سنت میں انکی نقل کردہ حدیث ملاحظہ کریں لکھا ہے کہ

''حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا بے شک بنی اسرائیل میں 27 گروہ ہوئے اور میری امت میں 37 گروہ ہوں گے سب جہنم میں جائیں گے مگر ایک گروہ چنانچہ صحابہ کرام نے عرض کیا اے اللہ کے رسول وہ کونسا گروہ ہوگا (جو جہنم میں جائے گا) تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو میرے اور میرے صحابہ کے طریقہ پر ہوگا'' (راہ سنت صفحہ 43 شمارہ نمبر 5)

اس حدیث کے نقل کرنے میں دیوبندی نے درج ذیل غلطیاں کی ہیں

ا۔ 72 کو 27 لکھا ٢۔ 73 کو 37 لکھا ٣۔ سب سے بڑی غلطی یہ ہے کہ جس میں حضور علیہ السلام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور انکے طریقے پر چلنے والوں کو جہنمی کہا گیا ہے (نعوذ باللہ) دیوبندی مفتی! اگر تم نے خواہ مخواہ بولنا ہی ہے تو میرے مضمون میں دیوبندیوں کی نقل کردہ غلط آیات مندرجہ بالا غلط حدیث لکھنے والے دیوبندی مفتی اعظم ہاشمی یا انتظامیہ دیوبندی مجلہ راہ سنت سمیت اپنے اکابرین کے خلاف بھی لب کشائی کروائے دیوبندی مفتی اتم نے یہ مضمون اس مرد حق اور ولی کامل اعلیٰحضرت مجدد دین وملت مولانا الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ پر کیچڑ اچھالنے کے لیے لکھا لیکن یہ تمہاری ذلت و رسوائی کا سبب بن گیا ہے (الحمد للہ) کیونکہ اللہ کے ولی کے دشمن کے لیے اللہ تعالیٰ کا اعلان جنگ ہے۔

(جاری ہے)

دیوبندی خود بدلتے نہیں کتابوں کو بدل دیتے ہیں

(قسط۔۵)

(میثم عباس رضوی)

دیوبندی تحریف نمبر ۱۷:

حافظ محمد عمر صدیقی دیوبندی نے عقیدہ حیات النبی ﷺ کے موضوع پر تقاریر کو کتابی صورت میں جمع کر کے ''یادگار خطبات'' کے نام سے ستمبر ۲۰۰۳ء میں شائع کیا۔ اس مجموعہ میں سابق سربراہ سپاہ صحابہ مولوی ضیاء الرحمن فاروقی دیوبندی کی ایک تقریر بنام ''حیات امام الانبیاء'' شامل ہے جس میں مولوی ضیاء الرحمن فاروقی دیوبندی نے مسئلہ حیات النبی پر پہلی دلیل میں یہ حدیث پیش کی۔

الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون۔

''تمام نبی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔''

اس حدیث پاک کا ماخذ مولوی ضیاء الرحمن فاروقی نے مسلم شریف بتایا ہے اور ساتھ یہ بھی چیلنج دیا ہے کہ اس حدیث کو دنیا کی کوئی طاقت ضعیف ثابت کرے، کوئی ایک راوی ضعیف ثابت کرے۔ پھر کہا کہ اس حدیث کا رتبہ وہ ہے کہ یہ روایت پیغمبر تک مرفوع ہے تو اس کا درجہ نص قطعی کا ہوتا ہے اور اس روایت کا انکار کرنا کفر ہے۔ گویا مولوی ضیاء الرحمن فاروقی کے بقول تو وہ تمام مماتی دیوبندی (جو کہ اس حدیث اور عقیدہ حیات النبی کے منکر ہیں) کافر ٹھہرے۔ ذیل میں مولوی ضیاء الرحمن فاروقی دیوبندی کی تقریر میں سے حیات الانبیاء علیہم السلام کے بارے میں بیان کردہ پہلی دلیل کا عکس ملاحظہ کریں۔

پیغمبروں کی حیات کے بارے میں پہلی دلیل:

اب ایک بات یاد رکھئے۔

حضور علیہ السلام کی ایک حدیث ہے اور یہ حدیث مسلم شریف میں ہے۔ مسلم

شریف بخاری شریف کے بعد دوسرے نمبر کی کتاب ہے۔ جو حدیث میں پڑھ رہا ہوں اس حدیث کے ساتھ میں چیلنج بھی کر رہا ہوں کہ اس حدیث کو دنیا کی کوئی طاقت ضعیف ثابت کرے کوئی ایک راوی ضعیف ثابت کرے اس جلسہ میں سے یہ میری تقریر ریکارڈ ہو رہی ہے اسے لے جاؤ ان کے پاس کہو کہ یہ حدیث جو فاروقی صاحب نے بیان کی ہے اس کو چیلنج کر کے گئے ہیں اس حدیث کا کوئی ایک راوی ضعیف ثابت کرے اگر وہ حدیث نہ ہو تو اس حدیث کا رتبہ وہ ہے جیسے قرآن کی آیت کا حکم نص قطعی ہے اس طرح اس حدیث کا حکم نص قطعی ہے یہ عقیدہ ہے اہل سنت کا جب کوئی روایت پیغمبر تک مرفوع مل جائے تو اس حدیث کا درجہ نص قطعی کا ہوتا ہے اور اس روایت کا انکار کرنا کفر ہے اس روایت کو یاد کر لیں جو روایت ضعیف ہے وہ اور ہے میں آج وہ روایت پیش کر رہا ہوں جس کو وہ ضعیف نہیں کہہ سکتے۔ حدیث کیا ہے؟

الانبیآءَ احیاءٌ فی قبورھم یصلّون ... تمام نبی قبروں میں زندہ ہیں ... اور نماز پڑھتے ہیں۔ یہ نبی ﷺ کی حدیث ہے لفظ تھوڑے ہیں لیکن معنی بڑا جامع ہے۔ الانبیآءَ احیاءٌ .. نبی سارے قبروں میں زندہ ہیں .. فی قبورھم قبروں میں نبی زندہ ہیں۔ کس نے فرمایا؟ نبی علیہ السلام نے۔

حضور ﷺ نے فرمایا ... کہ تمام انبیاء قبروں میں زندہ ہیں ... یا تو اس حدیث کو کوئی ضعیف ثابت کرے۔ اگر کوئی شخص ضعیف ثابت نہیں کر سکتا تو پھر اس پر ایمان لے آنا اس طرح فرض ہے جس طرح قرآن پہ ایمان لے آنا فرض ہے۔

الانبیآءَ احیاءٌ فی قبورھم یصلون وفی روایۃ یحجّون ... یہ بھی روایت ہے کہ پیغمبر سارے قبروں میں زندہ ہیں۔ یہ نبی ﷺ کا فرمان ہے اور ایک اور بات یاد رکھیں .. کہ کوئی آدمی کہے کہ میں تو اس بات کو مانتا بھی نہیں ... تو یہ منکر حدیث ہو گیا نا جی؟ قرآن کی نص قطعی سے پیغمبر قبر میں زندہ ہیں۔ میں قرآن کی نص قطعی سے ثابت کرتا ہوں ... کہ پیغمبر قبر میں زندہ ہیں۔

(یادگار خطبات صفحہ ۲۵۲، ۲۵۳، مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ خلیفہ بن حافظ جی ضلع میانوالی)

قارئین کرام مولوی ضیاء الرحمن فاروقی دیوبندی کی تقریر کا ایک اقتباس ملاحظہ کیا جس میں دو چیزیں قابل غور ہیں۔ ایک تو یہ کہ مولوی ضیاء الرحمن فاروقی نے جس حدیث پاک کا حوالہ دیا ہے کہ یہ مسلم میں ہے، مسلم شریف تو کجا یہ صحاح ستہ میں بھی موجود نہیں بلکہ یہ حدیث پاک مسند ابو یعلی وحیات الانبیاء از امام بیہقی وغیرہ کثیر کتب میں موجود ہے۔ لہٰذا اس حدیث شریف کا ماخذ مسلم شریف بتانا مولوی ضیاء الرحمن فاروقی کا سفید جھوٹ ہے۔ دوسری قابل غور بات یہ کہ اس حدیث کے انکار کو مولوی ضیاء الرحمن فاروقی نے کفر لکھا ہے۔ معلوم ہوا کہ تمام مماتی دیوبندی جو اس حدیث اور عقیدہ حیات الانبیاء کے منکر ہیں وہ مولوی ضیاء الرحمن فاروقی کے نزدیک کافر ہوئے۔ یہ تو تھی اس اقتباس پر مختصری گفتگو۔ اصل بات یہ ہے کہ یہی کتاب "یادگار خطبات" جب ۲۰۰۴ء میں دوبارہ شائع کی گئی تو اس میں سے مولوی ضیاء الرحمن کی عقیدۂ حیات النبی ﷺ پر پیش کردہ پہلی دلیل کو بالکل اڑا دیا گیا۔ ذیل میں تحریف شدہ ایڈیشن کا عکس ملاحظہ کریں جس میں پہلی دلیل کو اڑا کر اس کی جگہ دوسری دلیل کو پہلی دلیل بنا کر پیش کیا گیا ہے۔ ذیل میں تحریف شدہ ایڈیشن کا عکس ملاحظہ کریں۔

نبی ﷺ کی حیات کے بارے میں پہلی دلیل:

بخاری شریف کی روایت ہے ... حضور ﷺ فرماتے ہیں۔ وفات کے وقت کہ عائشہؓ! خیبر کے اندر جو مجھے زہر دیا گیا تھا ... اس زہر کی وجہ سے آج میری شاہ رگ کٹ رہی ہے ... اور میری موت اس شاہ رگ کے ساتھ واقع ہو رہی ہے۔ پیغمبر کو جو زہر یہودیوں نے خیبر میں دیا ہے ... نبی ﷺ فرماتے ہیں کہ اس زہر کا اثر آج میں محسوس کر رہا ہوں ... اور اس زہر کے ساتھ میری موت واقع ہو رہی ہے۔

یہ بخاری شریف کی حدیث ہے ... اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے۔ اس روایت میں کوئی شک ہے۔ (نہیں)

جب یہ روایت صحیح ہے ... اس کا مطلب ہے کہ پیغمبر کی وفات زہر کے ساتھ ہوئی ... اور زہر کے ساتھ جو موت آئے وہ موت ہوتی ہے شہادت کی۔ اور شہید کو قرآن

جبکہ زبیر علی زئی غیر مقلد وہابی نے اس کے خلاف لکھا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے اس بارے میں صراحتاً کچھ بھی ثابت نہیں۔

نیز مشہور وہابی مولوی احسان الٰہی ظہیر کے استاذ مولوی ابوالبرکات احمد غیر مقلد وہابی شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ سے بھی ایام قربانی کے متعلق سوال ہوا۔ ذیل میں سوال اور جواب ملاحظہ کریں جس میں چوتھے دن قربانی کرنے کو خلاف سنت کہا گیا ہے۔

سوال: ایک آدمی اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے جان بوجھ کر قربانی چوتھے دن کرتا۔

(حدیث) من تمسك بسنتي عند فساد امتي فله اجر مائة شهيد۔

تو کیا وہ اجر عظیم کا مستحق ہوگا یا نہیں وضاحت فرمائیں۔ (سائل ظہیر احمد ظہیر)

جواب: اس آدمی کا عمل نبی ﷺ کے عمل کے خلاف ہے اس کو تھوڑا اجر ملے گا۔ (فتاویٰ برکاتیہ، صفحہ ۲۷۸، مطبوعہ جامعہ اسلامیہ محلہ گلشن آباد گوجرانوالہ)

اسی جواب میں ایک جگہ یہ بھی لکھا ہے کہ "نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسرے اور چوتھے دن کبھی بھی قربانی نہیں کی لہٰذا یہ آپ کی سنت نہیں ہے اور مردہ سنت کو زندہ کرنے والی بات غلط ہے اور جاہلوں والی بات ہے جس کے پیچھے کوئی دلیل نہیں ہے۔" (الراقم ابوالبرکات احمد)

(فتاویٰ برکاتیہ، صفحہ ۲۷۸، مطبوعہ جامعہ اسلامیہ محلہ گلشن آباد گوجرانوالہ)

اس اقتباس سے بھی غیر مقلد وہابی مولوی عبدالغفار محمدی سمیت ان وہابیوں کے اس موقف کی تردید ہوتی ہے کہ چار دن قربانی رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے۔

تضاد نمبر ۲۹:

غیر مقلد وہابی حضرات نماز جنازہ میں تمام تکبیرات پر رفع الیدین کرتے ہیں۔ ذیل میں ان کا یہ موقف ملاحظہ کریں اور غیر مقلد وہابی مولوی کی کتاب صلوۃ الرسول مولوی غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری کے فوائد و تعلیق سے شائع ہوئی۔ اس کتاب میں غیر مقلد وہابی مولوی نے لکھا ہے کہ نماز جنازہ کی "ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کیا جائے۔" (صلوۃ الرسول، صفحہ ۳۵۱، مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور)

جبکہ اس کے برخلاف غیر مقلد مولوی مختار احمد ندوی نے اپنی کتاب "صلوۃ النبی" میں لکھا ہے کہ "جنازہ میں تکبیر تحریمہ کے علاوہ بقیہ تکبیرات میں رفع الیدین کرنا مسنون نہیں ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم سے بقیہ تین تکبیروں میں رفع الیدین کرنا ثابت نہیں۔" (صلوۃ النبی، حصہ ۱۳۶ مطبوعہ الانور اکیڈمی مکتبہ نعمانیہ بلاک ۱۹ سرگودھا)

قارئین آپ نے ملاحظہ کیا کہ ایک غیر مقلد وہابی مولوی کہہ رہا ہے کہ نماز جنازہ کی ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کیا جائے جبکہ دوسرا غیر مقلد وہابی مولوی صرف پہلی تکبیر پر رفع الیدین کو مسنون کہتا ہے۔ فقہا پر اعتراضات کرنے والے وہابی بتائیں کہ ان میں سے کون حق پر ہے اور کس کا موقف غلط ہے؟

تضاد نمبر ۳۰:

امام الوہابیہ دیوبندیہ مولوی محمد اسماعیل دہلوی نے اپنی کتاب "منصب امامت" میں لکھا ہے کہ "کمالات ولایت میں سے ایک مقام عظیم عصمت ہے یہ یاد رکھنا چاہیے کہ عصمت کی حقیقت حفاظت غیبی ہے جو معصوم کے تمام اقوال، افعال، اخلاق، احوال، اعتقادات اور مقامات کو راہ حق کی طرف کھینچ لے جاتی ہے اور حق سے روگردانی کرنے سے مانع ہوتی ہے یہی حفاظت جب انبیا سے متعلق ہو تو اسے عصمت کہتے ہیں۔ اور اگر کسی دوسرے کامل سے ہو تو اسے حفظ کہتے ہیں پس عصمت اور حفظ حقیقت میں ایک ہی ہیں لیکن ادب کے لحاظ سے عصمت کا اطلاق اولیاء اللہ پر بس کرتے۔" (منصب امامت، صفحہ ۲۶، مطبوعہ طیب پبلشرز، یوسف مارکیٹ اردو بازار لاہور)

اس اقتباس میں مولوی اسماعیل دہلوی نے کہا ہے کہ عصمت اور حفاظت ایک ہی چیز ہے صرف ادب کی وجہ سے اب اولیاء کو معصوم نہیں محفوظ کہتے ہیں حالانکہ حقیقت میں یہ ایک ہی چیز ہے۔

اپنی دوسری کتاب صراط مستقیم میں بھی عصمت کے متعلق مولوی اسماعیل دہلوی نے لکھا ہے کہ "پس [illegible] باطنی وحی اور حکمت اور وجاہت اور عصمت کو غیر انبیاء کے واسطے ثابت کرنا خلاف سنت اور [illegible] بدعت کی جنس سے ہے اس واسطے کہ ان امور میں سے بہت سے امور حضرت رسول کریم [illegible] صحابہ کبار کے مناقب میں وارد ہوئے ہیں۔" (صراط مستقیم، صفحہ ۷۷، مطبوعہ اسلامی اکیڈمی، اردو بازار لاہور)

اس اقتباس میں مولوی محمد اسماعیل دہلوی نے عصمت کو غیر انبیاء کے لیے بھی ثابت مان لیا لیکن کیا [illegible] کے جد امجد ابن تیمیہ نے اپنی کتاب "اصحاب صفہ اور تصوف کی حقیقت" میں اسماعیل

دہلوی کے نظریہ کا رد کیا ہے۔ ملاحظہ کریں امام الوہابیہ ابن تیمیہ لکھتا ہے کہ ''اسی طرح مشائخ میں غلو کرنے والے کبھی کہتے ہیں کہ ولی محفوظ ہے اور نبی معصوم صرف لفظ کا اختلاف ہے ورنہ معنی ایک ہیں۔'' (اصحاب صفہ صفحہ ۴۴، مترجم مولوی عبدالرزاق ملیح آبادی، مطبوعہ مکتبہ السلفیہ شیش محل روڈ لاہور)

ابن تیمیہ کا مذکورہ بالا اقتباس مولوی اسماعیل دہلوی کی کتاب ''منصب امامت'' اور ''صراط مستقیم'' کا رد ہے۔ ابن تیمیہ نے کہا کہ جو اولیاء کو محفوظ اور انبیاء کو معصوم مانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ صرف الفاظ کا فرق ہے باقی معنی ان کا ایک ہی ہے وہ غالی ہیں۔ لہٰذا ابن تیمیہ کے فتویٰ کی رو سے ثابت ہوا کہ مولوی اسماعیل دہلوی غالی تھا۔ اب فیصلہ وہابیوں کو کرنا ہے کہ ان دونوں اماموں میں سے کون سچا ہے اور کون جھوٹا؟

❖❖❖

مولانا محمد شہزاد قادری ترابی

کی عقائد، اصلاح، سائنس، فقہ، سیاست اور سیرت پر تصانیف

مولانا محمد شہزاد قادری ترابی

کی عقائد، اصلاح سائنس، فقہ، سیاست اور سیرت پر تصانیف

1۔ صراط الابرار = اسلامی عقائد پر 137 سوالات کے قرآن وحدیث کی روشنی میں جوابات — صفحات=225 — ہدیہ:140

2۔ صحابہ کرام کی حقانیت = شیعہ کے 58 اعتراضات، قرآن وحدیث کی روشنی میں جوابات — صفحات=150 — ہدیہ:100

3۔ سنت مصطفیٰ اور جدید سائنس = حضور ﷺ کی 111 سنتوں پر جدید سائنسی تحقیق — صفحات=200 — ہدیہ:120

4۔ کڑواسچ = اخباری شوشوں کے ذریعے بدمذہبوں پر ایک سو اعتراضات قائم کئے گئے ہیں — صفحات=224 — ہدیہ:160

5۔ دکھ درد اور بیماریوں کا علاج = قرآنی آیات اور دعاؤں کے ذریعہ 400 روحانی علاج — صفحات=150 — ہدیہ:100

6۔ شریعت محمدی کے ہزار مسائل = ایک ہزار فقہی مسائل کا آسان زبان میں حل — صفحات=450 — ہدیہ:250

7۔ قرآن مجید اور سو عقائد = سو سے زائد قرآنی آیات سے عقائد اہلسنت کا ثبوت — صفحات=100 — ہدیہ:40

8۔ اسلام اور سیاست = اسلامی سیاست اور غیر اسلامی سیاست میں فرق — صفحات=280 — ہدیہ:140

9۔ مظلوم کے آنسو = جہاد کے معنی، مفہوم، اقسام، شرائط اور مجاہدین کی داستان — صفحات=135 — ہدیہ:90

10۔ کلمہ طیبہ (تشریح) = کلمہ طیبہ کے ہر ہر لفظ کی مفصل تشریح اور تقابل ادیان — صفحات=160 — ہدیہ:90

11۔ رسائل ترابیہ = بسنت کی حقیقت، ویلنٹائن ڈے کیا ہے؟ اپریل فول اور کھیل کود کے احکام — صفحات=105 — ہدیہ:100

12۔ شادی کا تحفہ = نکاح کا مفہوم اور طریقہ اور میاں بیوی کے حقوق — صفحات=80 — ہدیہ:40

13۔ شرک وبدعت کیا ہے؟ = شرک وبدعت کی مفصل تعریف — صفحات=160 — ہدیہ:90

14۔ فساد کی جڑیں = دعاؤں کی قبولیت میں رکاوٹ کے اسباب اور احادیث — صفحات=80 — ہدیہ:40

15۔ ہم نماز کس کے پیچھے ادا کریں = فقہ کی روشنی میں بدمذہب امام کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم — صفحات=80 — ہدیہ:50

16۔ صحاح ستہ اور عقائد اہلسنت = اہلسنت کے سو سے زائد عقائد کا احادیث سے ثبوت — صفحات=650 — ہدیہ:300

17۔ قرآن مجید سے چارہ سو علاج = قرآن مجید کی آیات اور سورتوں سے پریشانیوں کا علاج — صفحات=300 — ہدیہ:150

18۔ جاہلانہ سوالات کے خلاف امام احمد رضا خان محدث بریلوی علیہ الرحمہ کے 100 فتوے — صفحات=130 — ہدیہ:100

19۔ اعلیٰ حضرت اور سائنسی تحقیق = امام احمد رضا کی مختلف اقسام کی چیزوں پر شاندار تحقیق — صفحات=225 — ہدیہ:140